آدرش سیریز نمبر ۹

شری کرشن آئینہ

پوران درشن

جس میں
پورانوں کے متعلق تمام واقفیت اور تمام اعتراضات کا جواب دیا گیا ہی
جس کو

پنڈت پرسرام فیاض دراوکے سیالکوٹی سابق ایڈیٹر جاگرت
مصنفہ
اوتار درشن ۔ سناتن دھرم ۔ جیون رہسیہ ۔ کرشن لیلا وغیرہ

نے تیار کیا جس کو

موہن لال مینجر سناتن دھرم پستک بھنڈار ۔ چھوالی لاہور نے
مرکنٹائل پریس لاہور میں باہتمام بابو لسیا رام پرنٹر چھپوایا

قیمت عہ
دسمبر

بھینٹ

مین آج برہمانڈ کے ادھشٹاتا! پرم پتا پرماتما! اپنے اشٹ دیو ہردے کے مالک اور پربھو بھگوان کرشن کے دربار میں حاضر ہونا چاہتا ہوں۔ مگر حیران ہوں کہ بھگوان کے دربار میں خالی ہاتھ جاؤں۔؟ اگر نہیں تو بھگوان کے چرنوں میں کیا رکھوں؟ کہ بھگوان کو کسی چیز کی اچھیا نہیں۔ بلکہ وہ اپنے بھگت کو بھیلنی اور سداما کی طرح ایک ہی نظر سے نہال کر دیتا ہے۔ مگر میرے دل میں پریم کہاں؟ میرے ہردے میں بھگتی کہاں؟ پھر مین بھگوان کو کس طرح پاؤں گا؟ کیسے رجھاؤں گا؟ لیکن! مین نے بھگوان کے دربار میں ضرور جانا ہے۔ مین انہیں نہ دیکھوں۔ نہ پاؤں۔ مگر اپنے آپ کو ان کی نظروں سے نہیں چھپا سکتا۔ پریم نہ سہی۔ بھگتی نہ سہی۔ مگر خالی ہاتھ نہیں جا سکتا اس لئے ڈرتا اور کانپتا ہوا۔ اپنے ہردے کے بھاوؤں کا مجموعہ "پوران درشن" کی صورت میں بھگوان کے پوتر چرنوں میں رکھتا ہوں۔ کیونکہ ؎

پاپوس نقشِ پا سے تیرے جو کنکری ہو
جا کر فلک پہ اس کو تاروں سے برتری ہو

بھگوان کی بھگتی کا بھکشک

فیاض شرما

فہرست مضامین



دیباچہ

سب سے پہلے میں اس پری پورن پرم پتا پرماتما آنند کند شری کرشن بھگوان کا دھنباد ادا کرتا ہوں کہ جس کی اننیت کرپا اور اپار دیا سے مجھے سناتن دھرم کی سیوا کا کچھ سوبھاگیہ پراپت ہوا۔ اور جنکی پریرنا سے ہی مجھے سناتن دھرم کے پریس کی کمزوری کا احساس ہوا۔ اور اسوقت سناتن دھرم پرچارنی سبھا لائلپور نے میری پرارتھنا کو سویکار کرتے ہوئے "جاگرت" کو شائع کرنا شروع کیا۔ اور پرماتما کا شکر ہے کہ جاگرت کے جنم کے بعد سناتن دھرمی پریس میں زندگی آنے لگی اور آج سناتن دھرم پریس میں زندگی کے آثار نظر آرہے ہیں ؛

سناتن دھرم کانفرنس راولپنڈی کے موقع پر حسب فرمائش سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب لائلپور میں نے ایک کتاب "اوتار درشن" نامی لکھی - جو راولپنڈی کانفرنس کے موقع پر شائع ہوگئی ۔ اس کے بعد اپنے پیاروں اور چند ایک معزز سناتن دھرمیوں کے حکم پر مجھے "سناتن دھرم" اور "جیون رہسیہ" المعروف ہندوؤں کے تمام دکھوں کا واحد علاج" دو کتابیں لکھنے کا سوبھاگیہ پراپت ہوا۔ جو سناتن دھرم کانفرنس لاہور کے موقعہ پر شائع ہوگئیں ؛

"سناتن دھرم" نامی پستک کا سناتن دھرمیوں کی طرف سے جس قدر شاندار استقبال ہوا۔ اسکا میں تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور اُنہی کی حوصلہ افزائی کا نتیجہ ہے۔ کہ مجھ جیسا ہیچ میرز اور ہیچمدان انسان "پوران درشن" لکھنے کے لئے قلم اٹھانیکی جرأت کر رہا ہے - ورنہ ۓ من آنم کہ من دانم - نہ سنسکرت کا عالم اور نہ

ہی ہندی۔ اُردو پر پوری قدرت ؛ میں نے "سناتن دھرم" نامی پستک میں "پوران درشن" لکھنے کا اقرار تو کر لیا تھا۔ مگر کچھ سمجھ نہ آتی تھی کہ پورانوں کے بحرِ عمیق و ناپایدار مضمون پر کیا لکھوں۔ کہ اُدھر میرے پریمیوں۔ چند معزز سناتن دھرمیوں اور سناتن دھرم سبھاؤں کی طرف سے حکم پر حکم آنے لگا۔ کہ "پوران درشن" جلد تیار کرو۔ میں بار بار اپنے دل کو ٹٹولتا تھا اور اپنے پریمیوں سناتن دھرمی معززین اور سبھاؤں کے حکم کو دیکھتا تھا۔ اور پچھتاتا تھا۔ کہ میں نے پوران درشن لکھنے کا اقرار کیوں کیا۔ مجھ جیسا ایک معمولی انسان جو بچوں کو تعلیم دینے کے سوا کچھ جانتا ہی نہیں۔ پورانوں کے مضمون پر کیا قلم اٹھائے ؛

بالآخر میں نے پریمیوں کے پریم بھرے الفاظ چند معززین اور سناتن دھرم سبھاؤں کے حکم پر نیز "سناتن دھرم" نامی پستک کے شاندار استقبال سے حوصلہ افزائی کی جرأت پر شری آنند کند کرشن بھگوان کا آسرا لے کر اپنے وعدے کا نبھانا ہی ضروری سمجھا۔ اور قلم کو حرکت دی۔ اس کے ساتھ ہی خوش نصیبی سے سناتن دھرم ہائی سکول لائلپور میں موسم گرما کی تعطیلات کی وجہ سے جولائی اور اگست کا قریباً ڈیڑھ ماہ فرصت کا بھی مل گیا ؛

میں کتاب ہذا کو لکھ رہا تھا کہ میرے پرم پریہ سٹرمان بھگت کرم چند جی منتری سناتن دھرم پرتی ندھی ٹریکٹ پرچار وبھاگ پنجاب لاہور کی طرف سے حکم ملا کہ جنم اشٹمی کے موقع پر بھگوان کرشن کے جیون چرتر کا ایک ٹریکٹ لکھ کر بھیجو۔ جس میں بھگوان کے جیون پر عقلی طور پر بحث کرتے ہوئے اعتراضات کا جواب لکھا جائے میں پرم پریہ بھگت جی کا بھی حکم نہیں ٹال سکتا تھا۔ لہذا کچھ وقت اُدھر دینا پڑا۔ اور اس کے بعد پھر "پوران درشن" کو لکھنا شروع کیا۔ ان حالات میں کتاب ہذا اختتام تک پہنچی۔ اور پرماتما کا شکر ہے کہ آج اس کتاب کو آپکے ہاتھوں میں دینے کی جرأت کر رہا ہوں ؛

کتاب ہذا اپنے مضمون میں مکمل ہوگئی ہے ہرگز نہیں۔ جو مضمون اٹھارہ پورانوں اور اٹھارہ اُپ پورانوں میں بیان کیا گیا ہو۔ اسکو چند اوراق میں بیان کیا جاتے یہ ایک ناممکن بات ہے۔ ہاں پورانوں کے متعلق بڑی بڑی باتوں کو لکھ دیا گیا ہے۔ اس میں ویدوں شاستروں کے آدھار پر ثابت کیا گیا ہے۔ کہ پوران انادی کال سے چلے آتے ہیں۔ اور ان کا ظہور ویدوں کے ساتھ ہی ہوا تھا۔ ستیارتھ پرکاش میں سوامی دیانند جی کے اور کلیات آریہ مسافر میں مہاشہ لیکھرام جی کے لکھے ہوئے کل اعتراضات کا جواب دینے کے علاوہ آریہ سماجیوں کی طرف سے اور بھی جتنے اعتراضات ہم تک پہنچے ان کے جواب دیے گئے ہیں۔ اور دکھایا گیا ہے کہ پوران اور وید ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ نیز پورانک فلاسفی اور ویدک فلاسفی میں سر مُو بھی فرق نہیں۔ اس کے علاوہ یہ دکھلانے کی بھی کوشش کی گئی ہے۔ کہ موجودہ سائینس کس طرح پورانوں کی شرن لیتی ہے۔ غرضیکہ یہ ذرہ ناچیز اپنے اندر جتنی طاقت رکھتا ہے۔ اسے لے کر پوران درشن کو اس طرح سے مرتب کیا گیا ہے کہ مجھے پورن وشواس اور یقین ہے کہ کسی بھی صداقت پسند انسان کو کتاب ہذا کے مطالعہ کے بعد پورانوں کے متعلق کوئی اعتراض نہیں رہیگا۔ اور میں بلا خوف تردید یہ کہنے کی جرأت رکھتا ہوں کہ کتاب ہذا کے مطالعہ کے بعد غیر سناتن دھرمیوں کے اعتراضات سناتن دھرمیوں کو ڈانواں ڈول نہیں کر سکینگے بلکہ وہ اس کے مطالعہ کے بعد دوسروں کو بھی پورانوں کا قائل کرانے کے قابل ہو سکینگے؛ میں نے کتاب ہذا میں صرف آریہ سماجی دوستوں کو ہی مخاطب کیا ہے۔ اور ایسا جان بوجھ کر کیا گیا ہے۔ کیونکہ پوران ویدوں کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ اور آریہ سماجی دوست ویدوں کو کسی نہ کسی صورت میں مانتے ہیں۔ مسلمانوں یا عیسائیوں وغیرہ کو محض اس لئے مخاطب نہیں کیا گیا کہ وہ لوگ تو ویدوں سے ہی منکر ہیں۔ تا وقتیکہ وہ ویدوں کو ایشوری گیان اور الہامی نہ مان لیں۔ ان کو پورانوں کے متعلق مخاطب نہیں کیا جا سکتا؛

اخیر میں معزز ناظرین سے میری ونے پوربک نویدن ہے۔ کہ اگر کہیں کوئی کمی رہ گئی ہو۔ یا کوئی حوالہ وغیرہ غلط دیا گیا ہو۔ تو اسکی اطلاع نیازمند کو دے کر مشکور فرمادیں۔ تاکہ دوسرے ایڈیشن میں اس کا مناسب نوٹس لیا جائے۔

معزز ناظرین سے وداع ہوتے ہوئے۔ اس پرہی پورن پرم پتا پرماتما شری آنند کند کرشن بھگوان کا پھر بار دک دھنیاواد کرتا ہوں۔ اور آپ سے ہی پرارتھنا کرتا ہوں کہ بھگون! بل اور بدھی دیجئے! جس سے میں سناتن دھرم کی سیوا کرسکوں۔

اوم شانتی! شانتی شانتی

سناتن دھرم کا ادنیٰ سیوک
ذرہ ناچیز
پرس رام فیاض شرما بھاردواج
راؤ کے ہسپیالکوٹی

اوم

شری کرشن آئینہ

پوران درشن

پہلا باب

تمہید

پوران سناتن دھرمیوں کی وہ دھارمک پستکیں ہیں۔ جنہیں ویدانت شاستر اور مہابھارت کے مصنف اور چاروں ویدوں کو چار جلدوں میں ترتیب دینے والے شری ویدویاس جی مہاراج نے اٹھارہ جلدوں میں تقسیم کیا ہے۔ پوران انادی کال سے چلے آئے ہیں۔ اور چونکہ پورانوں میں اسوقت کی بھی کتھائیں ہیں۔ جبکہ شری وید بھگوان برہما پر یا بقول سوامی دیانند جی اگنی آدی رشیوں پر پرگٹ نہیں ہوئے تھے جسوقت ویدوں کا ظہور ہوا تھا۔ اس سے پہلے کیا تھا۔ اور جو کچھ تھا۔ وہ کس حالت میں تھا۔ اس کا مفصل ذکر سوائے پورانوں کے اور کہیں نہیں ملے گا۔ برہمانڈ پوران اسوقت کی کیفیت کا نقشہ بالوضاحت بیان کرتا ہے؛

اس لحاظ سے کہ پوران ویدوں کے ظہور کے پہلے کے بھی حالات اور کیفیات بتلاتے ہیں اگر پورانوں کو ویدوں سے پہلے کا کہا جائے تو مبالغہ اور بیجا نہیں؛

گویا پورانوں میں اس وقت کی کتھائیں بھی ہیں۔ جبکہ پرلے اور مہاپرلے کے بعد ابھی دوبارہ سرشٹی اتپتی نہیں ہوئی تھی۔ اور نہ ہی ابھی تک شری وید بھگوان کا ظہور ہوا تھا۔ شری بیاس جی مہاراج نے ان تمام کتھاؤں کا سنگرہ کرکے اٹھارہ جلدوں میں تقسیم کر دیا۔ جس طرح آپ نے چاروں ویدوں کو چار حصوں (رگ۔ یجر۔ سام اور اتھرا) میں تقسیم کیا تھا ؛

پوران کسی ایک کتاب کا نام نہیں۔ بلکہ اٹھارہ ضخیم کتابیں اس میں شامل ہیں۔ اور ان کے ساتھ ہی اُپ پران بھی ہیں۔ ان کے مضامین بھی کائنات کے بیشمار پہلوؤں سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ اس لئے ایک ہی کتاب میں پورانوں کے متعلق بالتفصیل اور بالتشریح بحث کرنا کارے دارد کا معاملہ ہے۔ مگر پھر بھی ہم ہر قسم کے مضمون پر اشارۃً اظہار خیال کرنے کی کوشش کرینگے۔ کیونکہ نہ صرف عیسائی اور مسلمان وغیرہ دیگر مذاہب کے واعظ اور مبلغ بلکہ ہندو اصحاب جو اپنے آپ کو آریہ سماجی کہتے ہیں۔ پورانوں کی تعلیم پر کئی قسم کے اعتراضات کرتے ہیں۔ اور اپنے تئیں فخر سے ویدک دھرمی کہتے ہوئے سناتن دھرمیوں کو طنزاً پورانک پکارتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ آریہ سماجی ویدک دھرمی نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ ویدک تعلیم سے منحرف ہیں۔ ہمیں ان کا صحیح نام "دیانندی" رکھنے کی بھی جرأت نہیں ہے۔ کیونکہ ودھوا بواہ۔ کھان پان۔ نیوگ۔ ورن دھرم۔ وغیرہ سدھانتوں کے متعلق آریہ سماج کی موجودہ روش دیکھ کر ہر انصاف پسند عقلمند بے ساختہ کہہ اٹھتا ہے۔ کہ "آریہ سماج سوامی دیانند کو چھوڑ رہا ہے" یا موجودہ آریہ سماج وہ آریہ سماج نہیں رہا۔ جو سوامی دیانند کا آریہ سماج تھا۔ لیکن۔ خیر ہمیں اسوقت اس سوال سے کوئی غرض نہیں۔ ہم تو محض اس خیال کو لے کر کہ چونکہ پورانوں کی تعلیم پر کئی ایک اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ قلم کو حرکت میں لاتے ہیں ؛

آدم برسرِ مطلب - پورانوں کو چھاندوگیہ اپنشد میں پانچواں وید کہا گیا۔ لیکن پھر بھی ویدک دھرمی کہلوانے والے آریہ سماجیوں کی طرف سے پورانوں پر طرح طرح کے اعتراضات ہوتے ہیں :

یہ امر واقعی ہے کہ پورانوں کی فضیلت کے سامنے آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند جی نے بھی سرِ تسلیم خم کیا ہے۔ یہ الگ سوال ہے کہ آپ نے ستیارتھ پرکاش صفحہ ۷۳ پر اتیرے شت پتھ سام - اور گوپتھ برہمن ہی کو اتہاس پران کلپ گاتھا نارا شنسی آدی نام بتائے ہیں - لیکن ہمارا دعویٰ ہے - کہ اتیرے شت پتھ سام اور گوپتھ برہمن کے اتہاس نارا شنسی وغیرہ بھاگ پوران نہیں ہیں - بلکہ بھاگوت آدی اٹھارہ پستکیں ہی پوران ہیں - جس کے ماننے سے آریہ سماج اور اس کے بانی سوامی دیانند نے انکار کیا ہے - اس مضمون پر ہم آگے چل کر الگ مضمون میں بحث کرینگے -

پوران کیا ہیں؟ جس میں سرگ - پرتی سرگ - ونش - منوونتر - ونشا نوچر - پانچ مضامین کا خاص طور پر بہ تفصیل بیان کیا گیا ہے :

شلوک دیکھو ضمیمہ میں ۱

سرگ (دُنیا کے شروع میں جو مہا بھوتوں (عناصرِ خمسہ) کی ترتیب دی گئی تھی اور اُن سب سے پہلے پرماتما نے وراٹ روپ دھارن کیا تھا - ان تمام حالات کے بیان کرنے کا نام سرگ ہے)

پرتی سرگ :- (ان کے بعد جب دُنیا کا سلسلۂ پیدائش شروع ہوا تو اس کے بیان کو پرتی سرگ کہتے ہیں)

ونش :- دُنیا مت ہم ہونے کے بعد اس میں جو جو خاندان تھے -

منوونتر :- چودہ منوونتروں میں سے آجکل ساتواں منوونتہ گذر رہا منوونتروں میں جو جو تبدیلیاں ہوئی ہیں - ان کا ذکر :

ونشانوچرتر (ان منوونتروں میں جس جس خاندان کے بزرگوں سے کوئی خاص کارنامے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا ذکر) یہ پانچ لکشن پورانوں کے ہیں۔

گویا پوران ہندوؤں کی ایک مکمل اور جامع تواریخ ہے۔ جس میں مہاپرے کے بعد دوبارہ سرشٹی اتپتی کے سمے سے لیکر دوبارہ مہاپرے تک کے تمام واقعات و حالات درج ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض کوتاہ اندیش یہ کہدیا کرتے ہیں کہ "پورانوں کے لکھنے والے بیاس جی نہیں ہیں۔" وہ اپنے دعوے کی دلیل یہ دیا کرتے ہیں کہ بیاس جی کو ہوئے بہت عرصہ ہوا۔ مگر پورانوں میں تو بابر اور جہانگیر کے زمانہ کے واقعات بھی لکھے ہیں۔ ہم اس سوال اور اسی قسم کے دیگر سوالوں پر آگے چل کر بحث کرینگے ؛

ہمیں یہ دیکھ کر دکھ ہوتا ہے کہ اتنی پراچین ضروری اور قابل تعظیم پستکوں کیخلاف بھی وہ بیہودہ بکواس کی جاتی ہے کہ توبہ ہی بھلی۔ جب پورانوں کی تمام کتھائیں بیج روپ میں ویدوں میں موجود ہیں۔ اور دُنیا کے دوسرے مذاہب نے بھی پورانوں کی کتھاؤں کی کسی نہ کسی شکل وصورت میں چوری کر کے اپنی مذہبی پستکوں میں جڑلی ہیں۔ پھر وہ لوگ پورانوں کی تسلیم پر کیوں اعتراضات کرتے ہیں۔ کیا ان کی یہ حرکت شیشے کے مکان میں بیٹھ کر دوسروں پر پتھر برسانے کے مشابہ نہیں ؟

ہم نے بیان کیا کہ پورانوں میں مہاپرے کے بعد دوبارہ سرشٹی اتپتی کے سمے سے لے کر دوبارہ مہاپرلے تک کے تمام حالات درج ہیں۔ پورانوں میں نہ صرف دُنیا وغیرہ ہی کی پیدائش کا ذکر ہے۔ اور ویدوں کے گہرے رموز اور دھارمک تتو کو استعارہ (النکار) اور تشبیہات کے ذریعہ خوش بیان بنایا گیا ہے۔ بلکہ ہند و رشیوں منیوں راجاؤں۔ مہاراجاؤں کی ایک مکمل تواریخ ہے ؛

تاریخ اور سچی تواریخ میں یہ صفت ہے کہ وہ واقعات کو بلاکم وکاست صحیح صحیح بیان کرے ؛

راجہ سگر

راجہ سگر کا راجیہ امن وشانتی کا نمونہ تھا۔ سادھو دھنباد دیتے تھے۔ قحط بیماری۔ اکال مرتیو وغیرہ کوئی جانتا بھی نہ تھا۔ آنند اور شانتی سے پرجا جیون وینت کرتی تھی۔ لیکن سگر کے بیٹے کو ایک بری عادت ہوگئی تھی۔ وہ گاؤں کے لڑکوں کو مارتا اور ستاتا رہتا تھا۔ لوگوں نے خیال کیا کہ خود بخود سنبھل جائیگا۔ صبر کرو۔ راجہ معلوم ہونے پر سمجھا دینگے۔ ماہ دو ماہ چھ ماہ تک پرجا نے صبر کیا۔ آخر پرجا کا ایک ڈیپوٹیشن راجہ کے پاس آیا۔ جب راجہ کو پتہ چلا۔ تو دوڑ کر پرجا کے پاس آیا۔ اور کہا کہ جلدی کہئے۔ غلام سے سیوا میں کیا کمی ہوئی ہے۔ یہ سنکر پرجا کا غصہ شانت ہوگیا اور عرض کیا کہ مہاراج شرم آتی ہے۔ لیکن عرض یہ ہے کہ راجکمار لوگوں کو روزتنگ کرتا ہے۔ آج مجبور ہو کر آئے ہیں۔ انہیں آپ سمجھا ضرور دیویں ؛

راجہ سگر نے شہادتیں طلب کرنی شروع نہیں کیں۔ ثبوت بہم پہنچانے کے لئے نہیں کہا۔ تحقیقاتی کمیٹی مرتب نہیں کی۔ بلکہ فوراً ہی اپنے بیٹے کو بلایا اور کہا :- اسمجس! مجھ کو افسوس ہے کہ چھتریوں کی کل میں پرماتما نے تم کلنک کو پیدا کیا تم سے غلطی اور خاش غلطی ہوئی۔ جو تم نے اپنے آپ کو بھارت کے مہاراجہ کا راجکمار سمجھا۔ تو نے یہ کیوں نہ سمجھا کہ میں بھارت کے سب سے بڑے غلام کا بیٹا ہوں۔ بیٹا اگو تو میرا لخت جگر ہے۔ لیکن یاد رکھ کہ جس پریم سے میں رعیت کے لڑکوں کو دیکھتا ہوں تمہیں ہرگز نہیں دیکھ سکتا۔ لہذا ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر ایودھیا سے نکل جاؤ۔ اور پھر بھارت سے باہر چلے جاؤ ؛

چنانچہ پورانوں میں جہاں راجہ سگر جیسے دھرماتما کی کتھا مذکورہ کا ذکر ہے۔ جس نے

پرجا کے لڑکوں کی خاطر اپنے لخت جگر کو فوراً راج دھانی سے نکال دیا - وہاں راجہ بینو جیسے راجہ کا بھی ذکر ہے - جو اپنے آپ کو پرماتما سمجھتا تھا - اور رشیوں منیوں کو پالکی میں جوت کر سواری کیا کرتا تھا ؛

اب اصول تو یہ ہونا چاہئے کہ انسان سگر جیسے راجہ کی نیک مثال سے اپنے آپ کو نیک بنائے - اور بینو جیسے بداعمال راجہ کی بدی کے انجام سے عبرت حاصل کرے اور بدی سے بچکر نیک بنے - اگر کوئی مورکھ پرانوں کو محض اس بنا پر کہ اس میں بینو جیسے راجاؤں کا ذکر ہے - بُرا بھلا کہے - تو یہ اسکی حماقت نہیں تو اور کیا ہے ؛

ہندو رشیوں کا شاعرانہ دماغ دُنیا میں مشہور ہے - اور ان سے بڑھکر سوترکار ہیں جو ایک دو نظموں میں ضخیم کتابوں کے مضمون کو بیان کر دیا کرتے ہیں - بیاس جی مہاراج بھی ان ہی رشیوں میں سے ایک رشی تھے - اس لئے اگر کوئی کم عقل انسان پورانوں کی عبارت کا لفظی ترجمہ کرکے غلطی میں پڑ جائے - تو یہ اُس کا قصور ہے اس میں بھلا پورانوں کا کیا دوش ؛

ویدوں کے رموز کو ہر شخص نہیں سمجھ سکتا - اور شاستروں کا خشک فلسفہ ہر کس و ناکس کے لئے مرغوب طبع نہیں ہوتا - لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے - کہ ویدوں کے گہرے رموز اور شاستروں کے خشک فلسفہ کو طرز تحریر کی چاشنی دیکر اس قابل بنا دیا جائے کہ ہر کہہ و مہ اس سے مستفید ہو سکے - پورانوں نے اس سب سے بڑی ضرورت کو پورا کیا - مثلاً :-

ویدوں نے تو فرما دیا کہ "ستیم ودھ" شاستروں نے اس کی فلسفیانہ بحث کرکے دکھا دیا - کہ سچ بولنا ایک فضیلت ہے - مگر پورانوں نے ہرشچندر کا واقعہ قلمبند کرکے "سچ" کی فضیلت کو اس طرح دُنیا کے سامنے پیش کیا کہ ہر انسان "سچائی" کا متوالہ و شیدا ہو جائے ؛

ویدوں نے فرمایا ۔کہ "دھرم ہی سب سے افضل ہے"! شاستروں نے دھرم پر فلسفیانہ بحث کرکے دھرم کی فضیلت بیان کردی ۔ مگر پورانوں نے موّرِ وجہ کے واقعہ کو قلمبند کر" دھرم کی فضیلت" کو اس طرح بیان کیا ۔کہ عوام کے دل میں دھرم کے جذبات پیدا ہوں ؛

وید ایشوری گیان اور ایشوری واکیہ ہیں ۔اس میں مختلف ہدایات وغیرہ شاہی حکم کی صورت میں ہونگی ۔شاستروں میں ان شاہی احکامات کی فلسفیانہ بحث ہے ؛ دُنیا میں زیادہ تعداد ان انسانوں کی ہے ۔جو شاہی حکم اور اسکی فلسفیانہ تشریح کو نہیں سمجھ سکتے ۔ ان کی خاطر پورانوں نے اُن احکامات اور ہدایات کو مختلف کہانیوں کی صورت میں پیش کردیا ۔جن کا مفصل ذکر آگے چل کر آئیگا ۔یہی وجہ ہے کہ سناتن دھرمی پورانوں کو ویدوں شاستروں سے کسی حالت میں بھی کم درجہ نہیں دے سکتے ۔ بلکہ ان کے نکتہ نگاہ میں وید ۔ شاستر اور پوران ایک ہی درجہ رکھتے ہیں ؛

ہم اوپر بیان کرچکے ہیں کہ پوران ہندوؤں کی ایک مکمل تاریخ ہیں ۔اب اگر پورانوں کو بُرا بھلا کہنے والے ہندوؤں سے پوران چھین لئے جائیں ۔ تو وہ اپنی تاریخ کہاں سے حاصل کرینگے ۔یہی وجہ ہے کہ پورانوں کو بُرا بھلا کہنے والے آریہ سماجیوں کو بھارت کا مکمل پراچین اتہاس تاحال نہیں ملا ۔ اور وہ آئے دن آریہ سماجی اخباروں میں اس بات پر زور دے رہے ہیں ۔کہ ہمیں بھارت کے پراچین اتہاس کی تلاش کرنی چاہیئے ۔ ہمیں آریوں کا اتہاس جلد لکھنا چاہیئے ؛ آریہ سماجی نہ صرف اپنے عام اخباروں میں اس بات کا اظہار کرتے ہیں ۔ بلکہ "رشی نمبر" اور "رشی بودھ نمبر" وغیرہ وغیرہ خاص نمبروں میں بھی اس ضرورت کا خوب واویلا مچا رہے ہیں ۔چنانچہ آریہ گزٹ نے رشی بودھ نمبر ۱۲ پھاگن سمت ۱۹۷۸ کے صفحہ اپر

بھی یہی رٹ لگاتے ہوئے لکھا ہے کہ "ہماری اصلی تاریخ لکھی جانے کو ہے"
کہا جاتا ہے کہ تاریخ قوم کی جان ہوا کرتی ہے۔ جو قوم اپنی تاریخ کو فراموش کر دیتی ہے وہ بہت جلد تباہ ہو جاتی ہے۔ ہندوؤں کی موجودہ تمام مصائب کی محض ایک وجہ ہے کہ انہیں ہندوؤں کے لیڈر ہونے کے دعویدار اور نام نہاد ہندو سدھارک آریہ سماجیوں نے پورانوں سے گمراہ کر دیا ہے۔ سچ پوچھے جب ہندوؤں میں اپنے پورانوں کا آدر اور سنمان تھا۔ دنیا کی تمام قومیں ہندوؤں کے پورانوں کا آدر اور سنمان کرتی تھیں۔ وہ ہی وقت تھا۔ جس کے لئے دنیا کی تمام قومیں مشہور فرانسیسی مؤرخ جکالٹ کے الفاظ میں پرماتما سے یہ پرارتھنا کیا کرتی تھیں۔ کہ:۔
"اے پرمیشور! جیسی ترقی بھارت کی پہلے زمانہ میں تھی۔ ویسی ہی ہمارے ملک کی کیجئے"!
لیکن جب سے ہندوؤں نے اپنے پورانوں کا نرادر کیا۔ دنیا کی قوموں نے ہندوؤں کے پورانوں کو چیونٹی وغیرہ ادنیٰ جانوروں کے پرانوں سے ترجیح نہ دی۔ اور ان کے سر ہر راہرو کی ٹھوکروں سے ٹھکراتے جانے لگے۔
پورانوں کو برا بھلا کہنے والے ہندوؤں سے ایک سوال ہے کہ آپ کا کیا حق ہی کہ آپ قوم کو ہریشچندر کی مثال پیش کریں۔ اور ہریشچندر کو اپنا بزرگ کہتے ہوئے اس کے نام اور کارناموں پر فخر کریں۔ آپ موردھج کے عدیم المثال دھرم کی مثال قوم کے سامنے کس طرح پیش کریں۔؟ اور آپ دھدیچی وغیرہ کی دھرم ویرتا کا نمونہ قوم کے آگے کس طرح رکھ سکتے ہیں۔؟ جب کہ آپ پورانوں کو مانتے ہی نہیں۔ ودھوا بواہ اور نیوگ وغیرہ وید ورودھ سدھانتوں کے پرچار کی خاطر روپیہ بٹورنے کے لئے بھولے بھالے ہندوؤں کو کرن اور ہریشچند کے نام پر اپیل کریں ہریشچند۔ موردھج۔ دھدیچی اور کمارل وغیرہ سے آپ کا سمبندھ؟ اگر آپ

کہیں کہ وہ ہمارے بزرگ تھے تو ہم کہیں گے کہ اُن اپنے بزرگوں کے جیون چرتر جن پستکوں میں ہیں ان سے کیوں انکار کرتے ہو - ذرا ہمت ہو تو اپنے ان بزرگوں کے جیون چرتر پورانوں کے علاوہ کسی اور پستک سے تو دکھائیں - ؟ آپ کی تو ابھی مکمل تاریخ لکھی جانے والی ہے ؟ اس لئے آپ ان کے مکمل حالات کہاں سے دکھائیں گے اور ہاں آپ کی جو مکمل تاریخ لکھی جائیگی وہ کن پستکوں کے آدھار پر لکھی جائیگی ؟ یہ بھی ایک حل طلب سوال ہے -

پیارے ! کیوں خود گمراہ ہوئے ہو اور دوسروں کو گمراہ کرتے ہو - ہریش چند مورد ھج وغیرہ بزرگوں کا حال بہ تفصیل پورانوں میں ہی موجود ہے - سچ مچ اگر آپ سے پوران چھین لئے جائیں - تو آپ اپنے بزرگوں کے کارناموں کو تلانجلی دید ینگے :

۱۹۲۵ء سے چند آریہ سماجی اخباروں نے بھی کرشن نمبر جنم اشٹمی پر نکالے جن میں روزانہ اخبار پرتاپ نے بھی نکالا تھا - اور جس کے ایڈیٹر مہاشہ کرشن آریہ پرتی ندھی سبھا کے منتری بھی ہیں - ہم ایسے آریہ سماجی حضرات سے پوچھتے ہیں کہ آپ کرشن کو " یوگیراج " مانتے ہیں - دُنیا کے تمام پرشوں سے مہا پرش سمجھتے ہیں - اس لئے آپ کرشن کے جنم دن پر کرشن نمبر نکالنا بھی ضروری سمجھتے ہیں - لیکن آپ نے کہاں سے دریافت کیا کہ بھگوان کرشن بھادوں شدی اشٹمی (جنم اشٹمی) کو پیدا ہوئے تھے ؟ آپ کو کس طرح معلوم ہوا کہ جنم اشٹمی بھگوان کرشن کا جنم دن ہے - آپ مہابھارت کے ورق ورق پلٹ دیکھئے - گیتا کا لفظ لفظ پڑھ جائیے - آپ کو گیتا اور مہابھارت میں کرشن جنم کے سمے کا پتہ نہیں چلے گا - ہاں اس غرض کے لئے آپ کو بھاگوت کی ہی شرن لینی پڑیگی - اور بھاگوت سے ہی پا سکیں گے - کہ جنم اشٹمی کرشن کا جنم دن ہے :

جادو وہ جو سر چڑھ بولے

آپ کی اس روش سے جہاں یہ ثابت ہو گیا کہ آخر کار آپ پورانوں کی شرن لینے پر مجبور ہو ہی گئے - وہاں یہ بھی ثابت ہو گیا کہ عملی طور پر سناتن دھرمیوں کے عقیدے کے موافق آپ نے بھی مان لیا - کہ مہا بھارت گیتا اور بھاگوت کے کرشن جُدا جُدا نہیں ہیں - بلکہ ایک ہی ہے ؛

یک نہ شُد دو شُد

آریہ سماجی اخباروں میں کرشن نمبر کے علاوہ اور بھی ایک دو موقعوں پر بھگوان کرشن کی مورتی چھپی ہے اور اس پر بھگوان کے مستک پر صاف طور پر تلک دکھایا گیا ہے - کیوں جی ؟ آپ تو تلک کو پوپ لیلا کہا کرتے تھے - اور آپ کے گرنتھوں میں تلک لگانا فضول لکھا ہے - نیز تلک لگانے کی ہدایت اور طریقہ بھی تو سوائے پورانوں کے آپ کو کہیں نہیں ملیگا ؛ پھر آپ نے آریہ سماج کی طرف سے شائع ہونے والی تصویروں میں بھگوان کرشن کے مستک پر تلک کیوں دکھایا - کیا یہ ایک حقیقت نہیں ہے کہ اب آپ پورانوں کی شرن لے چکے ہیں - اور آپ نے عملی طور پر ثابت کر دیا ہے کہ بغیر پورانوں کے آریہ سماج کا گذارہ نہیں ؛

آپ بھاگوت کو دل کھول کر بُرا بھلا کہہ لیں - بھاگوت آدی پورانوں کو پوران نہ کہیں - مگر یوگیراج کرشن کا جنم دن دیکھنے کے لئے آپ کو بھی بھاگوت کی ہی شرن لینی پڑی - ہریش چندر - مور دھج - دھدیچی - وغیرہ دھرم پر درڑھ رہنے والے دھرم ویروں کے کارنامے قوم کے سامنے رکھ کر ان میں دھرم ویرتا کی

بجلی بھر کر روپیہ بٹورنے کے لئے آپ کو بھاگوت وغیرہ پورانوں کی ہی شرن لینی پڑی
اور بھگوان کرشن کی مورتی کی مستک پر تلک دکھلا کر آپ نے عملی طور پر پورانوں
کی شرن لے لی۔ اور پرتاپ کے ۱۹۲۶ء کے کرشن نمبر میں "مرلی منوہر" کی مورتی نے آپ کا نقل ثابت کر دیا۔
آپ آریوں کی تاریخ کا اصلی کھوج لگا بیٹھے! آپ مبارک۔ لیکن اس غرض
کے لئے بھی آپ کو پورانوں کی ہی شرن لینی اور پورانوں کے کرتا ہندو رشیوں کے
در کی ہی جبہ سائی کرنی پڑیگی۔ ان حالات میں سمجھ نہیں آتی۔ کہ آپ کس منہ سے
پورانوں اور ان کے مصنفوں مؤلفوں کو بے نقط سنا رہے ہیں:

دُوسرا باب

پُورانوں کی قدامت

جیسا کہ ہم اس سے پہلے بیان کر آئے ہیں۔ کہ پوران پراچین سے بھی پراچین ہیں۔ پوران (پرانا) شبد ہی اس بات کو واضح کرتا ہے۔ مگر آریہ سماج کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ پوران نوین گرنتھ ہیں۔ اور کپول کلپت ہیں۔ اگر یہی اعتراض مسلمانوں کی طرف سے کیا جاتا تو ہم انہیں صاف طور پر جواب دیتے کہ آپ کے ۱۳ سو سال کے بنے قران شریف سے پوران پرانے ہیں۔ اور اگر عیسائی صاحبان کی طرف سے یہ اعتراض ہوتا تو انہیں بھی یہی جواب دیتے۔ کہ آپ کی دو ہزار سال سے بنی انجیل سے پوران پرانے ہیں۔ مگر ان کی طرف سے ایسا اعتراض نہیں کیا گیا اور اگر بالفرض محال وہ اب ایسا اعتراض بھی کریں تو ہم اسے چنداں وقعت نہیں دینگے۔

کیونکہ پورانوں کے پراچین ثابت کر دینے سے مسلمان اور عیسائی پورانوں پر ایمان لے آئیں یہ ناممکن بات ہے۔ ان کے سامنے نہ صرف بارہا ثابت کیا جا چکا بلکہ دنیا بھر کے محققوں اور مؤرخوں کا متفقہ فیصلہ ہے اور مسلمان و عیسائی خود اقرار کرتے ہیں کہ دنیا کی لائبریری میں "وید" سب سے پراچین گرنتھ ہیں۔ تو کیا عیسائی اور مسلمان وید پر ایمان لے آئے ہیں۔ بعینہٖ اگر وہ اس بات کا اقرار کر لیں کہ پوران پراچین سے بھی پراچین گرنتھ ہیں تو اس سے وہ پورانوں کی تعلیم پر ایمان لے آئیں گے ؟ یہ ناممکن امر ہے۔ ہاں آریہ سماج کے لئے پوران قابل تعظیم اس لئے نہیں ہیں کہ پوران نوین ہیں ؟ اور کپول کلپت ہیں۔ اور وید ورودھ ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ پوران پراچین سے بھی پراچین ہیں۔ اور پورانوں میں ایک شبد بھی وید ورودھ نہیں ہے۔ ہم اپنے دعوے کی تائید میں چند ایک پرمان دینگے :

(۱) تاریخ ہند کے تمام مصنفوں کا ایک ہی متفقہ فیصلہ ہے کہ شہاب الدین نے سنہ ۱۱۹۳ء میں پرتھوی راج پر جو حملہ کیا تھا۔ اس میں پرتھوی راج مارا گیا۔ پرتھوی راج کی موت کے متعلق مختلف مؤرخوں کے مختلف خیالات ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ وہ ہندوستان میں ہی مارا گیا۔ اور کوئی کہتا ہے کہ محمد غوری اسے قید کر کے اپنے وطن میں لے گیا تھا اور وہ وہاں مارا گیا تھا۔ ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں۔ ہمارا مدعا تو یہ ہے کہ سنہ ۱۱۹۳ء میں پرتھوی راج ہندوستان میں ایک زبردست ہندو راجہ تھا۔ اس کے زمانہ میں چندر بردائی ایک مشہور شاعر ہوا۔ جس نے "پرتھوی راج راسا" کتاب لکھی۔ پنڈت موہن لال وشنو لال پنڈیا سیکرٹری پروپکارنی سبھا اجمیر (یہ سبھا سوامی دیانند جی کی قائم کردہ ہے اور سوامی جی کی کتابیں چھاپتی ہے۔) پرتھوی راج راسا کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ کتاب سمت ۱۱۲۵ بکرمی سے سمت ۱۱۴۸ بکرمی تک کی لکھی ہوئی ہے۔ جسے آج آٹھ سَو سال سے زیادہ عرصہ ہوتا ہے۔ اس میں اٹھارہ پورانوں کا ذکر ملتا ہے ؛

برہم دیو سم ویاس دیو ؛
تن کہوں نام پران برن
برہم پران دس سہسر جوٹ ؛
پچاس پنچ ہزار گن ؛ ؛
تے بیس سہسر سے چار جان ؛
چوبیس سہس کہ شو پوران ؛
اٹھارہ سہس بھاگوت بہیو ؛
نارد پوران کہ پاو لاکھ ؛
مارکنڈ نام تیس ہزار ؛
پندرہ ہزار سنکھیا سم پور ؛
چودہ ہزار سے پانچ پڑھ ؛
برہم دیورت سہس اٹھار
ردر ہزار لنگ پران ؛ ؛
چوبیس سہس داراہ بھگتی
ہزار اکاسی کہی دو یک ؛
اگیار سہس باون سوا چھ
سترہ ہزار کورم پران ؛
دویا ہزار نت مچھ دیو ؛
گنیش سہس گرڑ پوران ؛ ؛
برہمانڈ پوران بارہ سہنس
پندرہ ہزار اور چار لاکھ

اشٹادش پران تن کہے بھیو
جن سنت شدھ بھوہوت نرن
جنہہ پڑھت سنت تن تاپ چھٹ
پرم پران تن کہوں برن
وشنو پران ویشنو سمان
تس پڑھت سنت سم امی جان
کری پادپریکشت شکدیو
تہاں بکتی موہ آنند بھاکھ
پوران پوتر سور دکھ جار
اگنی پوران پڑھ پاپ دور
بھوشت پران سو پاپ جڑھ
کیول گنان کتھ بھگتی سار
آنندا رکھ آگم گوران ؛ ؛
پودش پوران تن امت شکتی
سکندھ پوران بھو بھگتی ایک
پوران سنت و دھی اگ پچھ
بھاشا دو نو دپراکرم گوران
ودھی سکھ ادھرے سپو بھیو
شردتا نوکت بھگتی آران ؛
کوی ویاس بھگتی کس سنس
سم برہمہ دیاس کہی چندر بھاکھ

ویاس دیو جو برہما کی مانند ہے - انہوں نے اٹھارہ پوران کہے ہیں - ان کے نام اور گنتی کا بیان کرتا ہوں - جن کے سننے سے انسان شدھ اور پوتر ہوتا ہے - برہم پوران کے شلوکوں کی تعداد دس ہزار ہے - جس کے پڑھنے اور سننے سے جسم کے تاپ چھوٹ جاتے ہیں - پدم پوران کے شلوکوں کی تعداد پچپن ہزار ہے - وشنو پران کے شلوکوں کی تعداد ۲۴ ہزار ہے - جو وشنو کی مانند ہے - شو پران چوبیس ہزار کا ہے - جو پڑھنے اور سننے میں امرت کی طرح ہے - بھاگوت اٹھارہ ہزار ہے - جو شکدیو جی نے پریکشت کو سنا کر تار دیا تھا - نارد پران ۲۵ ہزار ہے - جس کے پڑھنے سے مکتی انند اور خوشی پراپت ہوتی ہے - مارکنڈے پوران ۳۰ ہزار ہے - جس کے پڑھنے سے دکھ دور ہوتے ہیں - بھوشت پران ۱۴ ہزار ۵ سو جس کے پڑھنے سے پاپ دور ہوتے ہیں - برہم دیورت پران اٹھارہ ہزار ہے جس میں بھگتی اور گیان کا سار بتایا گیا ہے - لنگ پران گیارہ ہزار ہے جس کے پڑھنے سے آنند پراپت ہوتا ہے - واراہ پوران ۲۴ ہزار ہے جس کے پڑھنے سے پرشارتھ اور طاقت حاصل ہوتی ہے - اسکندھ پوران اکیاسی ہزار ہے جس میں بھگتی کا ذکر ہے - کورم پوران ۱۷ ہزار - متس پوران ۱۴ ہزار - گرڑ پوران ۱۹ ہزار برہمانڈ پوران ۱۲ ہزار ہے - برہم دیو کی مانند ویاس جی نے ۴ لاکھ ۵ ہزار شلوکوں میں پران بنائے ہیں ؟

چندر بروائی کا اس طرح اٹھارہ پورانوں کے نام شلوک وار بیان کرنا ثابت کرتا ہے کہ پوران دو تین سو سال کے زمانہ کے نہیں ہیں - بلکہ آج سے آٹھ سو سال پہلے پوران موجود تھے :

(۲) محمود غزنوی کا ہندوستان پر پہلا حملہ سنہ ۱۰۰۱ء میں ہوا تھا - اور سنہ ۱۰۲۵ء تک اس نے ۱۲ حملے کئے تھے - اس کے ہمراہ البیرونی نامی ایک عالم ہندوستان میں آیا تھا اس نے ایک کتاب ہندوستان کے متعلق لکھی تھی - جس کا ہندی ترجمہ مہاشہ سنت رام

جی بی اے نے کیا ہے۔ اور انڈین پریس الہ آباد میں چھپا ہے۔اس میں ۱۸ پورانوں کا ذکر ہے۔کتاب ہذا میں پورانوں کی دو فہرستیں دی گئی ہیں۔جن میں سے ایک فہرست میں مہا پورانوں اور اُپ پرانوں کے نام ملا دیئے گئے ہیں۔اور دوسری فہرست جو وشنو پوران کے نام سے دی گئی ہے اس میں پورانوں کے صحیح صحیح نام دیئے گئے ہیں۔چنانچہ دیکھیے "البرونی کا بھارت حصہ دوئم صفحہ ۳۵"

"پورانوں نے بارے میں پہلے یہ بتایا جاتا ہے کہ پوران لفظ کا مطلب پرتھم یا پہلا رسناتن) یا پورانا ہے۔پوران ۱۸ ہیں .... اور ان کی پیدائش انسانوں سے ہوئی ہے۔ وہ رشی کہلانے والوں کے بنائے ہوئے ہیں۔ان کے ناموں کی فہرست نیچے دیتا ہوں:-

(۱) آدی پوران (۲) متس پوران۔ (۳) کورم پوران۔ (۴) واراہ پوران۔ (۵) نرسنگھ پوران (۶) بامن پوران۔ (۷) وایو پران۔ (۸) نند پوران۔ (۹) سکندھ پوران۔ (۱۰) آدتیہ پوران۔ (۱۱) سوم پوران۔ (۱۲) سامب پوران۔ (۱۳) برہمانڈ پوران۔ (۱۴) مارکنڈے پوران۔ (۱۵) گرڑ پوران۔ (۱۶) وشنو پوران۔ (۱۷) برہم پوران۔ (۱۸) بھوشیہ پوران

پورانوں کی اس سے کچھ بھن سوچی مجھے وشنو پوران سے پڑھ کر سنائی گئی ہے۔میں اسے یہاں مفصل دیتا ہوں:-

(۱) برہم پوران۔ (۲) پرم پوران۔ (۳) وشنو پوران۔ (۴) شیو پوران (۵) بھاگوت (۶) نارد پوران۔ (۷) مارکنڈے پوران۔ (۸) اگنی پوران۔ (۹) بھوشیہ پوران۔ (۱۰) برہم ویورت پوران۔ (۱۱) لنگ پوران۔ (۱۲) واراہ پوران۔ (۱۳) سکندھ پوران (۱۴) وامن۔ (۱۵) کورم پوران (۱۶) متس پوران۔ (۱۷) گرڑ پوران۔ (۱۸) برہمانڈ پوران

مذکورہ بالا سارے گرنتھوں میں سے متس۔ آدتیہ اور وایو پوران کے کچھ حصے میں نے دیکھے ہیں"

البیرونی کا سنہ ۱۰۵۲ء سے پیشتر کے زمانہ میں پورانوں کی مکمل تعداد لکھنا ثابت کرتا ہے کہ ۱۸ پوران آج سے کم از کم ایک ہزار سال پیشتر کے بنے ہوتے ہیں ؛

(۳) سوامی شنکر آچاریہ کو ہوئے کتنا عرصہ ہوا ؟ اس کے متعلق مختلف رائیں ہیں۔ سوامی شنکر آچاریہ کا زمانہ مغربی سکالروں کے نکتہ نگاہ میں ساتویں آٹھویں صدی عیسوی کے درمیان کا ہے۔ اور اگر اسے صحیح مان لیا جائے۔ تو سوامی شنکر آچاریہ کو ہوئے (مغربی نکتہ نگاہ میں) تقریباً بارہ تیرہ سو سال کا زمانہ ہوا۔ ہاں آریہ سماج یا سوامی دیانند کے خیال میں سوامی شنکر آچاریہ جی کے زمانہ کو ۲۲۰۰ سال سے زیادہ عرصہ ہوا ہے (دیکھو کلیات آریہ مسافر صفحہ ۳۰) سوامی شنکر آچاریہ جی مہاراج اپنے گرنتھوں میں پورانوں کا ذکر کرتے ہیں۔ اور جگہ جگہ پر پورانوں کے شلوک نقل کرتے ہیں۔ چنانچہ مثال کے طور پر " وشنو سہسر نام " کا جو بھاشیہ کرتے ہیں۔ اس میں کتنی جگہ پورانوں کے شلوک نقل کئے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر وشنو سہسر نام شلوک ۵۳ و ۵۶ کو دیکھئے

(شلوک ۲ دیکھو ضمیمہ)

وشنو کے ہزار ناموں سے ایک نام دامودر بھی آیا ہے۔ اس کا ارتھ بتلاتے ہوئے سوامی شنکر آچاریہ جی برہم پوران کا شلوک مذکورہ نقل کر کے لکھتے ہیں کہ " بھگوان کرشن کو رسی سے باندھا تھا اس لئے اس کا نام دامودر پڑا ہے "

(شلوک ۳ دیکھو ضمیمہ)

رام شبد سے برہم کا دھیان کیا جاتا ہے۔

سوامی جی کا نقل کردہ اول الذکر شلوک برہم پوران کا اور موخر الذکر پدم پوران کا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ صرف سوامی شنکر آچاریہ جی کے زمانہ میں پوران موجود تھے۔ بلکہ یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ سوامی شنکر آچاریہ جی مہاراج پورانوں کو مستند

اور مانیہ مانتے تھے۔ تب ہی تو آپ پورانوں کے شلوک اپنے بھاشیہ میں دیتے ہیں۔ اور لیجئے۔ آپ ویدانت درشن ۳۔۱۔۱۵ کے بھاشیہ میں لکھتے ہیں۔کہ:۔

(شلوک ۴ دیکھو ضمیمہ)

پاپ کا پھل بھوگنے کے لئے پوران مسات ترک مانتے ہیں۔ (ہم نے شلوک ہذا میں پوران شبد کے نیچے خط دے دیا ہے) علاوہ اس کے سوامی جی مہاراج ویدانت درشن کے بھاشیہ میں اور کئی جگہ چھاندگیہ اپنشد اور گیتا کے بھاشیہ میں بھی پورانوں کا ذکر کرتے ہیں۔ جس سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے۔کہ برہم پوران اور پدم پوران کی قسم کے پوران (بھاگوت آدی اٹھارہ پوران) سوامی شنکر آچاریہ جی کے زمانہ سے پہلے موجود تھے۔ اور آپ انہیں مستند مانتے ہیں:۔

(شلوک ۵ دیکھو ضمیمہ)

(۴) یہ شلوک مہابھارت میں آیا ہے۔ جس کا ارتھ ہے کہ اٹھارہ پورانوں کو ویاس جی سنکلپ کر کے مہابھارت کی رچنا کرتے ہیں۔ اسی طرح مہابھارت میں لکھا ہے:۔

"رشرادھ میں وید دھرم شاستر اکھیان اتہاس پوران سوتر آدی ان سب کو سناوے۔" مہابھارت کو ہوئے ۵ ہزار سال ہوئے۔ جب مہابھارت میں اٹھارہ پورانوں کا ذکر ہے تو اس سے صاف واضح ہوتا ہے کہ پوران مہابھارت کے زمانہ میں موجود تھے ۔

(۵) اسی طرح بالمیکی رامائن بال کانڈ میں سومنت اور دشرتھ کی گفتگو ہوتی ہے دشرتھ اولاد نہ ہونے کی وجہ سے حیران و پریشان ہو رہا ہے اور سومنت کہتا ہے کہ مہاراج آپ شرنگی رشی کو بلوا کر اس سے یگیہ کرائیں۔ پھر آپ کے ہاں اولاد ہوگی۔

دشرتھ پوچھتے ہیں۔ کہ آپ کو کس طرح معلوم ہے۔ تو سومنت جواب دیتا ہے۔ کہ:۔

(شلوک ۶ دیکھو ضمیمہ)

"اس پراچین برتانت کو آپ سنیں۔ جو میں نے پرانوں میں سنا ہے۔"

جب بالمیکی رامائن (جس کو آریہ سماج بھی مستند اور تواریخی مانتا ہے) میں سومنت راجہ دشرتھ کو پرانوں سے سنے ہوئے پراچین برتانت کو سناتا ہے۔ تو یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ پوران بھگوان رام کے زمانہ سے بھی پراچین ہیں:۔

ممکن ہے کہ اس پر کوئی صاحب یہ کہہ اٹھیں کہ "بیاس جی تو بھگوان رام سے بعد ہوئے اور اگر پرانوں کو بیاس جی نے لکھا تھا۔ تو پھر وہ رامائن کے زمانہ میں کس طرح ہو سکتے ہیں۔" اس کے جواب میں ہم اور کچھ نہ کہتے ہوئے اپنے شروع کے الفاظ دوہرائیں گے اور کہیں گے کہ پوران پراچین سے بھی پراچین ہیں۔ بیاس جی مہاراج پرانوں کے مصنف نہیں۔ بلکہ مؤلف ہیں۔ انہوں نے پرانوں کی کتھاؤں کا سنگرہ کر کے اٹھارہ جلدوں میں تقسیم کیا تھا۔ جس طرح سے کہ آپ نے وید منتروں کا سنگرہ کر کے انہیں چار حصوں میں تقسیم کر دیا تھا:۔

(شلوک ۷ دیکھو ضمیمہ)

منو بھگوان نے منوسمرتی میں مذکورہ بالا شلوک لکھ کر نہ صرف پرانوں کی قدامت ہی ثابت کر دی۔ بلکہ پرانوں کی فضیلت کو بھی واضح کر دیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ:۔

"شرادھ میں وید دھرم شاستر اکھیان۔ اتہاس۔ پوران۔ سوتر سب کو سناوے"

اور لیجئے:۔

(شلوک ۸ دیکھو ضمیمہ)

"پوران اتہاس اکھیان مہاتماؤں کے چرتر نت سننے یوگیہ ہیں۔" ایک اور جگہ لکھتے ہیں۔ کہ "اتہاس اور پرانوں سے ہی وید کے ارتھوں کو جاننا چاہئے۔"

اسی طرح سے اور کتنی ہی جگہ منو بھگوان نے پرانوں کو قابل تعظیم اور مستند قرار دیا ہے :

(۷) یاگیہ ولک سمرتی ادھیائے ایک شلوک تین میں لکھتے ہیں کہ سناتن دھرم کو جاننے کے لئے پوران بنائے - میمانسا - دھرم شاستر - کلپ - ویاکرن - نرکت چھند - جیوتش .... چودہ ودیاؤں کو جاننا چاہئے" گویا یاگیہ ولک سمرتی نے بھی پورانوں کو مستند مانا ہے :

(۸) بیاس سمرتی میں "شرتی - سمرتی اور پورانوں میں اگر ورودھ ہو جائے تو کیا کرنا چاہئے" میں پورانوں کو مانتے ہیں -

(۹) اشولائن گریہ سوتر -

"شرادھ کال میں ایسی کتھائیں سننی چاہئیں - جن سے دھن - آیو شوبھا کی ترقی ہو - یہ کتھائیں اتہاس پوران ہیں" :

(۱۰) بودھائن دھرم سوتر پرپاٹھک ۳ ادھیائے ۵ میں ۴۷ ا سے ۹۷ اتک رگ ویدم ترپائی اوم یجر ویدم ———— اوم اتہاس پورانم ————

(۱۱) گوتم دھرم سوتر ادھیائے ۸ سوتر ۲ -

"میں نے لوگوں میں یہ بات عام طور پر سنی ہے کہ وید پوران اتہاس کے سننے سے کوشلتا ہوتی ہے -

(۱۲) وششٹ دھرم سوتر ادھیائے ۱۲ -

"میرے بارہ پتر ہیں اور وہ پوران ورشٹا ہیں" :

(۱۳) نیائے درشن ادھیائے ۴ - انک ۱ - سوتر ۶۲ -

" وید - اتہاس پوران دھرم شاستر پوران پرمان کوٹی میں ہیں - کیونکہ ہر ایک کا مضمون الگ الگ ہے" :

(۱۴) ویدانت درشن ادھیائے ۱-
"پوران کی گاتھائیں ماننی چاہئیں"
(۱۵) پاتنجلی جی ویاکرن کے بھاشیہ میں لکھتے ہیں کہ:-
(شلوک ۹ دیکھو ضمیمہ)
چار ویدان کے انگ ان کے رہسیہ وہ بہت پرکار کے ہوئے - ایک سو ایک شاکھا یجروید کی - ایک ہزار شاکھا والا سام وید کی - ۲۱ شاکھا والا رگ وید - نو شاکھاؤں والا اتھروید - واکوواکیہ اتہاس پوران یہ شبد کے وشے ہیں"
(۱۶) "میں ساتھ میں پوران کا پاٹھ کرتا ہوں - جس میں جگت پتا چراچر کے انیادک پرماتما کا تیج سب طرح سے ورنن ہے - جو ہم سبھوں کا جنم استھان ہے"
(رگ وید منڈل ۳ سوکت ۵۴ منتر ۹)
(۱۷) (شلوک ۱۰ دیکھو ضمیمہ) رگ وید منڈل ۴ سوکت ۵۸ منتر ۱-
"پوران کا راستہ ویدوں کے انکول ہے"
اب ہم چند ایک اور وید منتر پیش کرینگے - اور ان میں آئے ہوئے پوران شبد کے نیچے لائن دے دینگے - تاکہ ناظرین دیکھ لیں کہ وید منتروں میں کس کثرت سے پوران شبد آیا ہے - جس سے پورانوں کی فضیلت عیاں ہوتی ہے:-
(شلوک ۱۱ سے ۲۰ تک دیکھو ضمیمہ)
(۲۰) یگیہ میں دسویں دن پورانوں کا پاٹھ کرے (شتت پتھ ۱۳-۴-۱)
جب پورانوں کا ذکر اس کثرت کے ساتھ نہ صرف دیگر دھرم پستکوں اور دھرم شاستروں بلکہ وید منتروں (منتر بھاگ کے منتروں سے بھی) سے دکھلایا جائے تو ہمارے آریہ سماجی دوست ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۲۷ اور ۷۴۳ کا حوالہ دیکر کہدیتے ہیں کہ ہم پورانوں کو تو مانتے ہیں - چنانچہ سوامی (دیانند) جی کے الفاظ دیکھئے -

کہ جو اتیرے شت پتھ آدی برہمن لکھ آئے۔ انہی کے اتہاس۔ پوران۔ کلپ۔ گاتھا اور نارا شنسی پانچ نام ہیں۔ شریمد بھاگوت آدی کا نام پوران نہیں"۔

یعنی آریہ سماجی کہتے ہیں کہ اتیرے شت پتھ آدی برہمنوں کو ہی پوران کہتے ہیں بھاگوت آدی گرنتھوں کو پوران نہیں کہتے۔ چنانچہ اب ہم اس مضمون پر کچھ روشنی ڈالتے ہیں:

تیسرا باب

بھاگوت آدی اٹھارہ گرنتھ ہی پوران ہیں

(۱) آریہ سماج اور اس کے بانی کا دعویٰ ہے کہ "برہمن گرنتھوں کو پوران اتہاس کہتے ہیں۔ بھاگوت آدی گرنتھوں کا نام پوران نہیں ہے"۔

مگر آریہ سماج نے اپنے اس دعوے کی کوئی دلیل نہیں دی۔ اس میں شک نہیں کہ انہوں نے ہمارے دعوے کی تردید میں کئی ایک دلیلیں لکھی ہیں۔ جن پر ہم آگے چل کر روشنی ڈالیں گے۔ مگر جب تک آریہ سماجی اپنے دعوے کی کوئی دلیل پیش نہ کریں۔ وہ اپنے دعوے کو کس طرح قائم کر سکتے ہیں۔ اور ان کا دعویٰ بے دلیل کس طرح قابل تسلیم ہو سکتا ہے۔ اور عقلمند انسان کس طرح ان کے دعوے کو کوئی وقعت دے سکتا ہے۔ آریہ سماجی کہیں گے کہ سوامی جی نے ستیارتھ پرکاش میں:

(شلوک ۲۱ دیکھو ضمیمہ)

جو "اتیرے شت پتھ آدی برہمن لکھ آئے ہیں۔ وہی اتہاس پوران کلپ گاتھا اراشنسی پانچ ناموں سے موسوم ہیں" لکھ کر اپنے دعوے کی دلیل دی ہے۔

سوامی جی مذکورہ پرمان کو اپنے دعوے کی دلیل پیش کرتے ہیں۔ لیکن یہ پرمان کہاں کا ہے؟ سوامی جی لکھتے ہیں کہ یہ پرمان گرہیہ سوتر کا ہے۔ مگر افسوس کہ گرہیہ سوتر میں یہ پرمان کہیں بھی نہیں۔ جس طرح سے سوامی جی ستیارتھ پرکاش میں منو ادھیائے ۱۱ شلوک ۶ کے نام پر ایک فرضی اور من گھڑت شلوک لکھ کر کہتے ہیں کہ طرح طرح کے جواہرات سونا وغیرہ دی رکت یعنی سنیا سیوں کو دیویں۔ اسی طرح گرہیہ سوتر کے نام پر بھی فرضی حوالہ دیا گیا ہے۔ چنانچہ سوامی جی کی عبارت سے ہی اس کمزوری اور کھوکھلا پن کا ثبوت ملتا ہے۔ کیونکہ سوامی جی کو حوالہ مذکورہ دیتے ہوئے جب گرہیہ سوتر کے نام پر تسلی نہ ہوئی اور خوف پیدا ہوا کہ مبادا کوئی گرہیہ سوتر کا مطالعہ کرے اور اس طرح راز افشا ہو جائے تو لکھ دیا کہ "یہ گرہیہ سوتر آدی کا بچن ہے"۔ جب سوامی جی گرہیہ سوتر کا حوالہ دیتے ہیں۔ تو پھر گرہیہ سوتر وغیرہ کے کیا معنی۔ جب ہم بطور حوالہ رگ وید کے کسی منتر کو پیش کریں۔ اور پھر یہ لکھ دیں کہ ایسا منتر رگ وید وغیرہ میں آتا ہے تو کیا اس کے صاف طور پر یہ معنی نہیں کہ "رگ وید وغیرہ" کے نام پر پبلک کی آنکھوں میں دھول ڈالتے ہوئے پبلک کو دھوکا دے رہے ہیں۔ بعینہ اگر سوامی جی نے گرہیہ سوتر کا ہی بچن پیش کیا تھا تو پھر "گرہیہ سوتر وغیرہ" لکھنے کی کیا ضرورت تھی۔

علاوہ اس کے اگر پرمان مذکورہ کو کسی معمولی سنسکرت اور سنسکرت کی گریمر جاننے والے کے سامنے رکھا جائے۔ تو وہ بے ساختہ کہہ اٹھے گا۔ کہ اسکا یہ ارتھ ہو ہی نہیں سکتا۔ کہ جو شت پتھ آدی براہمن گرنتھ لکھ آئے ہیں۔ اسی کے پوران۔ اتہاس۔ کلپ۔ گاتھا اور ناراشنسی پانچ نام ہیں۔ جب سوامی جی کا پیش کردہ پرمان کسی گرنتھ میں نہیں اور نہ ہی اس کا ارتھ سوامی جی نے ٹھیک کیا ہے۔ اور نہ ہی اس کے علاوہ آپ نے کوئی اور پرمان دیا ہے۔ پھر آریہ سماجیوں کے دعوے میں کہاں تک صداقت ہے۔ اس کے بیان کی چنداں ضرورت نہیں ؛

(۲) اشولائن سوتر ادھیائے تین میں پنچ یگیہ پرکرن میں دیئے ہوئے مندرجہ ذیل پاٹھ کو پڑھئے۔

(شلوک ۲۲ دیکھو ضمیمہ)

"اس پاٹھ کا آشایہ ہے۔ کہ اگر آدمی چاروں ویدوں اور برہمن آدی گرنتھوں کو کلپ گاتھا آدی بہت پڑھتے ہیں۔ ان کے پتروں کا سوادھا سے ابھیشک ہوتا ہے۔ رگ وید کے پڑھنے والے پتروں کو دودھ کی۔ کلپ یجر وید کے پڑھنے والے پتروں کو گھرت کی کلیا سام کے پڑھنے والے پتروں کو مدھو کی کلیا۔ اتھرو کے پڑھنے والے پتروں کو سوم کی کلیا اور براہمن کلپ۔ نارا شنسی۔ اتہاس پوران پاٹھ کرنے والے پتروں کو امرت کی کلیا پراپت ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ گوپتھ براہمن کے پورو بھاگ دوسرا پرپاٹھک دیکھئے۔ وہاں پاٹھ ملے گا جس کا ارتھ یہ ہے۔ کہ:۔

"یہ سب وید کلپوں۔ رہسیہ۔ برہمن۔ اپنشدوں۔ اتہاس۔ ونشوں۔ پرانوں سوروں۔ سنسکاروں۔ نروکت۔ انوشاسن۔ اور واکو واکیہ۔ بہت رچے گئے ان کے یگوں میں آنے پر الگ الگ نام ہوتے ہیں:

اب سوال یہ ہے کہ اگر براہمن گرنتھوں کو ہی پران کہتے۔ تو پاٹھ مذکورہ میں براہمن اور پوران دو شبد الگ الگ کیوں ہوتے۔ پاٹھ مذکورہ میں "براہمن" اور "پوران" دو شبدوں کا الگ الگ ہونا ثابت کرتا ہے کہ برہمن گرنتھوں کا نام پوران نہیں۔ بلکہ پوران برہمن گرنتھوں سے الگ کوئی اور گرنتھ ہیں:

ممکن ہے کہ اس پر بعض آریہ سماجی کہہ اٹھیں۔ کہ اشولائن سوتر میں اگر "برہمن اتہاس اور پوران شبد الگ الگ ہیں۔ تو اس کے یہ معنی ہیں کہ برہمن گرنتھوں کے جن حصوں میں تواریخی واقعات ہیں۔ اس حصہ کا نام پوران ہیں۔ چنانچہ عملی طور پر

جب ہم نے برہمن گرنتھوں کے ایسے پرمان آریہ سماجیوں کے سامنے پیش کیے - جن پرمان مذکورہ کی طرح "برہمن" شبد آنے کے بعد اتہاس اور پوران بھی آیا ہو - تو انہوں نے یہی جواب دیا - لیکن ان کے اس جواب سے بھی ان کا سدھانت ثابت نہیں ہوسکتا - اور اگر ان کے ایسا کہنے سے ان کا سدھانت ثابت ہوتا تو سوامی دیانند کے مانے ہوئے وید (صرف منتر بھاگ) بھی اتہاس ثابت ہو جائیں گے - کیونکہ وید منتروں میں بھی اتہاس آجاتا ہے - چنانچہ دیکھیے :-

(شلوک ۲۳ دیکھو ضمیمہ)

ان منتروں میں وین پتر پرتھو دوارا پرتھوی کا دوہا جانا دیوسوت منو تتھا پرہلاد کے پتر وروچن کا بچھڑا اپنا صاف لکھا ہے -

(۳) شت پتھ ۱۹-۵-۷-۹ کا پاٹھ دیکھیے - جس کا صاف طور پر یہ ارتھ کہ :-

"ودیا - واکو واکیہ اتہاس - پوران - گاتھا - ناراشنسی - ان کا پڑھنا اوش ہے - جو ان کا مطالعہ کرتے ہیں - دیوتا پرسن ہو کر ان کے سب کاریہ پورن کرتے ہیں" پھر اس سے آگے چل کر لکھا ہے کہ :-

جس پرکار سے گیلی لکڑی اگنی میں ڈالنے سے دھواں پرگٹ ہوتا ہے - اسی پرکار اس پرماتما کے رگ - یجر - سام - اتھرو - اتہاس - پوران - ودیا - اپنشد - شلوک - سوتر ویاکھیان - انوکھیان - یہ سب شواس بھوت ہیں - (شت پتھ ۴-۴) اسی مضمون کا پاٹھ برہدرا انیک ۶-۱۱ میں بھی ملتا ہے)

(شلوک ۲۴ دیکھو ضمیمہ)

نارد جی بولے - رگ وید کو سمرن کرتا ہوں - تتھا سام - یجر - اتھرو وید کو سمرن کرتا ہوں - اور اتہاس پوران پانچوں وید پڑھا ہوں ...."

مذکورہ بالا چند ایک اقتباسات برہمن گرنتھوں کے ایسے پیش کئے گئے ہیں جن میں انہوں نے پورانوں کی بہت تعریف کی ہے - اور تو اور پوران اتہاس کو پانچواں وید کہا گیا ہے - اگر برہمن گرنتھوں کا نام ہی پوران اتہاس ہے (جیسا کہ آریہ سماجی مانتے ہیں) تو ضروری طور پر برہمن گرنتھ رشی کرت ہوئے - (سناتن دھرمی وید کے منتر بھاگ اور برہمن بھاگ ہر دو کو وید مانتے ہیں - مگر آریہ سماجی صرف منتر بھاگ کو وید مانتے ہیں -) اور وید ایشور کرت - لیکن برہمن گرنتھوں نے اپنے ہی منہ سے اپنی اتنی تعریف[۱] کی ہے - کہ اپنے آپ کو ویدوں سے ملا دیا ہے - سو یہ بات رشیوں کی شان کے شایاں معلوم نہیں ہوتی - کیونکہ کوئی عقلمند آدمی اپنے منہ سے اپنی تعریف نہیں کرتا - لہذا اگر براہمن گرنتھ ہی پوران اتہاس ہیں تو وہ رشی کرت نہیں - اور اگر یہ رشی کرت ہیں - تو ان میں اپنے منہ اتنی بڑائی اور تعریف کی وجہ ؟

اگر برہمن گرنتھوں کو ہی پوران تسلیم کیا جائے - تو مذکورہ بالا گتھی حل نہیں ہو سکتی - لہذا ماننا پڑتا ہے کہ پوران برہمن گرنتھوں سے جدا کوئی اور گرنتھ ہیں - جن کے پڑھنے کی برہمن گرنتھوں نے سخت تاکید کی ہے - اس حالت میں اگر برہمن گرنتھ رشی کرت مانے جائیں تو اس کے معنی یہ ہونگے کہ وہ رشی پرانوں کا مطالعہ بڑا ضروری سمجھتے ہیں اور پورانوں

عا - اگر کوئی صاحب یہ کہیں کہ برہمن گرنتھ اگر اپنے منہ اپنی بڑائی نہیں کر سکتے تو وید بھی نہیں کر سکتے ہم کہیں گے کہ وید ایشور کرت ہیں اور براہمن گرنتھ (آپکے نقطۂ نگاہ میں) رشی کرت - منشیہ اور ایشور میں یہی فرق ہے - لہذا یا تو برہمن گرنتھوں اور منتر بھاگ کو ملا کر وید کہو - تب تو بھاگوت آدی گرنتھ ہی پوران ثابت ہونگے - اور اگر برہمن گرنتھوں کو الگ رشی کرت گرنتھ مانو - تو وہ اپنی اپنی تعریف نہیں کر سکتے - اس صورت میں بھی پوران براہمن گرنتھوں سے کوئی الگ گرنتھ ہیں - جو بھاگوت وغیرہ ہی ہو سکتے ہیں ::

کی عظمت کو عوام کے دلوں پر نقش کرنا چاہتے ہیں۔ اور اگر وید کے منتر بھاگ اور برہمن بھاگ کو ملا کر وید مانا جائے تو اس کے یہ معنی ہونگے کہ وید پورانوں کی تعلیم کی بار بار اور اچھی طرح سے ہدایت کرتا ہے۔ نیز واتسائن آدی بہت سے رشی پورانوں کو پرمانک ماننے کے لئے برہمن گرنتھوں کے حوالے دیتے ہیں۔ ہر انسان اس بات کو سمجھ سکتا ہے کہ کوئی اپنا گواہ اپنا نہیں ہوسکتا۔ اگر برہمن گرنتھ ہی اتہاس پوران ہوتا۔ تو مہرشی واتسائن وغیرہ پورانوں کو پرمانک سدھ کرنے کے لئے برہمن گرنتھوں کے ہی حوالے نہ دیتے۔ ان تمام امور سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ براہمن وغیرہ گرنتھ پوران نہیں ہوسکتے۔ بلکہ بھاگوت وغیرہ اٹھارہ گرنتھ ہی پوران ہیں ؛

(۴) سوامی شنکر آچاریہ جی مہاراج جنہیں ہوئے دو ہزار دو سو سال (آریہ سماج کے نقطۂ نگاہ میں) کا عرصہ ہوا۔ کتنی جگہ پر پورانوں کے شلوک نقل کرتے ہوئے پدم پوران اور برہم پوران وغیرہ پورانوں کے حوالے دیتے ہیں۔ جس کا نمونہ اس سے پہلے دکھا چکے ہیں گویا سوامی شنکر آچاریہ جی کے زمانہ میں اور خود سوامی شنکر آچاریہ جی بھاگوت وغیرہ گرنتھوں کو پوران مانتے تھے۔ نہ کہ برہمن گرنتھوں کو ؛

(۵) البیرونی کا بھارت حصہ دوئم (جس کا حوالہ ہم پہلے دے چکے ہیں اور جس کے مترجم ایک آریہ سماجی ہیں) سے پتہ چلتا ہے کہ آج سے ایک ہزار سال پیشتر اور پرتھوی راج راسا کی شہادت پر آج سے سات آٹھ سو سال پہلے اور اس سے بھی پیشتر سوامی شنکر آچاریہ جی کے زمانہ میں بھاگوت وغیرہ اٹھارہ پستکوں کو ہی پوران کہتے تھے۔ پھر سوامی دیانند کا (جنہیں گذرے ایک سو سال ہی ہوا ہے) یہ سدھانت کہ "برہمن گرنتھوں کو پوران کہتے ہیں" کس طرح مانا جائے۔ جس صورت میں کہ آپ اپنے دعوے کی کوئی دلیل بھی نہیں دیتے ؛

(۶) ہم ایک منٹ کے لئے سوامی دیانند اور آپ کے پیرو آریہ سماجیوں کا سدھانت

مان لیتے ہیں۔ کہ " براہمن گرنتھوں کو ہی پوران کہتے ہیں "۔ لیکن اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ بالمیکی رامائن کے بال کانڈ میں جو لکھا ہے کہ " بن نے ایسا پرانوں سے سنا ہے "۔ اس کے آگے جو کتھائیں بیان کی ہیں۔ وہ سگر۔ بھاگیرتھ۔ بل آدی کی ہیں "۔ اور یہ کتھائیں یا ان کا کچھ بھی انش براہمن گرنتھوں میں نہیں ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ براہمن گرنتھ پوران نہیں۔ بلکہ کوئی اور گرنتھ پوران ہیں۔ اب اگر ان کتھاؤں کو بھاگوت وغیرہ گرنتھوں میں دیکھو۔ تو وہاں وہ صاف طور پر لکھی ہوئی ہیں۔ لہذا بھاگوت وغیرہ گرنتھ ہی پوران ہیں ؛

(۷) اگر براہمن وغیرہ گرنتھوں کو ہی پوران اتہاس مانا جائے۔ تو اس میں اگر زیادہ نہیں تو خاص خاص ہندو راجاؤں کے پورن اتہاس تو ضرور ہونے چاہئیں۔ ہم آریہ سماجیوں سے پوچھتے ہیں کہ آپ ہریشچندر۔ موردھج۔ رگھو۔ دلیپ۔ پرتھو۔ بین۔ سگر وغیرہ راجاؤں مہاراجاؤں کی کتھائیں تو براہمن گرنتھوں سے دکھلائیں یہ نہ سہی۔ کسی بھی ہندو راجہ مہاراجہ یا خاص ویکتی کا پورن اتہاس براہمن گرنتھوں میں سے دکھلا دیں۔ جسے آریہ سماجی تینوں کال میں بھی نہیں دکھلا سکتے۔ کہیں براہمن گرنتھوں میں ہو تو بتلا بھی سکیں۔ لیکن جب براہمن گرنتھوں میں ہے ہی نہیں تو بچارے آریہ سماجی کہاں سے دکھلائیں ؛

ہا! سچ مچ آریہ سماج کی کرپا سے ہندوؤں نے اپنے اتہاس کو فراموش کر دیا۔ اور اتہاس کو فراموش کرنے کے بعد گمراہ ہو کر قعر مذلت میں گرنے لگے۔ کیونکہ وہ قوم بہت جلد نشٹ ہو جاتی ہے جس کی تواریخ گم کر دی جائے۔ بھاگوت آدی پورانوں کو بھلا کر اور براہمن گرنتھوں کو ہی پوران کہہ کر سچ مچ ہندو جاتی کا گورو نشٹ کر دیا گیا ہے ؛

(۸) مہابھارت آریہ سماجیوں کے لئے بھی مستند ہے۔ اس میں صاف طور پر لکھا ہے کہ " بیاس جی نے اٹھارہ پورانوں کو بنانے کے بعد مہابھارت کی رچنا کی "؛

(۹) آریہ سماجی اپنے مختلف مضامین میں اور ان کے اُپدیشک اور لیڈر اپنے لیکچروں میں کہتے ہیں کہ "پوران کسی نے بھانگ پی کر لکھے ہیں"۔ "پورانوں میں گھوڑے بھرے ہیں" پورانوں میں خلاف تہذیب باتیں ہیں"۔ "پوران دریاؤں میں بہا دینے چاہئیں"۔ "پورانوں میں دیوتاؤں کی نندا"۔ کیوں جی یہاں آپ کی پورانوں سے کون سے گرنتھ مراد ہے کیا برہمن گرنتھ؟ نہیں - تو پھر اپنی مطلب برآری کے لئے ہی براہمن گرنتھوں کو پوران کہا کرتے ہو؟

(۱۰) برہمن گرنتھوں کو شروع سے اخیر تک مطالعہ کر جایئے۔ کہیں سے بھی یہ روشنی نہیں ملتی - کہ یہ گرنتھ پوران ہیں - مگر ان بھاگوت وغیرہ گرنتھوں کے ہر سکندھ بلکہ ہر ادھیائے کی سماپتی پر इति श्रीमहापुराणे لکھا ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہی گرنتھ ہیں - جنہیں پوران کہہ سکتے ہیں۔ اور ان ہی کی عظمت و تعریف میں تمام شاستر کاروں برہمن گرنتھوں اور خاص وید منتروں نے بہت کچھ فرمایا ہے؛

(۱۱) پورانوں کے سرگ (ذیتوؤں کی رچنا) پرتی سرگ (ذیتوؤں کی رچنا کے بعد پرلیہ کی رچنا) ونش (خاندانوں) منو ونتر ونش چرتر (خاندانوں کے حالات کیرکٹر وغیرہ) پانچ لکشن ہیں - اب سوال زیر بحث یہ ہے - کہ ان پانچ باتوں کا ذکر برہمن گرنتھوں میں ہے یا بھاگوت وغیرہ پورانوں میں - ہمارا دعویٰ ہے کہ برہمن گرنتھوں میں یہ پانچوں باتیں نہیں ہیں۔ اگر ہیں تو کوئی آریہ سماجی دکھلاوے؛

چونکہ یہ پانچوں باتیں بھاگوت وغیرہ گرنتھوں میں ہی ہیں۔ لہذا بھاگوت وغیرہ گرنتھ ہی پوران ہیں؛

(۱۲) اگر براہمن آدی گرنتھ ہی پوران ہیں۔ تو ہم آریہ سماجی دوستوں کی سیوا میں پرارتھنا کرینگے - کہ وہ ایشور کرت - رشی کرت - رسوائے سوامی دیانند کیونکہ ان کے سدھانت میں ہی

تو بحث ہو ہی ہے ا کسی دھرم گرنتھ کا کوئی ایسا حوالہ پیش کریں جس میں لکھا ہو کہ" براہمن گرنتھوں کو پوران کہتے ہیں" لیکن جب تک وہ ایسا نہیں دکھائیں گے اور ہمیں یقین ہے کہ وہ تینن کال میں بھی ایسا نہیں دکھا سکتے۔ تو ان کا کوئی حق نہیں ہے کہ وہ ویدک دھرمی ہوتے ہوئے بھاگوت آدی گرنتھوں کے پوران ہونے سے انکار کریں۔ اور اگر ایسا نہیں کرتے تو ان کو ویدک دھرمی کہلوانے کا کوئی حق نہیں :

(۱۳) اگر کوئی آریہ سماجی کہے کہ برہمن گرنتھوں میں بھی اتہاس آتا ہے تو ہم کہیں گے کہ ویدوں میں بھی اتہاس آتا ہے (جیسا کہ ہم آگے چل کر دکھائیں گے) لہٰذا جس طرح ویدوں میں اتہاس آنے پر وید اتہاس نہیں ہیں۔ اسی طرح برہمن گرنتھوں میں بھی اتہاس آنے پر اتہاس پوران برہمن گرنتھ نہیں ہیں۔ بلکہ وہ کوئی اور گرنتھ ہیں۔ جو بھاگوت آدی ہی ہو سکتے ہیں :

سرشٹی اتپتی اور پوران وید

(۱۴) اگر کسی وقت سرشٹی اتپتی کا سوال زیر بحث آجائے اور اس کے لئے دُنیا کے تمام مذاہب کو دعوت دیجائے تو ہمارا دعویٰ ہے کہ کامیاب وہی ہونگے جو بھاگوت آدی گرنتھوں کو پوران مانتے ہیں :

فرض کرو کہ ہم دُنیا کے سامنے سوال رکھ دیتے ہیں کہ پرتھوی کس تتو سے بنی؟ اگر یہ سوال عیسائی مت سے کیا جائے تو انہیں نہایت کمزور اور بڑ بڑاتی ہوئی آواز میں شاید ہی یہ کہہ سکے کہ پانی سے۔ لیکن جب یہ سوال ہو کہ پانی کس تتو سے بنا؟ تو انہیں خاموش ہو جائیگی۔ آپ بائبل کا ورق ورق ڈھونڈ لیں لیکن آپ کو اس سوال کا جواب نہیں ملیگا۔ کہ پانی کس تتو سے بنا؟

اب یہی سوال اسلام سے کر دیکھئے - غالباً قرآن شریف اس سوال کے جواب میں خاموش ہے کہ پرتھوی کس تتو سے بنی ؟ لیکن اگر بائیبل کے سہارے قرآن اتنا بتا بھی دے کہ پانی سے - تو یہ نہیں بتا سکیگا کہ پانی کس تتو سے بنا ؟

ایسے ہی سوال منتر بھاگ کو ہی وید ماننے والے ویدک دھرمی (آریہ سماجی) بھائیوں سے کر دیکھو - کہ آپ کے وید (صرف منتر بھاگ ہی) ایشوری گیان کا بھنڈار ہیں - آپ ذرا اپنے اس بھنڈار سے اتنا تو بتلائیں کہ "پرتھوی کس تتو سے بنی ہے" ہم بیانگ دہل کہہ سکتے ہیں - کہ ہمارے بھائی اپنے وید (منتر بھاگ) سے یہ نہیں دکھلا سکیں گے - کہ پرتھوی کس تتو سے بنی ہے :

کتنے شوک کی بات ہے کہ ان کے ایشوری گیان کے بھنڈار میں ریل - تار - ہوائی جہاز کی تحقیقات ہو - مگر پرتھوی کس تتو سے بنی ؟ اس بات کی تحقیقات نہیں - ممکن ہے کہ کوئی جوشیلا آریہ سماجی جوش میں آکر براہمن بھاگ کا کوئی منتر پیش کر کے کہے - کہ لو دیکھو - پرتھوی کس تتو سے بنی ؟ ہم کہیں گے کہ پیارے ! براہمن بھاگ تو اتہاس پوران ھے - آپ ویدوں سے بتلائیں اور اگر وہاں نہیں ہے - تو وہ ایشوری گیان کس طرح مکمل کہلوا سکتا ھے ؟ پیارے زمانہ ترقی کا ہے - موجودہ مہذب دنیا تو ایشوری گیان اسے مانیگی - جو مکمل ہو - لہذا آپ دنیا کو کسطرح دعوت دے سکیں گے کہ وہ آپ کے مکمل ایشوری گیان کا امتحان کریں :

آمدم برسر مطلب - بھاگوت آدی پورانوں کو نکمی واہیات - اور ان کے ماننے والوں کو جغرافیہ کا دشمن کہنے والے بھی نہیں بتلا سکتے کہ پرتھوی کس تتو سے بنی ہے ؟

آؤ اب یہی سوال پورانوں سے کر دیکھیں - لیکن پورانوں سے اس سوال کا جواب لینے سے پہلے دیکھ لیں - کہ موجودہ سائینس اس بارے میں کیا کہتی ہے :

سائینس نے جہانتک تحقیق کی ہے وہ فی الحال اس نتیجہ پر پہنچی ھے کہ پرتھوی جل سے اور

اگنی وایو سے پیدا ہوئی ہے۔ سائنس کی تحقیق اس سے آگے ابھی تک نہیں پہنچی۔ لیکن پوران درشن کے ماننے والے علم جغرافیہ کے دشمن ہیں۔ دیکھو ستیارتھ پرکاش) اس سے بھی بہت دُور کی تحقیق تبلاتے ہیں۔ چنانچہ دیکھئے بھاگوت (جسے مہاشہ لیکھرام آریہ سماجی کے خیال میں بنے ہوئے ۷۰۸ سال ہوئے ہیں) سرشٹی اُتپتی پرکرن ⁂

پرماتما سے بھاونا پیدا ہوئی (یعنی پرماتما نے خیال کیا کہ دنیا کو پیدا کیا جائے) بھاونا سے اہنکار (دنیا پیدا کرنے کے خیال کے بعد یہ مستقل ارادہ ہوگیا کہ دنیا پیدا کروں اور اس کے لئے تیاری شروع ہوئی) اہنکار سے آکاش۔ آکاش سے وایو۔ وایو سے اگنی۔ اگنی سے جل اور جل سے پرتھوی ⁂

بھاگوت کے جس پاٹھ کا ہم نے اوپر بھاوارتھ لکھا ہے اس کا بھاشا ارتھ یہ ہے کہ :۔ "............ وکار کو پراپت ہوا اکاش سپرش وشا کو پراپت ہوتا ہے۔ وہ سپرش جب ادھک وکار والا ہوتا ہے تب وایو بن جاتی ہے۔ وہ وایو بھی آکاش سے یکت شکتی وان ہوکر روپ کی دشا کو پہنچتا ہے۔ اور پھر اسی سے تیج اُتپن ہوتا ہے۔ اس کے بعد وایو سے یکت اور ایشور کے اوکولن کئے ہوئے تیج ہوئے دس گند ھ یکت جل کو اُتپن کیا۔ برہما کا اوکولن کیا ہوا تیج جل یکت ہوکر وکار کو پراپت ہوا۔ تب اس سے گندھ روپ شبد سپرش دس گنوں والی پرتھوی پیدا ہوئی"

اب اگر پھر مختلف مذاہب سے سوال کیا جائے کہ پرتھوی کی اُتپتی کتنے دنوں میں ہوئی ؟ تو اس سوال کا جواب بھی کسی مذہب سے نہیں ملیگا۔ مسلمان تو صرف اتنا کہیں گے کہ خدا نے کہا "کن" دنیا بن گئی ⁂

لیکن اگر کوئی سوال کر بیٹھے۔ کہ خدا نے کس کو کہا "کن" کیونکہ کُن کے معنی ہیں "کر" لہٰذا کوئی کرنے والا بھی چاہیے۔ یعنی خدا تو کُن کہنے والا ہے اور کوئی اور اس پر عمل کرنیوالا ہی تو اسلام اور قرآن شریف ہر دو چپ ہو جائینگے۔ عیسائی ہمارے سوال کے جواب میں کہیں گے

کہ" خداوند تعالیٰ نے چھ دن میں بنائے زمین اور آسمان اور ساتویں دن کیا آرام اوپر آسمانوں کے" (تب ہی تو عیسائی ساتویں دن اتوار کو خدا کے اس فعل کی نقل کرتے ہیں) اب ذرا (منتر بھاگ کو وید ماننے والے) ویدک دھرمی بھائیوں (آریہ سماجیوں) سے بھی اس کا جواب پوچھ لو۔ کہ ان کا ایشوری گیان اس بارے میں کیا کہتا ہے۔

"کون جانتا ہے کہ دُنیا کب بنی اور کون ٹھیک کہہ سکتا ہے" (رگوید)

جب اس سوال کا جواب بھی کسی مذہبی کتب سے نہیں ملتا۔ تو آخر پھر ہماری توجہ (رگیوں سے بھرے ہوئے۔ دیکھو ستیارتھ پرکاش) پورانوں کی طرف آتی ہے۔ لیکن اس سے پہلے کہ پورانوں سے جواب لیں ہم موجودہ سائینس سے اس سوال کا جواب پوچھ لیں "سیکرشٹ ڈاکٹرن" نامی انگریزی کتاب جو لنڈن میں چھپی ہے اس کے دوسرے حصہ میں پروفیسر "لچاف" صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

"زمین کو دو ہزار درجہ حرارت سے ۲۰۰ درجہ حرارت تک پہنچنے کے لئے کسی طرح بھی ۳۵۱ کروڑ سال سے کم نہیں ہو سکتے"

اسی طرح اور بہت سے سائینس دانوں نے اپنی اپنی مختلف کتابوں میں مختلف اظہار خیال کیا ہے۔ مگر سب کے خیالات کا مجموعی نتیجہ یہ ہے کہ اگنی کا گولہ کروڑوں ہی سالوں میں ٹھنڈا ہوتا ہوتا زمین بنا۔ حاصل کلام یہ کہ جب سائینس یہ کہتی ہے کہ کروڑوں برس میں زمین بنی۔ تو چھ دن اور کُن کہنے میں زمین کا بن جانا کہاں تک صداقت پر مبنی ہے۔ ہم اس پر کچھ بحث نہیں کرتے؛

اب آؤ دیکھیں۔ کہ اس مضمون پر پوران (دریاؤں میں پھینک دینے والے آریہ سماجی اُپدیشکوں اور ایڈیٹروں کا خاص فقرہ) کیا کہتے ہیں:۔

(شلوک ۲۵ دیکھو ضمیمہ)

"ہزاروں ورش تک وہ انڈا جل میں پڑا رہا (بھاگوت)

جائے غور ہے کہ جس امر کی تحقیقات سائینس نے آج کی ہے - اسے پوران ہزاروں نہیں لاکھوں سال پہلے بتلا چکے ہیں۔ "سرشٹی اتپتی اور پوران وید" کے عنوان سے ہم نے ابھی تک سرگ کا ذکر کیا - جو پورانوں کا ایک لکشن ہے - اب پورانوں کو چھوڑ کر بھلا مضامین متعلقہ سرگ کی کہاں سے واقفیت حاصل کروگے - اب اس سے آگے پرتی سرگ کا ذکر کرینگے - اور ہمیں یقین ہے کہ مضامین متعلقہ پرتی سرگ بھی سوائے پورانوں کے اور کہیں سے نہیں ملیں گے ؛

چنانچہ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ "منشوں کی اتپتی کس کے بعد اور کس طرح ہوئی؟" جب یہ سوال عیسائیوں اور مسلمانوں سے کیا جاتا ہے تو جواب ملتا ہے کہ :-

"خدا نے مٹھی بھر خاک لی اسے ۴۰ دن تک گوندھتا رہا - اور پھر اسی کا ایک پتلا بنایا - تب اس کے اندر ایک روح پھونکی - اور آدم بن گیا - تمام آدمی اسی آدم کی اولاد ہیں" -

یہاں سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ جو خدا "کن" کے کہنے سے تمام زمین و آسمان بنا سکتا ہے یا زیادہ سے زیادہ چھ دن کی محنت سے زمین و آسمان بنا سکتا ہے وہ ایک آدمی کے بنانے پر ۴۰ دن شبانہ روز مٹی گوندھتا رہا - اس نے وہ مٹی کہاں سے لی ؟ کس میں گوندھی وغیرہ وغیرہ ؟ لیکن ہم ایسے اعتراضات کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے - ہاں اپنے ویدک دھرمی (منتر بھاگ کو ہی وید ماننے والے) بھائیوں سے پوچھتے ہیں کہ آپ ہی اپنے ایشوری گیان کے بھنڈار (صرف منتر بھاگ کے وید) سے بتلائیں کہ منش کس طرح اور کس کے بعد بنے - تو ان کی طرف سے کچھ جواب نہیں ملتا - ہاں ان کے پانچویں وید یعنی ستیارتھ پرکاش میں اس کے متعلق کچھ روشنی ملتی ہے - شاید پرماتما کا کچھ گیان پراچین رشیوں (انگرا آدی) جن پر ویدوں کا آریہ سماج کے خیال میں ظہور ہوا تھا) پر پرگٹ نہ ہوا - جو انیسویں صدی کے مہرشی سوامی دیانند جی پر پرگٹ ہوا - آپ لکھتے ہیں کہ :-

"تبت میں ہمالیہ پہاڑ کے اوپر جوان جوان مرد اور عورتوں کے جوڑے پیدا ہوگئے"

وہ جوان جوان مرد اور عورت کے جوڑے زمین سے پھوٹ نکلے ؟ یا آسمان سے گرے ؟
اس کے متعلق کچھ نہیں بتایا - آسمان سے ہی گرے ہونگے - کیونکہ زمین میں سے کس طرح پھوٹ
نکلے ہونگے - لیکن کیا اسوقت کوہ ہمالیہ رٹر کا بنا ہوا تھا - یا اس میں سپرنگ لگے ہوئے
تھے - کہ جوان جوان مرد اور عورت کے جوڑے آسمان سے گرے اور ان کی ہڈیاں چکنا چور
نہ ہوئیں - یا اُن جوان جوان مرد اور عورت کے جسم و ہڈیاں لوہے کے تھے - آج آدمیوں
کے ایسے جسم کیوں نہیں - کہ انہیں آسمان سے کوہ ہمالیہ پر گرایا جائے تو ان کی ہڈی پسلی قائم
رہے - اور آج اس طرح سے جوان مرد اور عورت کی بارش کیوں نہیں ہوتی ؟
سناتن دھرمیوں کو علم جغرافیہ کا دشمن کہنے والوں اور پورانوں کو بے تکی سنانے والوں
رد یکھو ستیارتھ پرکاش میں دی ہوئی گالیاں پوران پرکرن) کے مت میں صرف مرد اور
عورت کے جوڑے نہیں برسے - بلکہ جوان جوان گائے بیل - بھینس - بھیڑ - بکری - کوا -
بلبل - چیل - فاختہ - ہُدہُد وغیرہ کے جوڑے بھی ٹپکے تھے - خوب بارش ہوئی ہوگی - اور
وہ ایک دوسرے کے اوپر گرے ہونگے - پہلے گرنے والے نیچے آکر دب گئے ہونگے - شاید تب ہی
تو تبت دُنیا سے اونچی جگہ بن گیا ہے - جب تبت کی زمین اونچی ہو گئی - تو اس کے بعد
گرنے والے جوڑے اِدھر اُدھر لڑھک لڑھک کر بچ گئے - اور اسی طرح سے دُنیا کے
مختلف حصوں میں (تبت کے چاروں طرف) جاندار ہی جاندار ہو گئے - خوب - قربان جائیے
آپ کے علم جغرافیہ پر - لیکن ہاں یہ تو بتایا ہی نہیں - کہ نراکار جی مہاراج نے یہ جوان جوان
جوڑے کس سے بنائے - کس طرح بنائے - اور بنا بنا کر زمین پر پھینکتا گیا یا ایک ساتھ
ہی پھینک دیئے - اگر ایک ساتھ ہی پھینک دیئے - تب تو بنا بنا کر پہلے اوپر کہیں جمع کرتا
جاتا ہوگا - اگر ایسا ہی ہے تو کہاں جمع کرتا جاتا تھا - اور اگر بنا بنا کر ساتھ ہی ساتھ
پھینکتا جاتا تھا - تب تو دوسرے جوڑوں کے بنانے میں کچھ وقت لگتا ہوگا - اور اسی
طرح نراکار جی مہاراج شاید کتنا عرصہ محنت میں مشغول رہے - اب تو آسمان سے اسطرح کی

بارش نہیں ہوتی - نراکار جی مہاراج خوب آرام سے نسچنت ہو کر بیٹھے ہونگے - لیکن ہاں! جوان جوان جوڑے کیوں بنائے؟ اگر ننھے ننھے بچے بناتا - تو ان کی پرورش کون کرتا - اور انہیں دودھ کون پلاتا - اگر بوڑھے بناتا - تو آگے مخلوقات کس طرح بڑھتی - اس لئے جوان جوان بنائے (دیکھو ستیارتھ پرکاش) اپچ ہے - اگر نراکار جی مہاراج ننھے بچے بناتا تو انہیں پرورش وغیرہ کا کام بھی خود ہی کرنا پڑتا - وہ بیچارہ پرورش سے ڈرتا تھا! اگر ایسا ہی ہے تو اسے پرم پتا کیوں کہتے ہو - پتا کا کام بچوں کو پیدا کرنا ہی نہیں - پرورش کرنا بھی ہے - اگر وہ ہمارا پتا ہے - تو جس طرح پیدا کیا تھا - پرورش بھی کرتا - اور اگر بوڑھے بنا دیتا تو سرشٹی کس طرح بڑھتی - بیچارا نراکار ساری عمر اسی محنت میں لگا رہتا - اس قسم کے کتنے ہی اعتراض ہو سکتے ہیں - اور دُنیا کرتی ہے - مگر ہمیں ان سے سروکار نہیں ؟

اب یہی سوال پورانوں کے ماننے والے سناتن دھرمیوں سے پوچھ دیکھیں - وہ کیا جواب دیتے ہیں - لیکن ان کے جواب بتانے سے پہلے موجودہ سائینس کی سُن لیں کہ وہ اس کے بارے میں کیا کہتی ہے - سائینس نے جو تا حال تحقیقات کی ہے اس کے متعلق زمین بن جانے کے بعد پہلے گھاس پھوس اگی - اس کے بعد جھاڑیاں درخت وغیرہ پیدا ہوئے - اس کے بعد پرندے اور پھر مویشی وغیرہ جاندار پیدا ہوئے ان سب کے بعد آدمی بنے "

پوران اس مضمون کے متعلق کیا کہتے ہیں - دیکھو وشنو پوران پرتھم ادھیائے شلوک ۵ سے ۱۷ تک :-

" برہما نے سرشٹی کی اُتپتی کرنے کے لئے وچار کیا - تب برکھش اُتپن ہوئے - ان برکھشوں میں پانچ پرکار کے جھاڑیاں اور بیلیں وغیرہ سب آ گئے - یہ اندر باہر سے اگیانی و بے سدھ تھے - برہما کی یہ پہلی پیدا کی ہوئی سرشٹی پرتھم سرشٹی کے نام سے مشہور ہے - برہما نے اس سے منورتھ سدھ ہوتا نہ دیکھا - اور سرشٹی اُتپن کی - یہ جاندار سرشٹی ہوئی - کیڑے

مکوڑے۔ پشو پکشی وغیرہ سب اس میں شامل ہیں۔ یہ سرشٹی تموگن پردھان تھی۔ ستیہ کے گیان سے شونیہ۔ ان کو سکھ دکھ کا بودھ ہونے پر بھی مورکھ تھے۔ یعنی ان کو سکھ دکھ کا بودھ گیان بھی تھا۔ لیکن جان بوجھ کر دکھ میں پھنس جاتے تھے۔ اس لئے ان سے بھی برہماجی کو سنتوش نہ ہوا۔ اور دوسری سرشٹی کا وچار کیا۔ جس پر ست پردھان دیوتا اتپن کئے۔ یہ لوگ اندر باہر کے جاننے والے اور سب جگھوں پر پرگٹ ہونیوالے تھے۔ برہماجی ان سے پرسن ہوئے۔ اور ان کے بعد منشوں کی رچنا ہوئی۔ یہ ست۔ رج۔ تم۔ پردھان دکھ سے ملے ہوئے اور اندر کے اچھی پرکار جاننے والے ہوئے۔ ان لوگوں کو کرم ادھکاری اور گیان ادھکاری دیکھ برہما بہت ہی پرسن ہوئے۔ اور سمجھا کہ یہی کام کی وستو ہے"

اب غور کر دیکھئے۔ کہ پورانوں کی سرشٹی اور سائینس کی سرشٹی ایک ہی طرح سے ہے جب دوسرے مذاہب میں بیان کردہ سرشٹی اتپتی کو سائینس کی کسوٹی پر گھستے ہیں تو سائینس ان سب کو دھتا بتاتی ہے۔ مگر پورانوں کے سامنے سائینس سر تسلیم خم کر دیتی ہے۔

مذکورہ بیان کردہ مضمون پرتی سرگ سے تعلق رکھتا ہے۔ جو پورانوں کا ایک لکشن ہے۔ پورانوں سے گمراہ ہو کر اس مضمون کے متعلق مکمل واقفیت سے بھی محروم ہونا پڑیگا گویا پورانوں نے سرگ اور پرتی سرگ کے مضمون کو مختصراً یوں بتلایا ہے۔ کہ:۔

اس پرماتمانے اچھیا کی کہ دُنیا بناؤں۔ یعنی اس میں بھاونا پیدا ہوئی۔ بھاونا سے اہنکار۔ اکاش۔ وایو۔ اگنی۔ جل۔ پرتھوی بالترتیب پیدا ہونے کے بعد اس قسم کی سرشٹی ہوئی۔ جو اندر باہر سے اگیانی یعنی بے سدھ تھی۔ اس کے بعد دکھ سکھ کو محسوس کرنیوالی۔ یعنی من رکھنے والے پشو پکشی وغیرہ۔ بعدیں سکھ بھوگنے والی سرشٹی دیوتا وغیرہ اور سب سے بعد کرم ادھکاری گیان ادھکاری بدھی رکھنے والے منش پیدا ہوئے۔

بقول "پنڈے سو برہمانڈے" یہی سلسلہ کرم انسان میں دیکھا جاتا ہے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ ہماری ذیل کی مثال سے پورانوں کے اس سلسلہ کی بخوبی سمجھ آجائیگی :

ایک آدمی کے دل میں خیال پیدا ہوتا ہے کہ ورزش کرنی چاہئے گویا اس کے دل میں ایک بھاونا پیدا ہوتی ہے۔ اس کے بعد وہ ورزش کرنے کے لئے لنگوٹ وغیرہ کسنا شروع کر دیتا ہے۔ اور اپنے جسم پر نظر ڈالتا ہوا اپنے آپ کو ورزش کے قابل پاتا ہے۔ گویا اس میں اہنکار پیدا ہوا۔ اب وہ ورزش کے لئے کھلے میدان میں پہنچ جاتا ہے۔ یعنی اکاش پیدا ہوا۔ اس کے بعد وہ ایک طرف کو دوڑنا شروع کر دیتا ہے اور دوڑتے ہوئے اسے ہوا لگتی ہے۔ گویا اکاش کے بعد ہوا کا نمبر ہے۔ کچھ دیر دوڑنے کے بعد اسے گرمی محسوس ہوتی ہے۔ اور گرمی سے پسینہ آجاتا ہے۔ یعنی ہوا سے اگنی اور اگنی سے جل پیدا ہو جاتا ہے۔ اب وہ انسان تھک کر ایک جگہ گر پڑتا ہے اور کہتا ہے کہ "میں تو مٹی ہو گیا" یعنی مٹی کی طرح میری حالت ہے ؛

تھکا ہوا انسان پڑا ہے اسے کچھ ہوش نہیں۔ بے سدھ ہے۔ کچھ دیر کے بعد ہوش آنے پر اس میں احساس پیدا ہوتا ہے۔ (پرتھوی سے جو نباتات پیدا ہوتی ہے۔ اس میں احساس تو ہے مگر من نہیں ہے) اس احساس کے بعد اس انسان میں سکھ کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ یا چاہتا ہے۔ کہ اٹھ کر نہاؤں مالش کراؤں۔ تاکہ تھکاوٹ دور ہو۔ یہ فعل من کا ہے۔ گویا احساس کے بعد من پیدا ہوتا ہے۔ (مراد یہ ہے کہ احساسات رکھنے والے نباتات وغیرہ کے بعد من رکھنے والے پشو پکشی پیدا ہوتے ہیں) اب وہ انسان مالش کراتا ہے اسکی تھکاوٹ دور ہوتی ہے اور وہی انسان جو کبھی کہتا تھا کہ میں تو مٹی ہوں۔ اب کہتا ہے کہ میں تو انسان ہوں۔ گویا بدھی سے کام لے کر انسان بنتا ہے۔ یا یوں کہو کہ من رکھنے والے پشو پکشیوں کے بعد بدھی رکھنے والا انسان پیدا ہوتا ہے ؛

آریہ سماجیوں نے عملی طور پر پرانوں کی شرن لی

ہم اس سلسلہ میں ایک اور سوال اٹھانا چاہتے ہیں۔ دُنیا کو بنے کتنا عرصہ ہوا؟ جب یہ سوال عیسائیوں اور مسلمانوں سے کیا جاتا ھے تو وہ زیادہ سے زیادہ پانچ ہزار سال کا پتہ دیتے ہیں۔ لیکن سائینس کی کسوٹی پر یہ جواب صحیح نہیں اترتا۔ کیونکہ:-

ا:- "پاپولر الیسٹرانومی" کتاب میں پروفیسر "الیس نیوکومب" صاحب فرماتے ہیں کہ "جب زمین سرد ہو کر نباتات اگانے کے یوگیہ ہوگئی۔ اس سمہ سے اب تک ایک کروڑ سال سے کم نہیں ہوا"

۲:- "ورلڈ لائف" نامی کتاب میں پروفیسر ٹکلے صاحب فرماتے ہیں کہ:- "زمین میں جب نباتات اگانے کی شکتی آئی۔ اس دن سے آج تک کم سے کم ایک کروڑ سال گذر گئے ہیں"

اسی طرح سے اور بہت سے سائینس دانوں کے حوالے پیش کئے جا سکتے ہیں۔ سائینس کی تحقیقات یہ بتلا رہی ہے کہ زمین بنے کم از کم ایک کروڑ سال ضرور ہوا ھے اس حالت میں عیسائی اور مسلمانوں کے ۵ ہزار سال کو کون سنے۔

اب یہی سوال اگر آریہ سماجی دوستوں سے کیا جاوے کہ دُنیا کو بنے کتنا عرصہ ہوا؟ تو وہ اتھروید پر پاٹھک ۱۸ انوواک ا منتر ۲۱ پیش کر کے یہ تو بتلا دینگے کہ ۴۳۲۰۰۰۰۰۰ سال دُنیا کی کل عمر ھے۔ لیکن ہم پوچھتے ہیں کہ ۴ ارب ۳۲ کروڑ سال تو دُنیا کی تمام عمر ھے۔ دُنیا کو بنے آج کتنا عرصہ ہوا۔ یہ کسی وید منتر کی مدد سے بتلاؤ۔ آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۰۰ اُن کی کتابوں پر بھلے ہی چھپا ہو۔ لیکن کس وید منتر کے ادھار پر۔ سوریہ سدھانت مدھیہ ادھیائے

شلوک ۱۸۔ ۱۹!۔ ۲۰ کا حوالہ دیکر کہیں گے کہ:۔

" اکھتر چتر یگیوں کا منومنتر ہوتا ہے۔ اور ایک ست یگ کے سمان اس کی سندھی انت میں بیان کی گئی ہے۔ مہ سندھی کے ایسے منومنتر ۱۴ ہوتے ہیں اور ست یگ کے مساوی کلپ کے آغاز میں ۱۵ سندھی ہوتی ہیں۔ سہسر مہا یگ تک پرماتما دُنیا کو قائم رکھتا ہے۔ اور اسی کا نام برہم دن یا کلپ ہے۔ اور اتنی ہی اسکی رات ہوتی ہے "۔ اور اس کے بعد کہدینگے کہ:۔

" ۶ منومنتر گذر چکے ہیں۔ اور ساتواں منومنتر جو گذر رہا ہے اس کے ۲۷ چتر یگوں کی اٹھائیسویں چتریگی جو گذر رہی ہے اس کے تین یگوں کے کل یگ جو چوتھا یگ ہے گذر رہا ہے "۔

لیکن ہم پوچھتے ہیں کہ شریمان جی! یہ منو منتروں کا حساب آپ نے کہاں سے لیا۔ ہمارا تو سوال یہ ہے کہ سرگ۔ پرتی سرگ اور منومنتر کے متعلق ویدوں (منتر بھاگ) میں کچھ نہیں بتلایا۔ بلکہ یہ منو منتر تو پرانوں کا ایک لکشن ہے۔ اور وہیں اسکا حال تفصیل کے ساتھ مرقوم ہے۔ آپ نے کہاں سے لیا؟ تو کچھ جواب نہیں ملتا۔

یہی نہیں بلکہ ہم پوچھتے ہیں کہ آپ جو سوریہ سدھانت کا حوالہ دیتے ہیں۔ سوریہ سدھانت نے ایسا کس کے آدھار پر لکھا ہے؟ کیا آپ اس کا آدھار ویدوں سے دکھلا سکتے ہیں۔ یقیناً آپ تین کال میں بھی نہیں دکھا سکیں گے۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ سوریہ سدھانت نامی پستک انادی نہیں۔ پوران انادی ہیں۔ لہذا سوریہ سدھانت نے آپ کا پیش کردہ حوالہ پورانوں کے آدھار پر لکھا ہے کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ آپ کو بھی پورانوں کی شرن لینی ہی پڑی۔

ہم کہتے ہیں کہ سناتن دھرمیوں کے سنکلپ میں یہ بات ہر روز دہرائی جاتی ہے

کہ دُنیا بنے کتنا عرصہ ہوا۔" اوم وشنو وشنو وشنو آ دتت ست برہمنو ودیتے پر آردے سری سیت واراہ کلپے دیوست منو ومنترے اشٹاونشتے کل یگے کل یگ پرتھم چرنے امق سمت سرے۔ امق گوڑے امق پنے امق پدے امق ماسے امق تتھے نکشترے۔۔۔"

فلاں نکشتر فلاں تتھ فلاں مہینہ فلاں پد میں جبکہ واراہ کلپ ہے۔ ساتواں ویوسوت منو ومنتر ہے اور جس کا اٹھائیسواں کل یگ اور کل یگ کے چار چرنوں میں سے پہلا گذر چکا ہے؛

اور یہ شلوک پورانوں کے آدھار پر ہے۔ لیکن آپ کا یہ فرمانا کہ دُنیا بنے ۹۴۲۹۷۱۰۰۰ سال کا عرصہ ہوا کس وید منتر کے آدھار پر ہے۔ جواب کچھ نہیں اس پر ہی اکتفا نہیں۔ سوامی دیانند جی جو پورانوں کے سب سے پہلے مخالف تھے۔ انہوں نے بھی اپنے ستیارتھ پرکاش میں جو راجاؤں مہاراجوں کا شجرہ نسب لکھا ہے وہ پورانوں کے آدھار پر ہی لکھا۔ اگر آریہ سماجی اس حقیقت سے انکار کریں۔ تو بتلائیں کہ سوامی جی نے یہ شجرہ نسب کس وید منتر کے آدھار پر لکھا ہے۔ کیا یہ مہا اندھیر نہیں۔ کہ جن بھاگوت آدی پورانوں کے خلاف طوفان بدتمیزی مچایا جائے ان ہی میں سے اور ان ہی کے آدھار پر پھر راجاؤں اور مہاراجاؤں کے شجرہ نسب تیار کئے جائیں۔ آریہ سماجی دوست نہ مانیں لیکن یہ ایک سچائی ہے کہ انہوں نے عملی طور پر بھاگوت آدی گرنتھوں کو ہی پوران مان کر ان کی شرن لے لی؛

ہم نے اوپر بیان کیا ہے کہ سرگ۔ پرتی سرگ۔ منو ومنتر اور ونش چار امور کا صحیح صحیح حل اگر پورانوں کے سب سے پہلے مخالف آریہ سماجیوں کو بھی مل سکتا ہے تو پورانوں سے ہی۔ اور اسی طرح اگر خاندانوں کے کیرکٹر کے متعلق بھی واقفیت دے سکتے ہیں تو بھاگوت آدی اٹھارہ پورانوں سے ہی۔ لہٰذا جو پورانوں کے سرگ۔ پرتی سرگ۔

ونش ۔ منونتر اور ونش چرتر جو پانچ لکشن کہے ہیں ۔ وہ بھاگوت وغیرہ گرنتھوں میں ہی پورے اتر سکتے ہیں ۔ اس لئے بھاگوت وغیرہ گرنتھوں کا ہی نام پران ہے ۔ براہمن گرنتھوں کو پران نہیں کہہ سکتے ۔ رشیوں منیوں ۔ شاستروں ۔ ویدوں نے پرانوں کی جو مہما گائی ہے ۔ وہ بھاگوت آدی پرانوں کی ہی گائی ہے ۔ لہذا پران ہندوں کے پران ہیں ۔ قابل تعظیم اور مستند ہیں ۔ اسلئے سوائے ناستکوں کے اور کون انکار کرسکتا ہے ؟

چوتھا باب

پوران ویدوں کی طرح انادی ہیں

سناتن دھرمیوں کا سدھانت ہے کہ جس طرح ویدوں کا ظہور برہما پر ہوا اور

دیکھو شلوک نمبر ۲۶ ضمیمہ

اس منتر میں صاف طور پر لکھا ہے ۔ کہ برہما کے اتنہ کرن میں وید کا پرادربھاو ہوا ۔ اس منتر کی موجودگی میں کس طرح اگنی ۔ انگرہ ۔ آدتیہ اور وایو دوارا ویدوں کا پرگٹ ہوا مان سکتے ہیں

۲ ۔ اگر اگنی ۔ انگرا آدی پر ویدوں کا پرگٹ ہونا مان لیا جائے ۔ تو وید انادی نہیں ثابت ہوتے ۔ کیونکہ ان رشیوں سے پہلے وید نہیں تھے ۔ حالانکہ دنیا کی اتپتی ہوچکی تھی ۔ جب پرماتما سے آکاش ۔ وایو ۔ اگنی اور جل پیدا ہوچکے تھے ۔ اور پرتھوی کے نمودار ہونے سے پہلے جل میں جل چر (آبی جانور) موجود تھے ۔ تو کیا زمچھ وغیرہ کے زمانے میں وید نہیں تھے ؟ کیونکہ اگنی انگرا آدی رشی تو پرتھوی پر پیدا ہوئے

برہما کے ذریعے ویدک گیان دوسرے رشیوں تک پہنچا۔ اس طرح پرانوں کا گیان
بھی برہما پر ہوا۔ اور برہما سے سنت کمار کو۔ سنت کمار سے دیو رشی نارد کو۔
نارد سے بیاس جی مہاراج کو ہوا۔ اور بیاس جی مہاراج نے جس طرح وید منتروں
کو موجودہ چار حصوں میں تقسیم کیا تھا۔ اس طرح پرانوں کے گیان کو بھی شلوک بدکر

جن کا نہ پچھوں کے زمانہ کے بعد میں ہونا ضروری ہے۔ جب تک یہ نہ مانا جائے۔ کہ جل چر پیدا ہونے سے پہلے کنول نابی سے برہما کا ظہور ہو چکا ہے۔ اور ان سے ویدوں کا بھی پرادربھاؤ ہو چکا تھا۔ وید انادی ثابت نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ ہمارے دعویٰ کی تائید منو سمرتی ادھیائے ایک شلوک ۹ سے بھی ہوتی ہے۔ کہ وہ سچا بیج کیا ہوا بیج سورن کے ورن کا سا سورج کے سمان کانتی یکت ایک انڈا یعنی گولے کا روپ ہو گیا۔ اس انڈے میں پرماتما نے خود ہی سرولوک پتا مہاں برہما روپ میں پرگٹ ہوا۔ اتھرو وید کا واکیہ ہے۔ کہ تمام جانداروں سے پہلے برہما سرشٹی میں پیدا ہوئے۔ (برہما دیوانام پرتھم سنبھوے)

(۳) نیز وید منتر فرماتا ہے کہ تپتی ہوئی اگنی۔ دایو اور سورج سے رگ۔ یجر اور شام پرگٹ ہوئے۔ اگر مان لیا جائے۔ کہ یہ اگنی آدی رشیوں پر پرگٹ ہوئے۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ واقعی وہ رشی تھے اور کیا ایشور نے انہیں تپایا۔ جیسے یا بھٹی یا بھاڑ میں؟ اور وہ بالکل سرخ ہو گئے۔ تب انکو ویدوں کا گیان ہوا۔ ان کا تپایا جانا ثابت کرتا ہے۔ کہ وہ رشی نہ تھے۔ لہذا وید اگنی۔ دایو۔ سورج آدی پر پرگٹ نہیں ہوئے۔ کیونکہ وہ رشی تو تھے نہیں۔ بلکہ برہما پر ہی پرگٹ ہوئے ہم(۴) اس کے علاوہ سوامی دیانند جی سے پہلے کسی رشی نے اگنی۔ دایو۔ سورج وغیرہ کے ساتھ کسی نے رشی شبد نہیں لکھا۔ اگر وہ رشی ہوتے۔ تو سوامی دیانند جی سے

کے اٹھارہ حصوں میں تقسیم کیا تھا۔ چنانچہ ہمارے اس دعوے کی تائید میں دیکھئے
دیکھو منتر ۷۲ ضمیمہ
رگ ۔ سام۔ اتھروید۔ یجر۔ اور پرانوں کا سورگ سے دیوتاؤں نے پرادر بھاؤ کیا۔

پہلے ایک نے تو اہیں "رشی" شبد کے ساتھ لکھا ہوتا۔
(۵) آریہ سماجی جس منتر سے یہ سدھ کرتے ہیں۔ کہ وید اگنی ۔ وایو ۔ سوریہ پر پرگٹ ہوئے۔ وہ منتر شت پتھ ۔ گوپتھ ۔ تیتریہ میں بھی موجود ہے۔ شت پتھ میں سوریہ اور گوپتھ تتھا تیتریہ میں آدتیہ شبد ہے۔ اور منو کے اسی مضمون کے پاٹھ میں "ردی" شبد ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ رشی کا نام سوریہ آدتیہ اور ردی تھا۔ سوریہ دیو کے جتنے نام تھے۔ کیا وہ سب کے سب اس رشی کے بھی تھے۔ کہیں سوریہ کہیں آدتیہ اور کہیں ردی شبد کا ہونا ثابت کرتا ہے کہ وہ رشی نہ تھے۔ بلکہ سوریہ دیو تھے۔ اور سوریہ دیو کے ذریعے یجروید کا ملنا بھاگوت دوادش اسکندھ سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ اس ریتی سے سوریہ بھگوان نے مہاں رشی یگیہ والک کو مادھنی شاکھا کا گیان دیا۔ جس طرح یہاں رشی یگیہ ولک اور مادھنی شاکھا کے پرگٹ ہونے کا ذکر ہے۔ اس طرح دیا کرن دیکھنے سے پتہ چلتا ہے۔ کہ وشسٹ وغیرہ رشیوں کو بھی سمادھی میں بھی وید گیان ہوا۔ (۶) آریہ سماجی شت پتھ کے جس حوالے کو پیش کرکے کہتے ہیں۔ کہ وید اگنی وایو ۔ سوریہ پر پرگٹ ہوئے۔ اگر اس منتر کا پہلا اور پچھلا حصہ دیکھا جائے۔ اور پورا پاٹھ کیا جائے۔ تو کلی کھل جاتی ہے۔ اور سوامی جی کے من گھڑت سدھانت کا راز افشا ہو جاتا ہے۔ (۷) ہمارے دعوے کی تائید میں سو سمرتی ادھیائے اشلوک ۲۲-۲۳ بھی کرتے ہیں۔ کہ سب سے پہلے برہما پرگٹ ہوئے۔ اگر برہما سب سے پہلے پرگٹ ہوئے۔ تو وید

ستت پتھ براہمن چودہ - ۵ - ۱۰ ایس اور پدر آرنیک انشت ۲ - ۴ - ۱۰ ایس آتا ہے - کہ جس طرح جلی ہوئی گیلی لکڑی سے دھواں نکلتا ہے - اسی طرح اس سب سے بڑی ہستی پرماتما سے باہر کی طرف سانس لئے گئے ہیں - جن کا نام رگ وید - شام وید اتھروید ہیں - اتہاس پران ہیں - گویا جو پران انادی کال سے چلے آتے تھے - انہیں شری وید ویاس جی مہاراج نے موجودہ ۱۸ پستکوں میں مرتب کیا - بیاس جی ویدوں کے موئف ہیں - یا ترتیب دینے والے نہ کہ مصنف -

جو انادی ہیں - وہ انہیں پر پرگٹ ہوئے ثابت ہوتے ہیں - (۸) اگر ایک منٹ کیلئے آریہ سماج کا سدھانت مان لیں - تو آریہ سماج بتائے - کہ اگنی - وایو اور آدتیہ رشی کن کی سنتان تھے - اور ان کے کوئی سنتان تھی یا نہیں - انہوں نے کہاں تپ کیا - ان رشیوں کے پیدا ہوتے ہی ان پر وید پرگٹ ہو گئے - اگر ان سے پہلے وید پرگٹ نہیں ہوئے تھے - تو یہ آدتیہ پرش کس طرح تھے ؟ غرضیکہ اور کتنی ہی دلیل سے یہ ثابت ہو سکتا ہے - کہ وید برہما پر ہی پرگٹ ہوئے - آریہ سماج اس غلطی میں محض اس وجہ سے پڑ گیا ہے - کہ وہ پورانوں سے انکار کر بیٹھا ہے - جن کے بغیر ویدوں کا سمجھنا ناممکن ہے - مگر ہندو سدھارک کی ڈینگ مارنے والے آریہ سماجی اپنے شاستروں سے ناواقف ہونے کی حالت میں مغربی عالموں کے ترجموں کی بنا پر کہتے ہیں - کہ پوران پراچین اور انادی نہیں - شری بیاس جی مہاراج ان کے کرتا نہیں ہیں - بلکہ پران بہت نزدیک کے زمانے کے بنے ہوئے ہیں - آج سے ڈیڑھ دو سال کے بنے ہوئے پران بھی موجود ہیں -

آریہ سماجی اپنے دعوے کی تائید میں جو دلائل دیتے ہیں۔ اب انہیں صداقت کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں۔ چنانچہ مہاشہ لیکھرام جی کلیاتِ آریہ مسافر حصہ دوئم صفحہ ۱۰۷ بعنوان "پران کس نے بنائے"۔ نے جو دلائل دیئے ہیں۔ ان کا امتحان کرتے ہیں۔ مہاشہ لیکھرام جی لکھتے ہیں۔ کہ ہمارے سیدھے سادھے ہندو بھائی یہ سمجھ بیٹھے ہیں۔ کہ ۱۸ پوران اور ۱۸ اپ پران ویاس جی نے بنائے ہیں۔ جو کہ پراشر جی کے پتر تھے اور مہاراج یدھشٹر کے وقت میں موجود تھے۔ جس وقت سے زمانہ کلجگ شروع ہوتا ہے جس کو آج تک ۴۹۹۶ سال ہوتے ہیں لیکن پورانوں کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ خیال انکا درست نہیں ہے۔ اسی کتاب کے صفحہ ۱۰۷ پر لکھتے ہیں کہ "یہ خیال درست کرنے کے واسطے ہم اپنی برسوں کی تحقیقات کردہ وغیرہ سے ثبوت پیش کرتے ہیں"۔ مہاشہ جی مہاراج برسوں کی تحقیقات کے بعد جو ثبوت پیش کرتے ہیں۔ ان پر ذرا محققانہ نگاہ ڈالیئے۔

ثبوت نمبر ۱:۔ ۱۸ پورانوں میں بدھ کو اوتار قبول کیا ہے۔ اور جس عبارت میں یہ ذکر ہے۔ اس میں گذشتہ زمانہ ظاہر ہوتا ہے۔ نہ مستقبل۔ جو ان کے اوضاع و اطوار بیان کئے ہوئے ہیں۔ وہ آجکل کے چینیوں کے گورووں سے ٹھیک ملتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ جس سے ۱۸ پوران بنائے گئے۔ اس سے پہلے بدھ کا اوتار ہو چکا تھا۔ شیو پوران ارد کھنڈ پانچواں ادھیائے ۳ سے ۹ تک مگر مورخوں نے قدیم یادگاروں مناروں اور بدھ مندروں اور آریہ ورت لنکا برہما اور ملکِ تبت کی کتابوں اور عجائب گھر کے بتوں سے دریافت کیا ہے۔

۱۔ کلیاتِ آریہ مسافر کے صفحہ ۱۶۹ پر ہندو بمعنی چور سیاہ اور حرام زادہ وغیرہ معنی نکالنے کی کوشش کی گئی ہے مگر یہاں لکھتے ہیں۔ کہ ہمارے "ہندو بھائی" اس کے معنے؟

کے بدھ بکرماجیت کے سمت سے ۴۲۱۴ برس پہلے ہوا تھا۔ اور ۸۰ برس زندہ رہ کر مر گیا۔ جس کو آجتک ۲۵۶۲ سال ہوتے ہیں۔ اور بیاس ۴۹۹۱ برس ہوئے ہیں۔ یعنی بدھ ۲۴۲۹ برس بیاس جی سے پیچھے ہوئے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ بیاس جی پورانوں کے مصنف نہیں ہیں۔

تردید۔ مہاشہ لیکھرام جی کے اعتراض کا مفہوم یہ ہے کہ بدھ بھگوان بیاس جی سے قریباً ۲۵۰۰ سال بعد ہوئے۔ اسی لئے پوران بیاس جی کے لکھے ہوئے نہیں ہو سکتے۔ مہاشہ جی کے اس اعتراض کو اگر ویدوں کی کسوٹی پر پرکھا جائے۔ تو مہاشہ جی ویدوں کے الہامی ہونے سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔

نمبر ۲

دیکھو منتر ۲۸ ضمیمہ

مذکورہ بالا ہر دو منتروں میں وامن بھگوان کا ذکر ہے۔ کہ اس نے سنسار کو ناپا اور تین پاؤں رکھے۔ اسی طرح

نمبر ۳

دیکھو شلوک ۲۹ ضمیمہ

یہ بس وامن بھگوان کا ذکر آتا ہے۔ کہ وامن سا کھشات وشنو تھے۔

نمبر ۴

دیکھو منتر ۳۰ ضمیمہ

سام وید میں رام اوتار کا ذکر ہے۔

نمبر ۵

دیکھو منتر ۳۱ ضمیمہ

رگ وید میں کرشن اوتار کا ذکر ہے۔

نمبر ۶

دیکھو منتر ۳۲ ضمیمہ

اتھرووید کانڈ ۱۲ انواک ۱ میں وراہ اوتار کا ذکر ہے۔ جس میں صاف لکھا ہے

نمبر ۲، ۳، ۴، ۵، ۶ میں وامن رام۔ کرشن اور وراہ اوتار کا ذکر ہے۔ حالانکہ ویدک دھرمی کہلوانے والے آریہ سماجی بھائی انکیو کے اوتار ہونے کو نہیں مانتے۔

کہ وراہ نے پرتھوی کا اودھار کیا۔

مذکورہ بالا حوالوں میں وامن۔ رام۔ کرشن اور وراہ کا ذکر وید میں موجود ہے۔ مہاشہ سکھیرام جی کی دلائل پر کیا اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلے گا۔ کہ وید بھگوان وامن۔ رام کرشن اور وراہ کے بعد بنے۔ جس سے وید انادی نہ رہیں گے۔ یہی نہیں۔ بلکہ اور لیجئے

دیکھو منتر ۳۳ ضمیمہ

اس منتر میں وشسرتھ کا ذکر ہے۔

دیکھو منتر ۳۴ ضمیمہ

رگ وید میں سیتا کا بیان کیا گیا ہے۔

دیکھو منتر ۳۵ ضمیمہ

رگ وید میں پھر دوسری جگہ سیتا کا ذکر آتا ہے۔ اس طرح رگ وید ۳-۳-۲۲-میں ذکر آتا ہے۔ کہ دشوامتر بھگوان رام کو لینے کے لئے آیا۔

دیکھو منتر ۳۶ ضمیمہ

راجہ پریکھشت کے راجیہ میں سب منش آنند کرتے تھے۔

اس طرح گوپتھ براہمن میں जनमेजयीहवे جنمیجے کا ذکر آتا ہے۔ اگر ۱۸ پوران محض اس وجہ سے بیاس جی کے بنائے ہوئے نہیں ہیں۔ کہ اس میں بدھ کا ذکر ہے۔ اور بیاس بدھ سے پہلے ہوا ہے۔ تو رگ وید بھی سیتا کے بعد بنا ہے۔ کیونکہ اس میں سیتا اور دشوامتر کا ذکر ہے۔ اس طرح اتھروید راجہ پریکھشت کے بعد بنا ہے۔ کیونکہ اس میں راجہ پریکھشت کا ذکر ہے اور گوپتھ براہمن جنمیجے کے بعد بنا ہے۔ کیونکہ اس میں جنمیجے کا ذکر ہے۔

اس طرح ہمارے مہاشہ جی کے وید بھی انادی نہیں رہیں گے جو اعتراض انہوں نے پرانوں پر کئے ہیں۔ وہی ویدوں پر ہو جائیں گے۔ اگر

آریہ سماجی بھائی یہ کہیں کہ دید الیشور کرت نہیں ۔ اور الیشور کے کلام میں مستقبل کا ذکر آ سکتا ہے ۔ تو ہم اس کے جواب میں کہیں گے ۔ کہ آریہ سماجی بھائی براہمن گرنتھوں کو الیشور کرت کہیں مانتے ۔ پھر گوپتھ براہمن میں جنمیجے اور دامن کا ذکر آنے سے یہ ثابت نہیں ہوتا ۔ کہ گوپتھ براہمن جنمیجے کے بعد بنا ہے؟

بہر حال جو اعتراض آریہ سماجی پورانوں پر کرتے ہیں ۔ ان کے وید بھی اُسی اعتراض سے نہیں بچ سکیں گے ۔ ہم کہہ سکتے ہیں ۔ کہ جو جواب آریہ سماجی بھائی دیں گے ۔ وہی جواب ہماری طرف سے سمجھ لیں ۔ لیکن ہم اس پر ہی اکتفا نہ کرتے ہوئے واضح کر دیتے ہیں ۔ کہ بیاس کرت پورانوں میں بعد کے مدھ کا ذکر کس طرح آ سکتا ہے ۔ یوگ درشن پاد ۳ سوتر ۱۶ میں آتا ہے ۔ کہ یوگی کو ماضی حال مستقبل تینوں زمانوں کے واقعات کا علم ہو جاتا ہے۔

بیاس جی مہاراج بھی یوگی تھے ۔ اس لئے انہیں تینوں زمانوں کا علم ہو سکتا ہے ۔ اور اسی لئے انہوں نے مستقبل کے حالات بھی لکھ دیئے ہیں۔

لے اس کے متعلق ہم ناظرین کو دور نہیں سوامی رام تیرتھ جی کا جیون چرتر پڑھنے کی سفارش کریں گے ۔ جنہیں ہوئے ابھی بہت تھوڑا عرصہ ہوا ہے ۔ سوامی جی سیالکوٹ امریکن مشن سکول میں پڑھایا کرتے تھے ۔ ایک دن جماعت کو ایک سوال بلیک بورڈ پر سمجھا رہے تھے ۔ کہ سمجھاتے سمجھاتے چپ چاپ کھڑے کے کھڑے رہے ۔ لڑکوں نے پوچھا ۔ ماسٹر جی! سوال مشکل ہے ۔ تو آپ نے جواب دیا ۔ کہ بھائی سوال تو مشکل نہیں ۔ مگر میں اس بیچارے لڑکے کی حالت دیکھ رہا ہوں ۔ جو اسٹیشن پر گاڑی کے نیچے آ کر مر گیا ہے ۔ لڑکوں نے اس وقت پرواہ نہ کی ۔ لیکن جب چھٹی کے بعد سکول کے باہر آئے ۔ تو ان کی حیرانگی کی حد نہ رہی ۔ جب یہ سنا کہ

اگر کوئی کہے۔ کہ پورانوں میں بدھ کا ذکر کرتے ہوئے زمانہ ماضی استعمال کیا گیا ہے
کہ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ پانینی ویاکرن پاد ۳۔ ۴۔ ۵ کے مطابق تینوں زمانہ
کے لئے استعمال میں آسکتے ہیں۔ اگر کہا جائے۔ کہ یہ سوتر تو وید صرف میں
آنے کے لئے ہے۔ تو اس کے جواب میں پانینی سوتر کی تشریح کرتے ہوئے مہا
بھاشیہ کار مہارشی پاتنجلی نے پہلے ہی فیصلہ دیدیا ہے۔ کہ "عالم" لوگ ویدوں
کے مطابق ہی الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

یہی تو عجب ہے۔ کہ پورانوں میں بھگوان بیاس جی مہاراج نے کلجگ کے آخر
میں ہونے والے کلکی اوتار کا بھی ذکر ہے۔

ہم سوال کرتے ہیں۔ کہ اگر پوران بیاس کرت محض اس وجہ سے نہیں۔ کہ اس
میں بعد کے ہونے والے بدھ بھگوان کا ذکر ہے۔ تو پرانوں کا کرتا کون ٹھہرائے گا
کیونکہ اس میں تو کلکی اوتار کا بھی ذکر ہے۔ جو کلجگ کے آخر میں ہونگے

دراصل حقیقت یہ ہے۔ کہ ہمارے آریہ سماجی بھائیوں کو گمراہ کر دیا گیا ہے
اور انہوں نے اب اپنے پوران اتہاس پر کبھی بھی شردھا سے نظر نہیں ڈالی یہی
وجہ ہے کہ انہیں بیاس جی مہاراج کی شخصیت سے واقفیت نہیں۔ چنانچہ جب کبھی
ہمارے بھائی مہابھارت سے پہلے یا پیچھے کے حالات مطالعہ کرتے ہوئے بیاس
جی کا نام پڑھ لیتے ہیں۔ تو ان کی حیرانگی کی حد نہیں رہتی۔ تعجب سے سوچتے

واقعی اسوقت سٹیشن پر ایک لڑکا گاڑی کے نیچے آکر مر گیا تھا۔

ہیں۔ کہ مہا بھارت سے ہزار سال پہلے بھی بیاس جی موجود ہیں۔ اور ایک ہزار سال بعد بھی موجود ہیں۔ چنانچہ جب وہ پڑھتے ہیں۔ کہ بیاس جی سوامی شنکر آچاریہ جی (جنہیں ہوئے ۲۲۰۰ سو سال کے قریب ہوئے ہیں) کو ملے تھے۔

تو تعجب سے کہتے ہیں۔ کہ ہزار سال پیشتر ہونے والے بیاس جی شنکر آچاریہ جی کو کیسے مل سکتے ہیں۔ ایسے وقت میں اپنے اتہاس اور سدھانتوں سے گمراہ ہوئے ہوئے آریہ سماجی بھائی غلطی میں پڑ جاتے ہیں۔ ہم ایسے بھائیوں کے لئے شتوتیا شتو بترا اپنشت کا۔ ۱۴ کے حوالے پر بتلاتے ہیں۔ سدھ لوگ بیاس وغیرہ بڑھاپے اور موت سے اوپر چلے جاتے ہیں۔ بیاس جی کے لئے بھی تو اس سے بھی زیادہ لکھا ہے۔ کہ

اشوتھاماں بلی۔ بیاس۔ ہنومان۔ بھبیکشن۔ کرپ۔ پرشورام یہ سات چرنجیوی ہیں تو وجہ ہے۔ کہ ان کے مرنے کا ذکر اتہاس میں کہیں نہیں ملتا۔ آپ اتہاس کے ورق ورق کو الٹ دیکھئے۔ آپ کو مذکورہ مہاتماؤں کے شریر چھوڑنے کا کہیں بھی حال نہیں ملے گا۔

اس لحاظ سے جب بیاس جی سدا زندہ ہیں۔ اگر بدھ کے بعد بھی پورانوں کو لکھ دیتے۔ تو اس میں کونسی بڑھائی ہے۔ اور اس سے کس طرح ثابت ہوتا ہے کہ پوران بیاس کرت نہیں ہیں۔

ثبوت نمبر ۲ مہاشہ لیکھرام۔ تمام مورخ اس بات کو قبول کرتے ہیں۔ کہ رامانج نکرماجیت بارہویں صدی میں ہوئے۔ لیکن ولشیو مت کی تردید لنگ پران میں موجود ہے۔ جس کے جسم پر تپا کر شنکھ چکر کے نشانات لگائے گئے ہیں۔ وہ زندہ مثل تمام دہرم کاموں سے خارج کر دینے کے لائق ہے۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ رامانج کے بعد اس کی تردید لنگ پران میں ہوئی۔ کیونکہ

یہ مانا ہوا اصول ہے ۔ کہ جو بات نہ ہو چکی ہو۔ اس کی تردید نہیں ہو سکتی ۔ اور لنگ پوران ۱۸ پورانوں میں شمار ہو چکا ہے ۔ اور چونکہ راما نج مگر ماجیت کی بارھویں صدی میں ہوئے ہیں ۔ یعنی آج تک ان کو گذرے ۸۴۷ برس ہوئے ۔ اور جیسا کہ اوپر ظاہر کیا ہوا ہے ۔ کہ بیاس کو ۴۹۹۱ برس ہوئے ہیں ۔ اس سے ثابت ہوا کہ بیاس جی راما نج سے ۴۱۴۳ برس پیچھے ہوئے ہیں ۔ اس سے لنگ پران کا مصنف بیاس جی نہیں ہو سکتے ۔

تردید :۔ مہاشہ لیکھرام جی تحریر فرماتے ہیں ۔ کہ چونکہ را مانج جی نے شنکھ چکر سے چکرانت کیا تھا ۔ اور اس وشنو مت کا کھنڈن لنگ پران میں ہے ۔ راما نج کو ہوئے ۸۴۷ برس ہوئے ہیں ۔ اس لئے لنگ پران ۸۴۷ برس کا بنا ہوا ہے ۔ بیاس جی اس مصنف نہیں ۔ مہاشہ لیکھرام جی نے لنگ پران کا جو شلوک دیا ہے اس کے ساتھ کوئی حوالہ نہیں بتایا ۔ ادھیائے اور شلوک وغیرہ کا ایسی صورت میں حوالہ نہ دینا ثابت کرتا ہے ۔ کہ شلوک لہذا فرضی اور من گھڑت ہے ۔ اور محض پورانوں کو بدنام کرنے کیلئے الٹ پلٹ شلوک بگھڑ دیا گیا ہے ۔ اس پر بھی اگر فرض کر لیا جائے کہ مہاشہ جی کا پیش کردہ شلوک لنگ پران میں موجود ہے ۔ تو بھی مہاشہ جی کے خیال کی تردید ہو سکتی ہے ۔

(۱) محمود غزنوی کے زمانے میں جو البیرونی عالم ہندوستان میں آیا تھا ۔ اور جسے آئے ۵۷۷ برس کے لگ بھگ ہوتے ہیں ۔ وہ "البیرونی کا بھارت حصہ دوم صفحہ ۳۵ ترجمہ مہاشہ سنت رام جی بی ۔ اے" میں پورانوں کی جو فہرست لکھتا ہے ۔ اس میں لنگ پوران کا نام موجود ہے ۔ جس سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ آج سے ۵۷۷ برس پیشتر لنگ پوران موجود تھا ۔ لہذا مہاشہ لیکھرام جی کا خیال کہ لنگ پوران ۸۴۷ برس کا بنا ہوا ہے ۔ بے بنیاد اور بالکل غلط ہے ۔

(۲) مہاشہ جی نے اس بات کا کوئی ثبوت نہیں دیا کہ ولشنو مت رامانج آچاریہ سے پہلے نہیں تھا۔ اور اسی نے ہی شنکھ چکر سے چکرانت کرنے کو جاری کیا تھا۔ ہم مہاشہ جی سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا یہ ممکن نہیں۔ کہ ولشنو مت کا پرچار کسی وجہ سے کم ہو گیا ہو۔ اور رامانج جی نے اسے دوبارہ جاری کیا ہو۔ آریہ سماجی دوست اپنی کتابوں پر آریہ سمت ....۱۹۷۲۹۴۹ لکھتے ہیں۔ ہم پوچھتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کی بنیاد رکھے۔ سوامی دیانند جی کو تو ابھی سو سال بھی نہیں ہوئے۔ تو پھر اتنا بڑا سمت کیسے ہو سکتا ہے۔ تو آریہ سماجی دوست جواب دیتے ہیں۔ کہ آریہ دھرم تو شروع سے ہے۔ سوامی دیانند نے تو اسے نہیں چلایا۔ انہوں نے تو صرف پنر جیوت کیا ہے۔ اسی بنا پر ہم کہتے ہیں۔ کہ شنکھ چکر سے چکرانت کرنے کی رسم کو رامانج جی نے نہیں چلایا۔ یہ تو شروع سے ہی تھی۔ کسی وجہ سے لوگ اس کو بھول گئے۔ رامانج جی نے اسے دوبارہ جاری کیا۔ اس حالت میں لنگ پوران میں اس کے کھنڈن کی موجودگی سے کیا آپتی آسکتی ہے۔ اور کس طرح ثابت ہو سکتا ہے۔ کہ پوران بیاس کرت نہیں ہیں۔

(۳) ہم پہلے ثبوت کی تردید میں لکھ چکے ہیں۔ کہ بیاس جی مہاراج پورن یوگی تھے وہ ماضی حال مستقبل تینوں زمانہ کے جاننے والے تھے۔ کیونکہ یوگی کو ایسی طاقتیں حاصل ہو جاتی ہیں اس لئے انہوں نے مستقبل میں ہونے والے حالات کو دیکھ کر ان کا کھنڈن پہلے ہی کر دیا۔

(۴) اگر یہ بات لنگ پران میں رامانج کے بعد بھی لکھی ہوئی مان لی جائے۔ تو کوئی آپتی نہیں آتی۔ بیاس جی چر نجیو ہیں۔ آریہ سماج تمام تواریخ کے ورق گردانی کر لیں۔ وہ یہ ثابت نہیں کر سکیں گے۔ کہ بیاس جی کی فلاں جگہ اور فلاں وقت میں موت ہوئی۔ جب بیاس جی کو امر مانا جاتا ہے۔ تو ان کے رامانج

جی سے بعد میں بھی یہ ثابت نہیں ہو سکتا۔ کہ پوران بیاس کرت نہیں ہیں۔ شبھا جی نے جو
حوالہ نکل کیا ہے۔ وہ پرانوں کے مضمون سے تعلق نہیں رکھتا۔ کیونکہ پورانوں کے لکشن
سرگ۔ پرتی سرگ۔ ونش۔ منوانتر اور ونش چرتر سناتن دھرمیوں کا عقیدہ ہے،
سمپر وائی وچار ایک وحشی ہوتے ہیں۔ اس سے یہ بھی ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ مہاشہ
جی کا پیش کردہ شلوک کسی نے بعد میں لنگ پوران میں ملا دیا ہوگا۔

ثبوت نمبر ۳۔ (مہاشہ لیکھرام جی) کتاب بنام تُوزک جہانگیری میں جہانگیر لکھتا ہے۔ کہ
میرے باپ کے زمانے میں امریکہ سے ایک پادری آلو۔ گوبھی۔ تمباکو یہ تین چیزیں
لایا تھا۔ تمام مورخ اسبات پر متفق الرائے ہیں۔ کیا برہمانڈ پران میں لکھا ہے۔ کہ
"اُس کلجگ میں جو تمباکو پیتا ہے۔ تو وہ نرک کو جاتا ہے"۔ اور پدم پران میں لکھا
ہے۔ کہ جو شخص تمباکو پینے والے براہمن کو دان دیتا ہے۔ وہ خیرات کنندہ نرک کو جاتا ہے
اور براہمن دگر ایسہ سوکر گاؤں کے سوئر کا جنم لیتا ہے۔ ہندوؤں کے کسی دھرم پستک میں
تمباکو کا نشید نہیں ہے۔ تمباکو امریکہ کی زبان کا لفظ ہے۔ اور سوائے اس کے بابا نانک
جیسے مہاپرش کی ساتویں بادشاہی تک کسی نے تمباکو پینے کا کھنڈن نہیں کیا۔ کیونکہ اس زمانہ

لے ممکن ہے۔ کہ آریہ سماجی دوست ہمارے اس فقرے کو لیکر چلا اٹھیں۔ کہ سناتن دھرمی
آریہ سماج کے نقشِ قدم پر چل رہا ہے۔ ہم مدت سے کہتے تھے۔ کہ پورانوں میں بہت کچھ
ملاوٹ ہے۔ لیکن سناتن دھرمی نہیں مانتے تھے۔ ہم ان کے جواب میں کہیں گے۔ کہ پیارو!
کیوں دنیا کی آنکھوں میں دھول ڈال رہے ہو۔ سناتن دھرمی جس بات کو آج سے
ہزار دس ہزار سال پیشتر مانتا تھا۔ اس سے ہی آج مانتا ہے۔ سناتن دھرمی نہ تو
آریہ سماج کی طرح ہر سال اپنے عقیدے تبدیل کرتے رہتے ہیں۔ اور نہ ہی ان کے دھرم
گرنتھ ہر سال تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ سناتن دھرمی مانتے ہیں۔ کہ پرانوں میں

میں موجود نہیں تھا۔ جب جہانگیر بادشاہ کے زمانے میں آیا۔ اور اسکا رواج ہوا۔ تو اورنگ زیب بادشاہ کے زمانے میں دسویں بادشاہی کے وقت اسکا نشید کیا گیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ برہمانڈ اور پدم پوران دونو جہانگیر کے والد کے زمانے سے پیچھے بنائے گئے۔ اور اکبر بادشاہ کا زمانہ بکرماجیت کے سمت ۱۶۱۳ سے ۱۶۶۲ سمت تک ہوا تھا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ برہمانڈ اور پدم پوران بیاس جی کے بنائے ہوئے نہیں ہیں۔ کیونکہ بیاس جی کو ہوئے ۴۹۹۱ برس گذر چکے ہیں۔ ان پورانوں کو تصنیف ہوئے (۱۹۴۸ - ۱۶۶۲) ۲۸۶ برس ہوئے ہیں۔

پرکشپٹ شلوک ہیں۔ لیکن وہ آپ کی طرح یہ نہیں کہتے۔ کہ اب وام مارگیوں نے لکھ دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ مختلف بھگتوں نے اپنے اپنے عقیدہ کے موافق پورانوں میں بطور نوٹ کے کچھ شلوک لکھے اور وہ بعد میں چھپ گئے۔ چنانچہ پوران خود ایسے شلوکوں کی نسبت بتاتے ہیں۔ کہ یہ شلوک پرکشپٹ ہیں۔ پر ان کے متعلق پورانوں سے یہ بات معلوم ہو جاتی ہے۔ کہ ہر ایک پوران میں کتنے اور کون کون سے شلوک بیاس جی کے ہیں۔ اور کتنے اور کون کون سے مختلف بھگت جنوں کے ملائے ہوئے ہیں۔ سناتن دھرمی پرکشپٹ شلوکوں کو بیاس کرت نہیں مانتے۔ لیکن وہ ان شلوکوں کو بھی مانیہ اور قابل تعظیم سمجھتے ہیں۔ کیونکہ وہ مختلف بھگت جنوں نے بطور فٹ نوٹ بااپنی رائے اور اپنے خیال کے لکھے ہیں۔ سناتن دھرمیوں کے نزدیک پران محض اس وجہ سے نہ قابل تسلیم نہیں ہیں۔ کہ ان میں پرکشپٹ شلوک ہیں۔ آپ بھی تو منوسمرتی اور رامائن میں پرکشپٹ شلوک مانتے ہیں۔ چنانچہ کلیات آریہ مسافر کے صفحہ ۲۵ پر مہاشہ لیکھرام جی نے ۵۸۲ پرکشپٹ شلوک رامائن کے ۶ کانڈوں میں مانے ہیں۔ اور اسی پر بھی آپ کے نزدیک رامائن اور منوسمرتی

تردید - مہاشہ لیکھرام جی نے اس ثبوت میں بھی برہمانڈ پوران اور پدم پوران کے نام پر جو شلوک نقل کئے ہیں ان کا کوئی حوالہ نہیں دیا - اس سے کیسے مان لیا جائے - کہ جو پرمان دیا گیا ہے - وہ صحیح ہے - لیکن پھر بھی ہم فرض کر لیتے ہیں - کہ پرمان صحیح دیا گیا ہے -

(۱) مہاشہ لیکھرام جی کے خیال میں برہمانڈ پوران اور پدم پوران کو بنے ۲۸۶ برس ہوئے ہیں - لیکن مہاشہ جی خود ہی کلیاتِ آریہ مسافر کے صفحہ ۲۹ پر لکھتے ہیں

مستند ہے - یعنیہ پورانوں میں مختلف بھگت جنوں نے بعد میں شلوک ملائے ہیں لیکن اس پر بھی پوران مستند اور مانیہ ہیں -

آپ پورانوں کا مطالعہ کریں - پرکشپت شلوک خود بخود کہیں گے - کہ ہم بیاس جی کے بنائے ہوئے نہیں ہیں - بعد میں ملائے گئے ہیں - کلیاتِ آریہ مسافر کے مصنف مہاشہ لیکھرام جی ہیں - لیکن اس میں مہاشہ منشی رام جی کا ایک مضمون بھی پہلے چند صفحوں پر چھپا ہے - اس پر یہ چلا اٹھنا کہ کلیاتِ آریہ مسافر کے مصنف مہاشہ لیکھرام جی نہیں ہیں - کیسی حماقت اور جہالت ہے - اور اگر آپ پرکشپت شلوکوں کو بھگت جنوں کے نہ مانیں - بلکہ یہی رٹ لگاتے جائیں - کہ وام مارگیوں نے ایسا لکھ دیا ہے - تو ہم آپ سے پوچھتے ہیں - کہ جو وام مارگی ۱۸ پورانوں - منوسمرتی اور اسکے علاوہ دیگر تمام سمرتیوں رامائن اور مہابھارت میں اپنی غرض حاصل کرنے کیلئے ملاوٹ کر سکتے تھے - کیا ان کے پاس اتنی طاقت نہیں تھی - کہ وہ ویدوں میں بھی ملاوٹ کر دیں - پیارو! ملاوٹ کے خبط میں کیوں حقیقت سے کوسوں دور جا رہے ہو - یاد رکھو - کہ جن باتوں کو اپنے خیال کے مطابق نہ ہونے سے آپ ملاوٹ بتا رہے ہیں - اگر وہی باتیں ویدوں میں سے بھی نکل آئیں - تو آپ کو ویدوں سے بھی انکار

کہ "پرتھوی راج راسا" کے پنجابی مصنف وید راج کوی چند بردائی نے جو ۱۱۹۳ء میں ہوا ہے۔ یہی ۸ اپورانوں کا نام لکھتا ہے۔ بابا نانک نے بھی ۸ اپورانوں کا ذکر کیا ہے۔ جو سمت ۳۸۴ میں بعہد بابر بادشاہ کے گذرے ہیں سب سے پہلے مؤرخ ابوریحان یعنی البیرونی نے جو محمود کے وقت ۱۱۰۰ سمت میں آریہ ورت میں آیا۔ اس نے اپنی کتاب میں ۸ اپورانوں کا ذکر کیا ہے۔ مہاشہ لیکھرام جی ایک طرف تو ثابت کرتے ہیں۔ کہ برہمانڈ اور پدم پوران کو بنے ۲۸۶ برس گذرے اور دوسری طرف تواریخی دلائل پر ثابت کرتے ہیں کہ ۸ اپوران آج سے سوا سات سو برس اور ۴۵۰ برس اور ۴۲۵ برس پیشتر ہندوستان میں تھے۔ البیرونی اور چند بردائی کے نہ صرف ۸ اپورانوں کی تعداد بلکہ ان کے نام بھی لکھتے ہیں۔ جن میں پدم پوران اور برہمانڈ پوران بھی شامل ہیں۔ سوامی شنکر آچاریہ کو ہوئے آریہ سماج کے نقطۂ نگاہ میں ۲۲۰۰ سال سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے۔ وہ وشنو سہسر نام کے

کرنا پڑیگا۔ مثال کے طور پر آپ کہا کرتے تھے۔ کہ رام کرشن اور وراہ وغیرہ ایشور کے اوتار نہیں تھے۔ اوتار ہو ہی نہیں سکتا۔ کسی نے خاص اغراض کو حاصل کرنے کے لئے ایسی باتیں پورانوں وغیرہ میں لکھ دی ہیں۔ لیکن جب ہم نے مہاشہ لیکھرام کے ثبوت نمبر ۱ کی تردید میں وید منتروں سے رام۔ کرشن۔ وراہ۔ وامن اوتار کو ثابت کر دیا ہے۔ اور وید منتروں میں رام۔ کرشن وغیرہ نام دکھلا دیئے ہیں۔ تو اس سے آپ کو یہ کہہ کر ویدوں سے بھی ہاتھ اٹھانا پڑیگا۔ کہ ان میں بھی ملاوٹ ہو چکی ہے۔

پیارو! کیوں حقیقت سے کوسوں دور جا رہے ہو۔ یاد رکھو کہ وید شاستر اور پران آپ کے خیال اور عقل کے غلام نہیں۔ کہ وہ آپ کے خیال کے پیچھے پیچھے جائیں۔ بلکہ آپ کا خیال اور آپ کی عقل وید شاستر اور پرانوں کی غلام ہو کر ان کے پیچھے پیچھے چلنی چاہیئے۔

بھاشیہ میں برہم پوران اور پدم پوران کے شلوک نقل کرتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہی
کہ برہم پوران اور پدم پوران آج سے ۲۲۰۰ سال پیشتر موجود تھا:
ایک طرف مہاشہ لیکھرام جی کا یہ خیال کہ پدم پوران وغیرہ کو بنے ۲۸۶ برس ہوئے
اور دوسری طرف تواریخی دلائل کی بنا پر کہ پدم پوران وغیرہ آج سے ۲۲۰۰ سال پیشتر
بھی موجود تھے کس کو صحیح تسلیم کریں۔ اس کا فیصلہ ناظرین پر چھوڑتے ہیں:
(۲) مہاشہ لیکھرام جی کے پیش کردہ شلوکوں میں لفظ تمال (तमाल)
اور دھومرپان (धूम्रपान) آیا ہے۔ جس کے معنی آپ نے تمباکو کیا۔
حالانکہ کسی ڈکشنری سے تمال اور دھومرپان کے معنی تمباکو ثابت نہیں ہوتے۔ تمال
آبنوس کا نام ہے۔ اور اس کے اندر سے جو تاڑی نکلتی ہے اسے کھایا جاتا تھا۔ چونکہ
وہ تاڑی شراب کی طرح نشہ آور ہوتی ہے۔ اس لئے اسکا کھانا منع کیا گیا ہے۔ نیز
(तमालं भक्षितं येन०) کے معنی "تمباکو پیا" ہے۔ حالانکہ
(भक्षितं) بھکشتم بھی پیا نہیں بلکہ کھانا ہو سکتا ہے۔ جب تمال اور دھومرپان
کے معنی تمباکو اور بھکشتم بھی پیا نہیں ہو سکتے۔ تو صاف ثابت ہوتا کہ آپ نے
"تمباکو پیا" معنی کھینچا تانی سے کیا ہے۔ اس حالت میں آپ کے ثبوت کو کیا
وقعت دیں: پورانوں میں دھومرپان اور تمال کھانے کا کھنڈن ہے۔ نہ کہ
تمباکو پینے کا۔ لیکن:-
(۳) اگر مہاشہ لیکھرام جی کے کئے ہوئے ترجمہ کو ہی صحیح مان لیں۔ تو اس سے
بھی پورانوں پر کوئی آنچ نہیں آتی۔ پوران صرف ہندوستان کے لئے ہی مخصوص
نہیں ہیں۔ جس طرح ویدوں کی تعلیم منوسمرتی کے احکامات صرف بھارت درشی کے
لئے ہی نہیں بلکہ تمام دنیا کے لئے ہیں۔ یعنہ پوران ہندوستان کے لئے ہی مخصوص
نہیں ہیں۔ بلکہ تمام دنیا کے لئے ہیں۔ اس لئے اگر "تمباکو پینے" کا کھنڈن ہے

تو اس لیے کہ بھارت سے باہر دوسرے دیشوں میں تمباکو پیا جاتا تھا ؛

(۴) یہ بھی تو ثابت نہیں کیا کہ امریکہ سے تمباکو وغیرہ آنے سے پیشتر ہندوستان میں تمباکو وغیرہ نہیں تھا۔ ممکن نہیں بلکہ اغلب ہے کہ امریکہ سے نئی قسم کا تمباکو گوبھی اور آلو آیا ہو۔ جن کا ذکر توزکِ جہانگیری میں ہے۔ اس سے پیشتر بھی ہندوستان میں تمباکو گوبھی او۔ آلو پائے جاتے تھے ؛

جس طرح کہ مہابھارت میں لفظ "یون" استعمال ہوا ہوا ہے۔ لیکن آجکل "یون" بمعنی "مسلمان" لیا جاتا ہے۔ اور مسلمان ۱۳۰۰ سال پیشتر نہیں تھے۔ کیا اس سے یہ مراد ہے کہ مہابھارت مسلمانوں کے پیدا ہونے کے بعد بنا ؛

نہیں۔ بلکہ اس سے یہ مراد ہے کہ مہابھارت میں جو لفظ "یون" استعمال ہوا ہے اس لفظ یون سے اور مراد ہے۔ مگر آجکل "یون" سے مسلمان مراد لی جاتی ہے ؛

اسی طرح سے امریکہ سے اور قسم کا تمباکو آیا ہوگا۔ لیکن ہندوستان میں اس سے پہلے تمباکو کی طرح کھانے والی اور اس کا دھواں پینے والی کوئی اور چیز تھی جس کا نام تمال اور دھومرپان تھا ؛

(۵) اگر پورانوں میں آئے ہوئے تمال اور دھومرپان سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ پوران امریکہ سے آئے ہوئے تمباکو کے بعد (اکبر کے زمانہ میں) لکھے گئے۔ تو کیا سشرت بھی اکبر کے بعد لکھے گئے۔ کیونکہ اس میں بھی تمال اور دھومرپان کے متعلق لکھا ہے ؛

(٦) اگر اکبر کے زمانہ میں امریکہ سے آئے ہوئے تمباکو کا لشیدہ ھی پورانوں میں مانا جائے تو اس سے بھی یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ پوران بیاس کرت نہیں۔ کیونکہ بیاس جی مہاراج عالم الغیب تھے۔ جیسا کہ ہم اس سے پہلے عرض کر چکے ہیں ؛

ثبوت نمبر چہارم بھاشہ بیکھرام۔ سوامی شنکر آچاریہ راجا بانج سے پہلے ہو چکے

تھے - کیونکہ رامانج نے شنکر بھاشیہ کا کھنڈن کیا ہے - تمام میں یہ بات ظاہر ہے کہ شنکر آچاریہ ساری دنیا کو مایا اور اپنے آپ کو برہم کہتے تھے - اور سارے ہندو لوگ شنکر آچاریہ کو مہا دیو کا اوتار مانتے ہیں - اور اس کا ہونا بلاشک بودھ سے پہلے نہیں ہو سکتا - کیونکہ انہوں نے بودھ کا کھنڈن کیا ہے - اب پدم پوران میں پاربتی جی کے جواب میں مہا دیو جی کہتے ہیں :-

"ہے دیوی کلجگ میں میں نے براہمن کا روپ دھارن کر کے ویدانت کا شاستر گپت (جو چھپا ہوا بودھ مت ہے) رچا ہے - سو پدم پوران بودھ شنکر اور رامانج سے پیچھے بنا ہے - ویاس دیو کا بنایا ہوا نہیں ہو سکتا"

تردید :- مہاشہ جی لکھتے ہیں - کہ مایا واد شنکر آچاریہ نے چلایا - حالانکہ یہ قطعی غلط ہے - مایا واد شنکر نے نہیں چلایا - پراچین شرتی سمرتی کے سینکڑوں ثبوتوں سے (دنیا کا متھیا ہونا) مایا واد نام انادی کال سے ثابت ہوتا ہے - ہاں بھگوان شنکر نے اس کو بہتر جیوت کیا - جیسا کہ آپ کے ثبوت نمبر ۲ کی تردید میں رامانج جی کے متعلق لکھ چکے ہیں - اور اگر اسے پراچین بھی نہ مانا جائے - یہی مانا جائے کہ شنکر آچاریہ نے ہی چلایا تھا - تو بیاس جی عالم الغیب ہونے کی وجہ سے مستقبل کے متعلق سب کچھ جان سکتے تھے - باقی رہا یہ سوال کہ "مایا واد" کی نندا پدم پوران میں ہے - سو اس کے متعلق آپ نے کوئی حوالہ نہیں دیا - جس سے یہ یقین کیا جا سکے کہ شلوک ہذا پدم پوران میں ہے بھی یا نہیں :

جب یہ شلوک ہی شرتی سمرتی پوران تینوں کے اٹل سدھانت کے خلاف ہے اور یہ مضمون بھی پورانوں کے مضمون سے تعلق نہیں رکھتا - تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ شلوک پرکشیپت ہے - لہذا اس ثبوت کی بناء پر یہ ماننا کہ پوران بیاس کرت نہیں غلط ہے - ثبوت ہذا بہت کچھ ثبوت نمبر ۲ سے ملتا ہے - لہذا اس کی تردید ثبوت

نمبر ۲ کی تردید میں مکمل طور پر ہو چکی ہے ؛
(ثبوت نمبر پنجم مہاشہ لیکھرام جی) جگناتھ کا مندر سمت ۱۲۳۱ بکرمی میں راجہ اڑیسہ اننگ بھیم دیو نے بنایا تھا۔ اس سے پہلے نہیں تھا۔ اس سے سب مورخوں کی رائے متفق ہے۔ اور مندر میں بھی سمت لکھا ہوا ہے۔ لیکن مندر کا مہاتم اسکندھ پوران میں لکھا ہے۔ اس لئے اسکندھ پوران سمت ۱۲۳۱ سے پیچھے بنا۔ اور ویاس دیو کا کبھی نہیں ہو سکتا ؛

تردید۔ مہاشہ لیکھرام جی کے اس ثبوت کے مطابق اسکندھ پوران کو بنے (۱۲۳۱ - ۱۹۸۳) ۷۵۲ سال ہوتے ہیں۔ لیکن مہاشہ جی اس سے پہلے صفحہ ۲۹ پر لکھتے ہیں کہ "البرنی سنہ ۱۰۰۰ء میں ہندوستان میں آیا"۔ البرنی پورانوں کی جو فہرست لکھتا ہے۔ اس میں اسکندھ پوران کا نام موجود ہے۔ اس حساب سے معلوم ہوتا ہے کہ آج سے (۱۰۰۰ - ۱۹۲۶) ۹۲۶ سال پیشتر اسکندھ پوران موجود تھا۔ اس لحاظ سے مہاشہ جی کا یہ خیال کہ اسکندھ پوران ۷۵۲ سال کا بنا ہوا ہے۔ غلط ثابت ہوتا ہے ؛

(۲) اب رہا یہ سوال کہ اسکندھ پوران میں بعد کے بنے ہوئے جگن ناتھ کے مندر کا مہاتم نہیں ہو سکتا؟ یگیہ کرنے کا مہاتم وید میں موجود ہے۔ کیا مہاشہ جی اس سے یہ نتیجہ نکالیں گے کہ وید بعد میں بنے اور یگیہ پہلے کئے گئے۔ اگر ایسا مانا گیا تو وید انادی نہ رہیں گے ؛

جس طرح وید میں یگیہ کا مہاتم اس غرض سے ہے کہ وید کو پڑھ کر راجہ مہاراجہ یگیہ کریں۔ اسی طرح اسکندپوران میں مندر کا مہاتم اس لئے ہے کہ اس مہاتم کو دیکھ کر لوگ مندر بنوائیں ؛

اگر یہ کہا جائے کہ "عام طور پر (بہ ہیئت مجموعی) یگیہ کا مہاتم یگیہ کرنے سے پہلے

ہوسکتا ہے۔ لیکن جگن ناتھ جی کے خاص مندر کا مہاتم مندر بننے سے پہلے پُران میں نہیں ہوسکتا" اس کے جواب میں ہم کہیں گے۔ کہ جگن ناتھ سے آپ خاص مندر کیوں مراد لیتے ہیں۔ کیونکہ جگن یا جگت بمعنی دُنیا اور ناتھ بمعنی مالک پرماتما کا جو بھی مندر بنایا جائے۔ وہی جگن ناتھ کا مندر ہوگا۔ لہٰذا "جگناتھ" نام بھی جنرل نام ہوگیا۔ اسی جنرل مندر کا مہاتم اسکندھ پوران میں ہے۔ آپ اسکندھ پوران میں دیئے ہوئے "جگن ناتھ کے مندر" شبد سے خاص جگناتھ پوری کا مندر کس بنا پر مراد لیتے ہیں۔ جنرل مندر کیوں مراد نہیں لیتے؟

(۳) دنیا جانتی ہے اور تاریخ اس بات کی شہادت دیتی ہے کہ سوامی شنکر آچاریہ جی نے بھارت ورش کی چاروں حدوں پر چار مٹھ (دھام) بنائے تھے ان میں سے ایک جگناتھ پوری کا مندر بھی تھا۔ چونکہ سوامی شنکر آچاریہ جی سے پہلے بودھوں اور جینیوں کے زمانہ میں بہت سے ہندو مندر گرا دیئے گئے تھے۔ جن کا دوبارہ نرمان کیا گیا تھا۔ ممکن ہے کہ جگن ناتھ کے پُرانے مندر کو بھی جینیوں نے گرا دیا ہو۔ اور سوامی شنکر آچاریہ جی نے دوبارہ بنوایا ہو۔ اس کے بعد سمت ۱۲۳۱ میں راجہ اڑیسہ اننگ بھیم دیو نے اس مندر کی مرمت کی تھی۔ نہ کہ بنایا تھا۔ "مرمت کرنے والے" کو بھی بعض اوقات عوام "بنانے والا" ہی کہہ دیتے ہیں۔ اس حالت میں مہاشہ لیکھرام جی کا یہ کہنا کہ راجہ اڑیسہ اننگ بھیم دیو نے جگن ناتھ کا مندر بنوایا تھا۔ سر تا پا غلط اور بے بنیاد ہے؟

(۴) جگن ناتھ جی کے مندر کا ذکر رگ وید کے پری سشٹ میں آتا ہے۔ اس کے متعلق کیا کہوگے؟ ان حالات کی موجودگی میں یہ کس طرح ثابت ہوسکتا ہے کہ پوران بیاس کرت نہیں ہیں؟

(ثبوت نمبر ششتم مہاشہ لیکھرام جی) سارے عالموں کی اس بارہ میں بھی

ایک ہی رائے ہے۔ کہ اٹھارہ پوران مہابھارت سے پیچھے بنائے گئے۔ اور پورانوں میں مہابھارت کا ذکر آتا ہے۔ مگر مہابھارت میں پورانوں کا ذکر نہیں ہے۔ اور سب جانتے ہیں کہ شک دیوجی نے راجہ پریکشت کو بھاگوت سنایا تھا۔ تاریخ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کورو اور پانڈو کے یدھ سے پیچھے مہاراجہ یدھشٹر تخت نشین ہوئے تھے۔ انہوں نے ۳۶ سال ۸ مہینے اور ۲۵ دن راج کیا۔ ان کے مرنے کے بعد راجہ پریکشت نے ۶۰ برس راج بھاگوت میں لکھا گیا تھا راجہ پریکشت کے راج کے خاتمہ پر یعنی مہابھارت کے ۸۶ برس کے بعد شکدیوجی نے ان کو بھاگوت سنایا۔ مگر مہابھارت کے شانت پرب کے ادھیائے ۳۳۲ و ۳۳۳ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب لڑائی ختم ہوئی۔ اور بھیشم جی کے انت سمے پر یدھشٹر ان سے اپدیش سننے گئے۔ تب انہوں نے شکدیوجی کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ بہت زمانہ ہوا کہ وہ مر گئے ہیں۔ ان کے مرنے پر دیاس جی کا غمناک ہونا بھی لکھا ہے۔ یدھشٹر اس طرح پوچھتے ہیں کہ انہوں نے دیکھا ہی نہیں تھا۔ اور اسوقت راجہ پریکشت حمل میں تھے۔ جب پریکشت کے حمل سے پہلے ہی شکدیوجی مر گئے تھے۔ تو ان کا ۹۶ برس پیچھے بھاگوت سنانا ناممکن امر ہے۔ اور یہ سچ ہے۔ جیسا کہ دیوی بھاگوت کے مترجم نے لکھا۔ کہ اصل بھاگوت بوپ دیو نے بنائی ہے۔ اور جب بھاگوت شکدیوجی نے سنائی نہیں اور راجہ پریکشت نے سنی نہیں۔ جن سے دیاس دیو بہت پہلے گذر چکے ہیں۔ تو ثابت ہوا کہ دیاس دیو نے ان کو نہیں بنایا۔

تردید:۔ مہاشہ لیکھرام جی کے اس ثبوت یا اعتراض کے دو حصے ہیں۔ پہلے حصہ میں آپ فرماتے ہیں کہ "سارے عالموں کی اس بارہ میں بھی ایک رائے ہے کہ اٹھارہ پوران مہابھارت سے پیچھے بنائے گئے"۔

ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ سارے عالم کون کون سے ہیں۔ جن سب کی یہی ایک رائے ہے۔ ذرا ان کے نام تو بتائے ہوتے۔ لیکن ہاں ان عالموں کی تعداد

عبدالغفور (دھرمپال)، مہاشہ چیت رام (چیلو عیسائی) اور ایک آدھ اور سے ختم ہو جاتی ہے۔ اس لئے آپ ان کے نام اور گنتی کس طرح بتاتے ؟

آپ فرماتے ہیں کہ اٹھارہ پوران مہابھارت سے بعد بنے۔ اور اپنے اس دعوے کی تائید میں یہ دلیل دیتے ہیں کہ "پوران میں مہابھارت کا ذکر ہے۔ اور مہابھارت میں پورانوں کا ذکر نہیں"۔ اگر مہاشہ جی کی اس دلیل کو مان لیا جائے۔ تو سوامی دیانند جی کا سدھانت گر جاتا ہے۔ کیونکہ سوامی جی مہاراج فرماتے ہیں کہ "منتر بھاگ وید پہلے بنا اور برہمن گرنتھ پیچھے رشیوں نے بنائے"۔

(شلوک ۲۳ دیکھو ضمیمہ)

اتھروید ۱۵-۶-۱۱- اور اسی طرح اور بہت سے وید منتروں میں (جن میں سے چند ایک پیچھے دئے گئے ہیں) اتہاس پورانوں کا ذکر آتا ہے۔ اور آریہ سماجی برہمن گرنتھوں کو اتہاس پوران کہتے ہیں۔ اب مہاشہ جی کی ہی دلیل سے یہ نتیجہ نکلے گا کہ وید سے پہلے برہمن گرنتھ بن چکے تھے۔ تب ہی تو ویدوں میں برہمن گرنتھوں کا ذکر آسکتا ہے ؛

وید میں عالم الغیب ایشور کا کلام ہونے کی وجہ سے مستقبل کے حال اور برہمن گرنتھوں کا ذکر آسکتا ہے۔ تو پورانوں میں بھی مستقبل کی مہابھارت کا ذکر آسکتا ہے۔ کیونکہ اس کے بنانے والے بھی یوگی (عالم الغیب) بیاس جی مہاراج ہیں۔ اور اگر اس طرح بھی نہ مانیں۔ تو اسکا جواب کیا دینگے کہ پورانوں میں کل یگ کے اخیر میں ہونے والے کلکی اوتار کا ذکر آتا ہے۔ اگر کلکی اوتار کا ذکر بھگوان دیاس جی جان سکتے ہیں تو مہابھارت کا حال کیوں (نہیں) جان سکتے ہیں ؛

مہاشہ جی مہاراج نے اتنا تو لکھدیا کہ "تمام عالموں کی رائے ہے"۔ یہ الگ سوال ہے کہ آپ نے ان کا نام وغیرہ نہیں بتایا۔ مگر مہابھارت :-

(شلوک ۲۳ دیکھو ضمیمہ)

"اٹھارہ پوران بنانے کے بعد بیاس جی نے مہابھارت کو لکھا" اس پران کی موجودگی میں آپ کی کون سنتا ہے۔ کہ مہابھارت کے بعد پوران بنائے۔ کیوں جی! آپ تو فرماتے تھے کہ مہابھارت میں پورانوں کا ذکر نہیں۔ یہ کہاں سے آگیا۔ اس کے علاوہ "شرادھ میں پوران سننے چاہئیں" مہابھارت میں کون لکھ گیا ہے۔ لیکن ہاں آپ کے پاس ایک نسخہ ہے۔ جس سے آپ جان چھوڑا یا کرتے ہیں۔ "کہ یہ بعد میں کسی نے ملا دیا ہے" یہاں بھی کہدیجئے! کون روکنے والا ہے۔ لیکن یاد رکھئے اگر یہ خبط زیادہ ہوگیا تو ویدوں میں بھی ملاوٹ ماننی پڑیگی ؛

ہم ایک منٹ کے لئے مہاشہ جی اور ان کے ودوانوں کی رائے کو مان لیتے ہیں۔ کہ پوران مہابھارت کے بعد بنے۔ لیکن کیا اس سے یہ ثابت ہو جائیگا کہ پوران بیاس کرت نہیں ہیں۔ کیا بیاس جی مہاراج مہابھارت لکھنے کے بعد پوران نہیں لکھ سکتے تھے۔ اگر بنا سکتے تھے تو اس پر اعتراض کرنا فضول ہے۔ ثابت تو یہ کرنا ہے کہ پوران بیاس کرت نہیں ہیں مگر ثابت کیا کر رہے ہیں؟ قربان جائیں جناب کی عقل پر ہ

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی ؛ پاپوش کو لگائی کرن آفتاب کی

اس اعتراض کے دوسرے حصہ میں تو آپ نے غضب ہی کر دیا۔ سچ ہے۔ تعصب کی وجہ سے انسان اندھا ہی تو ہو جاتا ہے۔ کچھ نیک و بد نہیں سوجھتا۔ یدھشٹر اور شکدیو جی کے متعلق جناب "مرگئے" کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ اس کا نام ہی پتری مان ہے اسے ہی بزرگوں کی عزت کہتے ہیں۔ بیاس جی نے مہابھارت کے سورگ آرودھن پرب میں صاف لکھا ہے۔ کہ "راجہ یدھشٹر کی موت نہیں ہوئی۔ اور دھرم کے اوتار راجہ یدھشٹر جی اس انسانی جسم سے سورگ لوک کو گئے" ویاس جی کے مقابلہ پر ہمارے مہاشہ جی لکھتے ہیں کہ "مرگئے"۔

ممکن ہے کہ ہمارے آریہ سماجی بھائی اس بات پر ایمان نہ لائیں اور اُلٹا مذاق اُڑا کر کہیں کہ "انسانی جسم بھی سورگ لوک میں جاسکتا ہے۔ دیکھو مہابھارت کا گھوڑا پورانوں میں اس سے بڑھ کر گھوڑے ہانکے گئے ہیں! اجی! یہ تو مہابھارت میں کسی نے بعد میں ملا دیا۔ ورنہ ایسا کبھی ہو سکتا ہے۔ یہ ناممکن امر ہے۔ قانون قدرت کے خلاف ہے ہماری (تنگ) سمجھ میں نہیں آسکتا"۔

ہم اپنے ان مہاشہ بھائیوں کی زبان بند کرنے کے لئے سوامی دیانند جی کا ہی پرمان پیش کرتے ہیں۔ "یوگی لوگ سورج سورج آدی لوکوں میں چڑھ جاتے ہیں۔ وایو سے مل جاتے ہیں۔ کئی سر اور کئی نیتروں والے ہو جاتے ہیں"۔ سوامی دیانند جی کا یجروید ۱۷-۱۸ ۷۔

آریہ سماج کا ہی اور پرمان لیجئے!

"جو اچھے پنڈت یوگی جن یوگ ابھیاس کے پورن نیم کرتے ہوؤں کے سمان آتینت سکھ کی خواہش کرتے ہیں۔ وہ آکاش اور پرتھوی کو چڑھ جاتے ہیں۔ اردھات لوکانتروں میں اچھیا پوربک چڑھ جاتے ہیں۔ اور پرکاش میں یوگ روپا اور یگیہ آدی کرم کا اسناد کرتے ہیں"۔ جن یوگی جنوں کی اس قدر مہما کہی جاتی ہے۔ ان شکدیو اور ریدھشٹر یوگی جنوں کو مہاشہ لیکھرام جی "مرگئے" کے لفظ سے خطاب کرتے ہیں۔ ہم مہاشہ جی کی اس تحریر پر جتنا بھی دکھ اور افسوس پرگٹ کریں کم ہے۔ نیز جو شکدیو جی مکت ہو گئے یا امر ہو گئے۔ ان کو "مر گئے" لکھنا ایک تاریخی غلطی ہے۔

سوامی دیانند جی ستیارتھ پرکاش کے نانویں سملاس میں چھاندوگیہ اپنشد کے آدھار پر لکھتے ہیں کہ "وہ مکت پرش ستیہ کام ستیہ سنکلپ ہو جاتا ہے۔ اس مکت جیو کے شدھ دیو ہیتر شدھ من وغیرہ اندریاں بھی سنکلپ سدھ ہوتی ہیں"۔

علاوہ اس کے چھاندوگیہ اپنشد ۸-۳-۱۵-کٹھ اپنشد ۱-۲-۱۶ سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مکت پرش جس جس لوک اور دیش کال وغیرہ میں جس جس نام روپ سے جو کچھ کام کرنا چاہتے ہیں وہ سب کر سکتے ہیں۔

حاصل کلام مکت ہوتے شکدیو جی نے بھی سدھ ہو کر مرتا ہوا راجہ پریکشت کو بھاگوت سنائی۔ اور اس میں کوئی بات ناممکن نہیں ہے۔

ہم اپنے جواب کی مضبوطی کے لئے اور ثبوت بھی پیش کرتے ہیں:-

مہا بھارت میں شکدیو کی عمر موکش ہونے کے پہلے ۲۵ برس لکھی ہے۔ اور بھاگوت کے سکندھ اول ادھیائے ۱۹ شلوک ۲۶ میں آتا ہے کہ:-

"جب راجہ پریکشت گنگا تٹ پر آسن لگا کر بیٹھے۔ تب بہت سے دیو رشی راج رشی لوگ راجہ کو ملنے آئے۔ جن میں وسشٹ۔ وشوامتر سب ہی سدھ اور رشی لوگ اکٹھے ہوئے۔ اس کے بعد دس یا سولہ سال کی عمر کے جن کے ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضاء بڑے ملائم اور نرم تھے۔ جٹا دھاری پرم ہنس روپ دھاری شکدیو جی بھی آئے ان کو دیکھ کر تمام رشی منی ان کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور راجہ نے اٹھ کر شکدیو جی کا پوجن کر کے ان کو بڑی عزت سے بٹھایا۔ اور کہا کہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ کرشن بھگوان ہی مجھ سے خوش ہو گئے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو جن کی گتی (چلنا پھرنا) ظاہر نہیں۔ ان آپ جیسے مکت پرش کا درشن ہم انسانوں کو کس طرح ہو سکتا تھا۔"

لہ۔ بھگوان رام کے زمانہ میں ہونے والے وشسٹ اور وشوامتر کا ذکر ہے۔ چونکہ وہ بھی مکت آتمائیں تھیں اس لئے وہ بھی مکت آتما شکدیو جی کے ساتھ آئیں۔ آریہ سماجی اس حقیقت کو نہیں سمجھے۔ اسی لئے وشسٹ۔ وشوامتر وغیرہ کا بھگوان رام اور مہا بھارت وغیرہ مختلف زمانوں میں ہونا دیکھ کر حیران ہو جاتے ہیں۔ اور اس کی کئی طرح کی تاویلیں کرتے ہیں۔

یہاں راجہ نے اپنے آپ کو انسان کہتے ہوئے شکدیوجی کو انسانوں سے بالاتر بتلایا ہے - اور ظاہر کیا ہے کہ ستھول پنچ بھوتوں سے بنے ہوئے ستھول شریر والوں کی طرح ان کی گتی (چلنا پھرنا وغیرہ) نہیں ہے - شریمد بھاگوت کے بیان سے ہی یہ بات واضح ہوتی ہے کہ شکدیوجی نے مکت ہونے کے بعد راجہ پریکشت کو بھاگوت سنائی - آریہ سماجی اس سے انکار نہیں کر سکتے - کیونکہ مکت آتمائیں ایسا کر سکتی ہیں ہم نے چند پرمانوں سے اوپر ثابت کیا ہے ؛

(۲) اگر کوئی ناستک اپنی ہٹ دھرمی سے اس بات کا انکار ہی کرے اور یہ نہ مانے کہ مکت آتما چھاندوگیہ اپنشد ۸ - ۳ - ۱۵ کٹھ اپنشد ۱ - ۲ - ۱۶ وغیرہ وغیرہ میں بیان کردہ شکتی حاصل کر کے اپدیش وغیرہ دے سکتی ہیں - تو ہم اس مضمون کو اس پہلو میں لینگے کہ :-

شکدیوجی ابھی مکت نہیں ہوئے تھے - جس زمانہ کے متعلق مہاشہ جی کہتے ہیں کہ وہ مر گئے - وہ کہیں تپ کرنے کے لئے چلے گئے تھے - اور بہت عرصہ تپ کرتے رہے تھے - تپ کرنے کے بعد جبکہ راجہ پریکشت کو بھاگوت سنانے کا وقت آیا تو آکر اسے بھاگوت سنائی - یعنی مہاشہ لیکھرام جی کے کتھن الوسار "موت کے ۹۶ برس بعد" بھاگوت نہیں سنائی - لیکن ۹۶ برس تک شکدیوجی تپ کرتے رہے - اور چونکہ وہ لاپتہ تھے - لوگوں میں مشہور ہو گیا ہو کہ شکدیوجی ...... ہیں - مگر انہوں نے تپ ختم کرنے کے بعد (۹۶ سال بعد) آکر راجہ پریکشت کو بھاگوت سنائی ؛

(۳) مہابھارت شانتی پرب آپت دھرم ادھیائے ۱۵۰ سے ۱۵۲ تک اندر دت جنمیجے سنباد ایک کتھا ہے - راجہ یدھشٹر پوچھتے ہیں کہ "غلطی سے کئے ہوتے پاپ کا پرائشچت کیا ہے ؟" اس کے جواب میں تیروں پر لیٹے ہوئے بھیشم جی مہاراج جواب دیتے ہیں کہ "پریکشت کا پتر جنمیجے پہلے وقت میں ہوا تھا - اس نے غلطی سے

برہم ہتیا کی ...." اب جائے غور یہ سوال ہے کہ جسوقت بانوں کی شیا پر لیٹے ہوئے بھیشم جی راجہ یدھشٹر کو اپدیش دے رہے ہیں۔ اسوقت تو ابھی پریکشت پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔ پھر اسکا پتر جنمیجے کیسے ہو سکتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ مہابھارت کے وقت سے پہلے زمانہ میں بھی ایک راجہ پریکشت ہوئے تھے ان کے پتر بھی جنمیجے تھے؛ ممکن ہے کہ آخری پریکشت کی باقی باتیں بھی پہلے پریکشت سے مل جائیں۔ اور شکدیوجی نے مہابھارت کے وقت سے پہلے ہونے والے پریکشت کو بھاگوت سنائی ہو۔ اس حالت میں شکدیوجی کے موکھش ہونے کا بھی شک نہیں ہوتا؛

غرضیکہ اگر مہابھارت اور بھاگوت ہر دو گرنتھوں کو شردھا کے ساتھ مطالعہ کیا جائے تو حقیقت کا انکشاف ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر محض نکتہ چینی کے خیال سے مطالعہ نہیں بلکہ اِدھر اُدھر سے کتھائیں سنی جائیں۔ تو حقیقت کا خاک پتہ لگے گا۔ ہم آریہ سماجی دوستوں سے پرارتھنا کرینگے کہ پورانوں کی اِدھر اُدھر سے سنی سنائی کتھاؤں پر نکتہ چینی کرنے کی بجائے شردھا سے ان کا مطالعہ کریں۔ یقیناً آپ پر ایک حقیقت کا انکشاف ہوگا۔ جس سے آپ اب تک محروم ہیں؛

پنڈت لیکھرام جی اس اعتراض کے اخیر میں دیوی بھاگوت کے مترجم کے نام پر ایک بڑ ہانکتے ہیں کہ " اصل بھاگوت بوپ دیو نے بنائی ہے " جس کا آپ نے کوئی پرمان نہیں دیا۔ اب اگر ہم اس سچائی کو بغیر کسی پرمان کے بیان کریں۔ کہ ستیارتھ پرکاش سوامی دیانندجی کا بنایا ہوا نہیں ہے۔ بلکہ پنڈت بھیم سین اور

نوٹ ۔ تاریخ میں اس طرح جہاں ایک نام کے دو راجہ مختلف وقتوں میں ہوئے ہوں۔ تو عموماً مورخوں کے لئے مشکل آجایا کرتی ہے۔ اور بعض اوقات ایک راجہ کے واقعات دوسرے کے نام سے منسوب کیے جاتے ہیں۔ جس سے عام انسان گمراہ ہو جاتے ہیں؛

چند پنڈتوں نے مل کر بنایا تھا۔ نیز دوسری بار کے ستیارتھ پرکاش میں جو تبدیلیاں کی گئیں۔ وہ سوامی جی کی موت کے بعد چند آریہ سماجیوں نے مل کر کی تھیں۔ اور سوامی جی کے نام پر ایک فرضی اور من گھڑت اعلان کر دیا تھا۔" تو اس پورے سولہ آنے چوسٹھ پیسے صداقت پر کون اعتبار کریگا۔ جب یہ سچائی بغیر پرمان اور دلائل کے قابل تسلیم نہیں ہے۔ تو دیوی بھاگوت کے مترجم کے نام پر بغیر پرمان کے مہاشہ لیکھرام کی بڑ کا کون اعتبار کرے؟

ثبوت نمبر ہفتم (مہاشہ لیکھرام جی) پدم پوران کے اتر کھنڈ کے بھاگوت مہاتم کے اول ادھیائے میں ۲۸ شلوک سے ۳۲ شلوک تک لکھا ہے کہ نارو جی ویاس اوستھا میں سنکاوک کو ملے۔ اور بیان کیا کہ کاشی۔ سومناتھ۔ رامیشور وغیرہ مقامات پر مسلمانوں نے مندروں کو گرا دیا ہے۔ اور ان پر قبضہ کر لیا ہے۔ یعنی مسجدیں بنالیں اور یہی حال آشرموں کا کیا۔ مگر ظاہر ہے کہ یہ حال محمود کے زمانہ سے اورنگ زیب کے زمانہ تک ہوتا رہا۔ پس صاف ظاہر ہے کہ پدم پوران کو بنے ہوئے سنہ ۱۰۱۴ء سے سنہ ۱۷۰۷ء تک کا زمانہ رہا۔ لہذا پدم پوران بیاس کا بنا ہوا نہیں ہے"۔

تردید۔ بقول گئے تھے روزے بخشوانے۔ نماز گلے پڑ گئی۔ مہاشہ لیکھرام جی نے یہ ثابت کرنے کے لئے قلم اٹھائی تھی کہ پوران بیاس کرت نہیں۔ لیکن اس بات کا اقرار کر لیا ہے۔ کہ نارو جی اور سنکاوک جی سنہ ۱۰۱۴ء سے سنہ ۱۷۰۷ء تک بھی تھے۔ اگر آپ اس کا اقرار نہ کرتے۔ تو اس بات کا اعتراض بھی ضرور کرتے کہ نارو اور سنکاوک سنہ ۱۰۱۴ء سے سنہ ۱۷۰۷ء تک کس طرح آسکتے ہیں۔

خیر یہ تو ہم ثابت کرینگے اور کر رہے ہیں۔ کہ پوران بیاس کرت ہیں۔ لیکن یہ بات مہاشہ لیکھرام جی کی قلم سے ثابت ہو گئی۔ کہ نارو سنکاوک وغیرہ (بیاس ہنومان۔ پرشورام۔ اشوتھاماں۔ بلی۔ کرپ۔ ببھیشن ....)

ہر زمانہ میں موجود تھے۔ اور مختلف زمانوں میں وشنشٹ۔ وشوامتر وغیرہ کا ذکر اسی لئے کیا گیا ہے۔ اور اگر آج بھی کوئی پوتر آتما ہو تو منو یا ان پرشرام آدی کے درشن کر سکتا ہے:

(۱) اگر مہاشہ لیکھرام جی کے اعتراض کو صحیح مان لیا جائے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ بیاس جی نے مستقبل کے حالات یوگی (عالم الغیب) ہونے کی وجہ سے دیکھ کر لکھ دیئے۔ جس طرح کہ انہوں نے کلکی اوتار کا ذکر پیشتر ہی لکھ دیا ہوا ہے۔ آپ کے ہر ثبوت میں خاصکر یہی ایک اعتراض ہے۔ کہ فلاں بعد بیاس جی کے بعد ہوئی۔ فلاں اتنے عرصہ بعد ہوئی۔ اور یہ فلاں پوران میں لکھی ہوئی ہے۔ لہذا وہ پوران بیاس جی کے بعد کا لکھا ہوا ہے۔ اور وہ بیاس کرت نہیں۔ ہم اس اعتراض کا مفصل جواب ثبوت نمبر اول کی تردید میں دے چکے ہیں۔ اس لئے اب بار بار دہرانا فضول ہے۔ اور نہ ہی آئندہ آپ کے اعتراض کے اس حصے کو چھوویں گے۔

آپ تحریر فرماتے ہیں کہ " کاشی۔ سومناتھ، رامیشور وغیرہ مقامات پر مسلمانوں نے مندروں کو گرا دیا ہے۔ اور ان پر قبضہ کر لیا ہے۔ یعنی مسجدیں بنائی ہیں "

ہم نہ صرف مہاشہ لیکھرام بلکہ دنیا بھر کے آریہ سماجیوں کو چیلنج کرتے ہیں۔ کہ وہ مہاشہ جی کے بتلائے ہوئے حوالہ کے پاٹھ سے "مسلمان" لفظ نکال کر دکھائیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ دنیا بھر کے آریہ سماجیوں کی متفقہ طاقت بھی تین کال میں پاٹھ مذکورہ میں سے مسلمان لفظ نکال کر نہیں دکھا سکیں گے۔ وہاں لفظ "ملیچھ" "راکشش" ہے۔ جس کے مہاشہ جی نے "مسلمان" معنی کئے ہیں۔ کیا مہاشہ جی بتلا سکتے ہیں کہ ملیچھ اور راکشش کے معنی مسلمان کس ہندی سنسکرت ڈکشنری میں ہے رامائن اور مہابھارت میں کتنی جگہ ملیچھ اور راکشش لفظ استعمال ہوا ہے۔ کیا اس سے یہ مراد ہے کہ رامائن اور مہابھارت کے زمانہ میں اسلام کے پیرو مسلمان تھے:

ہند و اتہاس میں "یون - ملیچھ - راکشش" لفظ استعمال ہوئے ہیں - لیکن ان سے مراد مسلمان نہیں - مہاشہ جی نے عبارت مذکورہ میں "یعنی مسجدیں بنا لیں" اپنی طرف سے ملایا ہے - حالانکہ اصل عبارت میں اس کا مفہوم تک بھی نہیں ہے :

دراصل بات یہ ہے کہ مہاشہ جی اپنی آنکھوں پر تعصب کی ایسی پٹی باندھ بیٹھے ہیں کہ انہیں بھلا برا کچھ سجھائی نہیں دیتا - چونکہ آپ یہ پکش لے چکے ہیں - کہ "پوران بیاس کرت نہیں ہیں" - اس لئے جائز و ناجائز طریقوں سے لفظوں کی کھینچا تانی سے اپنا مطلب نکالنے کی کوشش کرتے ہیں - مہاشہ جی! آپ مٹھی بھر آریہ سماجیوں کی آنکھوں میں دھول ڈال کر انہیں اپنی علمیت کا مداح بنا سکتے ہیں لیکن دنیا اور محقق دنیا آپ کے افعال و حرکات دیکھ رہی ہے - کہ آپ کس طرح سے دوسروں کے سدھانتوں کو کچلنے اور اپنے پکش کو ثابت کرنے کے لئے جائز و ناجائز حرکات کرتے ہوئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں :

مہاشہ جی اصل واقعہ سنئے! دنیا میں دیوتا اور دیت آستک اور ناستک شروع سے آ رہے ہیں - جسوقت کا ذکر پدم پوران میں کیا گیا ہے - اسوقت مسلمان تو ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے تھے - ہاں راکشش ملیچھ اور یون لوگوں نے مندروں وغیرہ کو گرایا ہوگا - اور ان پر اپنے قبضے کر لئے ہونگے اس واقعہ کا ذکر نارو جی سنکارک سے کر رہے ہیں :

یہ بات اچھی طرح یاد رکھئے! کہ جب سوامی شنکر آچاریہ جی کے "وشنو سہسر نام بھاشیہ" سے یہ بات اچھی طرح ثابت ہو گئی - کہ آج سے ۲۲۰۰ سال بیشتر پدم پوران وغیرہ پوران موجود تھے - تو آپ کے کھینچا تانی سے کئے ہوئے مطلب کی بنا پر یہ کسی صورت میں بھی نہ ثابت ہو سکتا ہے - اور نہ ہو سکے گا - کہ پدم پوران چار پانچ سو سال کے زمانہ میں بنے ہیں :

ثبوت نمبر ششم (مہاشہ لیکھرام جی) اٹھارہ پورانوں میں رشیوں منیوں اور دیوتاؤں کی نندا لکھی ہے۔ اور ان پر متھیا کلنک ہیں۔ حتیٰ کہ برہما جی کو بیٹی سے ہمبستری کا کلنک (۲) کرشن جی کو گجاں اور راہدکاں (۳) .... وغیرہ وغیرہ کلنک سب رشی منی دیوتاؤں پر لگائے۔ مگر بودھ پر کوئی کلنک نہیں لگایا۔ اس نے ناستک مت کو ہر جگہ ظاہر کیا ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ پورانوں کے مصنف بودھ مت والے ہیں۔ نہ کہ بیاس جی؛

تردید:۔ اٹھارہ پورانوں میں کسی بھی رشی منی۔ دیوتا کی نندا نہیں لکھی۔ بلکہ پورانوں میں ان کی ناقابل بیان عظمت دکھلائی گئی ہے۔ یہ آپ لوگوں کی سمجھ کا فتور ہے۔ کہ آپ کتھا وغیرہ کو نہ سمجھ کر گمراہ ہو رہے ہیں۔ چنانچہ آپ نے جن کلنکوں کا اپنے ثبوت نمبر ہشتم میں ذکر کیا ہے ہم آگے چل کر ان پر اظہار خیال کرینگے؛

مہاشہ لیکھرام جی نے بھگوان بدھ کو ناستک لکھ کر گھور پاپ کیا ہے۔ بدھ بھگوان ناستک نہیں تھے۔ ان کے بعد ان کے پیروؤں نے ان کی تعلیم کو غلط سمجھا۔ جس کی وجہ سے بودھ مت کے پیرو ناستک خیال کیے جانے لگے۔ ورنہ بدھ بھگوان ناستک نہیں تھے۔ (مفصل دیکھو ہماری مصنفہ کتاب اوتار درشن)

سوامی دیانند جی نے "دھوا بواہ" چار آدی جاتیوں سے سہ بھوج۔ "تیرتھ یاترا" شودروں کو یگیہ پویت اور وید منتر پڑھنے کی آگیا دینے کی سخت مخالفت کی ہے۔ اور آریہ سماجی سوامی جی کے فرمان کی مخالفت کرکے مذکورہ بالا سدھانتوں کی حمایت کرتے ہیں۔ (مفصل دیکھو ہماری کتاب سناتن دھرم میں) حج

ہر ایک سناتن دھرمی پبلشر سے مل سکتی ہے)، تو کیا اس کے یہ معنی یہ ہیں۔ کہ سوامی جی نے بھی "ودھوا بواہ" چاروں سے سبھوج کی حمایت کی ہے۔ اسی طرح سوامی جی نے جن سدھانتوں کا کھنڈن کیا ہے۔ آریہ سماجی ان کا منڈن اور جن کا انہوں نے منڈن کیا ہے آریہ سماجی کھنڈن کرتے ہیں (یہ ساری باتیں "سناتن دھرم" کے مطالعہ سے ملیں گی) اس میں بھلا سوامی دیانند جی کا کیا قصور۔ لیجئے بدھ بھگوان کی تعلیم کو نہ سمجھ کر بدھ مت کے پیرو گمراہ ہو گئے۔ جس کی وجہ سے آپ نے بھگوان بدھ کو ناستک کہہ دیا۔ یہ تو وہی بات ہے۔ "کرے کوئی بھرے کوئی"۔

مہاشہ لیکھرام جی نے ۸ کلنکوں کا ذکر کیا۔ جن کی بنا پر آپ کہتے ہیں کہ پورانوں نے رشیوں منیوں اور دیوتاؤں کی نندا لکھی ہے۔ ان میں نمبر ۸ پر لکھتے ہیں:۔

"وایو دیوتا کو کیسری بندر کی استری انجنی سے"

سنا کرتے تھے کہ مراد آبادی لوٹے بے پیندے ہوتے ہیں۔ اور وہ کبھی ادھر لڑھک جاتے ہیں کبھی اُدھر۔ مگر ہم اپنے آریہ سماجی دوستوں کو اس سے بھی بڑھ کر دیکھتے ہیں۔ ہاں ان میں ایک بات ضرور ہے۔ کہ یہ مختلف طرفوں کو لڑھکتے ہوئے بھی دنیا کی آنکھوں میں ایسی مرچیں ڈالتے ہیں کہ کوئی انہیں لڑھکتا ہوا نہ دیکھ سکے۔ مگر ہم واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ دُنیا اتنی اندھی نہیں ہے۔ دنیا میں محقق اور صداقت پسند بھی ہیں:۔

تاریخ اس بات کی شاہد ہے اور دُنیا جانتی ہے کہ "ہنومان جی کو انجنی کے نام سے پکارا جاتا ہے یعنی انجنی کے بیٹے ہنومان جی ہیں۔ ہنومان جی کو ہی "پون پتر" کہا جاتا ہے۔ گویا مہاشہ جی کا صاف اشارہ ہنومان جی کی طرف ہے۔ "وایو دیوتا کو کیسری بندر کی استری انجنی سے" کے فقرہ میں مہاشہ جی نے لفظ بندر لکھا ہے اگر سناتن دھرمی کہتے ہیں کہ ہنومان جی کی دُم تھی۔ رامائن کہتی ہے کہ "ہنومان جی نے دُم سے لپٹی ہوئی روئی سے لنکا کو جلا دیا تھا" تو یہ لوگ قیامت برپا کر دیتے

ہیں۔ اور سناتن دھرمیوں اور ان کے دھرم گرنتھوں پر طرح طرح کے اعتراضات تراشتے ہوئے انہیں پانی پی پی کر کوستے ہیں۔ مگر اب مہاشہ لیکھرام جی "بندر" لکھ کر ایسے رڑھکے کہ اب آریہ سماجیوں کو کسی طرف ٹھکانا نہیں۔ ہاں آریہ سماجیوں کے پاس ایک ہتھیار ہے۔ وہ اپنے مصنفوں کی غلطی کو ہمیشہ پریس والوں کے سر مڑھا کرتے ہیں۔ اب بھی بقول "بندر کی بلا طویلے کے سر" اس غلطی کا الزام بھی پریس والوں کے سر ہی تھوپا جائیگا۔ ورنہ دنیا کو کیا جواب دینگے؛

ثبوت نمبر ۴ (مہاشہ لیکھرام جی) ویاس جی کے بنائے ہوئے "ویدانت سوتر" اور "ویاکھیا یوگ بھاشیہ" دنیا میں ظاہر ہیں۔ ان کا دھرم بھی سب ودوانوں پر ظاہر ہے۔ مگر اٹھارہ پوران ان کی عین ضد ہیں۔ ان کا مطلب ان کے بنائے ہوئے شاستروں سے نہیں ملتا۔ جس سے اچھی طرح ظاہر ہوتا ہے کہ یہ پوران ان کے بنائے ہوئے نہیں ہیں؛

تردید:۔ مہاشہ جی لکھتے ہیں کہ "اٹھارہ پوران ویدانت سوتر اور ویاکھیا یوگ بھاشیہ" کی عین ضد ہیں۔ اس لئے پوران بیاس کرت نہیں؛

(۱) ہم مہاشہ جی سے پوچھتے ہیں کہ اس سے آپ نے یہ نتیجہ کیوں نہیں نکالا۔ کہ ویدانت سوتر اور ویاکھیا یوگ بھاشیہ بیاس کرت نہیں۔ پوران بیاس کرت نہیں یہ نتیجہ کس طرح نکال لیا؛

(۲) شریمان مہاشہ جی! ایک آدمی ایک ریاضی کی کتاب لکھتا ہے اور ایک تاریخی کتاب۔ چونکہ وہ دونوں ملتی نہیں۔ آپ نتیجہ نکال لیں گے کہ آدمی دونوں کتابوں کا مصنف نہیں ہے۔ ایک ہی آدمی علم جغرافیہ کی ایک کتاب اور ایک جاسوسی کا ناول لکھتا ہے۔ بھلا ہر دو کتابیں کیوں ایک دوسرے سے ملیں۔ آپ تاریخ دنیا اور حجت الاسلام دو کتابوں کے مصنف ہیں۔ بھلا ہر دو کتابیں کیوں

ایک دوسری سے ملیں۔ شریمان جی! دونوں کتابوں کے مضمون جدا جدا ہیں ؛ بعینہٖ "ویدانت سوتر" اور "ویاکھیا یوگ بھاشیہ" فلسفہ کی کتابیں۔ اٹھارہ پوران اور مضمون کی جن میں سرگ - پرتی سرگ - ونش - منو ونتر اور ونشا چرتر کے مضامین پر بحث کی گئی - اگر اٹھارہ پوران ویدانت سوتر اور ویاکھیا یوگ بھاشیہ سے نہ ملیں تو اس سے کس طرح ثابت ہو گیا کہ پوران بیاس کرت نہیں ؛

(۳۳) شریمان مہاشہ جی! یہ بھی آپ کا خیال ہی خیال ہے کہ ویدانت سوتر اور ویاکھیا یوگ بھاشیہ کی عین ضد اٹھارہ پوران ہیں۔ ہم نے آپ کے اس اعتراض کا جو جواب اوپر دیا ہے۔ اس میں آپ کے خیال کو ایک منٹ کے لئے صحیح مان لیا گیا تھا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ آپ کا خیال اتنا بھی صحیح نہیں جتنی ماش پر سفیدی۔ اٹھارہ پوران کہیں بھی ویدانت سوتر وغیرہ کی مخالفت نہیں کرتے۔ اگر آپ ایک بھی ایسا پرمان پیش کرتے تو ہم بھی دیکھتے۔ پوران ویدانت سوتر وغیرہ کی مخالفت تو درکنار موافقت کرتے ہیں۔ چنانچہ ویدانت سوتر وغیرہ میں جسم والے دیوتا۔ اوتار واد۔ مورتی پوجا وغیرہ سب پورانوں کے موافق ہی پائے جاتے ہیں ؛

یوگ سوتر ۳-۲۶ کے بیاس بھاشیہ میں پورانوں کے مطابق ۱۴ لوکوں کا مفصل ذکر لکھا ہے اور اسی طرح یوگ سوتر ۱-۲۵ کے بھاشیہ میں بیاس جی ایشور کا اوتار لکھتے ہیں ؛

اس قسم کے سینکڑوں پرمانوں کی موجودگی میں مہاشہ جی کے بے دلیل دعویٰ کو کہ پوران ویدانت سوتر وغیرہ کے عین ضد ہیں۔ کس طرح تسلیم کیا جائے۔ جب مہاشہ جی کا یہ دعویٰ ٹوٹ گیا۔ تو اس بات کے ثابت ہونے میں کیا شک رہ گیا۔ کہ پورانوں کے مصنف بیاس جی مہاراج ہی ہیں ؛

ثبوت نمبر ۴ (مہاشہ لیکھرام جی) دیوی بھاگوت میں لکھا ہے کہ ایک راجہ کا

لڑکا کسی ایک ملیچھ ویشیا پر عاشق ہوکر دھرم سے پتت ہوگیا - یہ بات تو اظہر من الشمس ہے کہ جب مسلمان نہیں آئے تھے - تب مسلمان رنڈیاں بھی موجود نہ تھیں - اور جب مسلمان رنڈیاں نہ تھیں تو ان پر کوئی عاشق بھی نہ ہوسکتا تھا - اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دیوی بھاگوت مسلمانوں کے زمانہ میں بنا - اور بیاس دیو نے نہیں بنایا ؛

تردید :- کاشکہ مہاشہ جی نے دیوی بھاگوت کا پورا حوالہ دیا ہوتا - لیکن جب ان کی غرض جھوٹی سچی باتیں بناکر پورانوں کو بدنام کرنے کی ہو تو پھر وہ حوالے کیوں دیں - حوالوں کے دینے سے لوگ اصل جگہ سے مطالعہ کر بیٹھیں تو راز طشت از بام ہوجائیگا اور اس طرح سے ان کا جادو نہ چل سکیگا - لیکن مہاشہ جی ! افسوس آپ کا کام اس طرح بھی نہیں بنتا ؛

ہم اپنے آریہ سماجی بھائیوں کو چیلنج نہیں دعوت دیتے ہیں - کہ وہ ملیچھ لفظ کے معنی "مسلمان" ثابت کریں ؛ ہم اس سے پہلے بارہا لکھ چکے ہیں - کہ رامائن اور مہابھارت میں بھی کئی دفعہ "یون" "ملیچھ" اور راکشش" لفظ استعمال ہوئے ہوئے ہیں - کیا اس سے یہ مراد ہے کہ رامائن اور مہابھارت کے زمانوں میں محمدؐ صاحب سے بہت پیشتر مسلمان پیدا ہو چکے تھے - پیارو ! کیوں غلطی کھاتے ہو - بھنور میں پڑے ڈگمگاتے ہو ؛

ملیچھ کے معنی مسلمان نہیں ہیں - سوامی دیانندجی تو ستیارتھ پرکاش میں ملیچھ اسکو کہتے ہیں جو "صحیح الفاظ ادا نہ کرسکے" سنسکرت کا شدھ تلفظ نہ کرسکے - اس صفت سے موصوف تو بہت سے آریہ سماجی بھی ہیں - گویا وہ سب ملیچھ ہیں ؛ یون - ملیچھ - اور راکشش الفاظ بہت ہی پرانے ہیں - اور ویشیا بھی پہلے زمانہ میں ہوتی رہی ہیں - اس حالت میں آپ ملیچھ ویشیا کے معنی مسلمان رنڈی کس طرح کرسکتے ہیں - ہاں ملیچھ ویشیا (پنچ رنڈی) پر عاشق ہونے سے پتت ہوسکتا ہے

اس سے تو دیوی بھاگوت کے پرانی اور ویاس کرت ہونے کے خلاف کوئی ثبوت نہیں ملتا:
اس ثبوت میں مذکورہ کتھا پر نکتہ چینی کرنے کے بعد مہاشہ جی لکھتے ہیں کہ:-
"دھرم شاستر کے موافق براہمن کا کام پڑھنا اور پڑھانا ہے۔ جیسا کہ منو سمرتی میں ہے کہ "جو برہمن چھتری ویش ویدوں کو نہیں پڑھتا۔ اور دیگر کام کرتا ہے تو وہ زندگی ہی میں قبیلہ سمیت جلدی شودر ہو جاتا ہے۔ اور دیکھو اتری کی سمرتی میں کیا لکھا ہے۔ کہ "وید سے ہین لوگ شاستر شاستر سے تیت پوران پڑھتے ہیں۔ پوران سے ناواقف ہل جوستے ہیں۔ اور سب سے تپت بھاگوت پڑھتے ہیں":
مہاشہ جی نے اپنا آخری ثبوت ختم کرنے سے پہلے برہمن کے فرائض لکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ سمجھ نہیں آتی کہ اس کی کیا ضرورت تھی۔ کیا ہم اس بات کو نہیں مانتے یا سناتن دھرمی وید پاٹھی برہمن کی عزت نہیں کرتے۔ جب سناتن دھرم ہر براہمن کے آدر ستکار کی آگیا دیتا ہے۔ تو ظاہر ہے کہ وید پاٹھی کی اس سے بھی زیادہ آدر ستکار کی ہدایت ہوگی ؛ ہاں مہاشہ جی اتری سمرتی کے نام پر:-

(شلوک ۳۹ دیکھو ضمیمہ)

اتری سمرتی کے مذکورہ شلوک پر رائے زنی کرنے کے لئے ہم آریہ صاحبوں سے پوچھتے ہیں کہ جب شرتی۔ سمرتی اور پورانوں میں ورودھ ہو۔ تو شرتی واکیہ کو سب سے زیادہ فضیلت دینی چاہیئے۔ اب ایک طرف تو مہاشہ لیکھرام جی اتری سمرتی کے شلوک مذکورہ کو پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ وید سے ہین لوگ شاستر پڑھتے ہیں۔ اور شاستر سے تپت پوران پڑھتے ہیں" لیکن دوسری طرف وید منتر اور برہمن گرنتھ کتنی ہی جگہ پر وید۔ پوران اتہاس پڑھنے کی بار بار تاکید کرتے ہیں۔ (جن کا ذکر اس سے پہلے کر چکے ہیں۔) اب ان میں سے کس کو فضیلت دیں اس کا فیصلہ ہم مہاشہ لیکھرام جی ہی پر چھوڑتے ہیں:

ہم مہاشہ جی کی تسلی اتنے ہی جواب سے کر سکتے ہیں۔ لیکن نہیں ہم تو تصویر کے دونوں رُخ پبلک کے سامنے رکھدینا چاہتے ہیں۔ لہٰذا اس اتری سمرتی کے شلوک مذکورہ کا بھاؤ واضح کر دیتے ہیں۔ تاکہ صداقت پسند انسان دیکھ لیں کہ آریہ سماجی دوست کس طرح گمراہ ہو کر بھولے بھالے ہندوؤں کی آنکھوں میں دھول ڈالتے ہیں:۔

وید پڑھنے پڑھانے کو سب ہی سناتن دھرمی سب سے اعلیٰ کام مانتے ہیں اسی لئے وید پاٹھی براہمنوں کی خاص عزت بھی کرتے ہیں۔ مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ جو وید نہیں پڑھ سکتے وہ شاستر پڑھیں اور جو شاستر بھی نہیں پڑھ سکتے وہ پوران پڑھیں۔ کیونکہ پورانوں میں دلکش پیرایہ میں عبارت میں کہانیوں کی صورت میں ویدوں شاستروں کے مضامین کی توضیح کی گئی ہے۔ یہ امر واقعی ہے کہ انسان خشک فلسفہ کی لسنبت قصّے کہانیاں شوق سے پڑھتا ہے۔ گویا یہاں حقیقت کو بیان کیا گیا ہے۔ کسی کی نندا اور استتی نہیں ہے۔ اور یہ بات بھی اظہر من الشمس ہے۔ کہ جو کچھ بھی نہیں پڑھ سکتا۔ وہ کھیتی باڑی وغیرہ کا ہی کرتا ہے۔ لیکن مہاشہ جی نے جو اخیر میں لکھا ہے کہ "سب سے پتت بھاگوت پوران پڑھتے ہیں" اس کو مہاشہ جی نے غلط سمجھا ہے۔ اس سے پہلے کہ ہم اس کا صحیح بھاؤ بیان کریں۔ شلوک کے پہلے حصہ پر ایک نظر ڈالتے ہیں "وہ سب سے افضل وید پڑھے۔ جو وید نہ پڑھ سکیں وہ شاستر پڑھیں۔ اور شاستر بھی نہ پڑھ سکیں وہ پوران پڑھیں اور جو کچھ بھی نہ پڑھ سکیں وہ ہل جوتتے ہیں"! گویا جو پوران نہیں پڑھ سکتا .... (جس میں بھاگوت بھی شامل ہے۔ ہاں اگر یہاں یہ لکھا ہوتا۔ کہ بھاگوت کے بغیر باقی کے پوران۔ تب ہم بھاگوت کو چھوڑ دیتے۔ صرف پوران لفظ کہنے سے اٹھارہ پوران ہی مراد ہیں) یعنی جو کچھ بھی نہیں

پڑھ سکتے وہ کھیتی کریں - لیکن جو سب سے پتت ہے (جو کھیتی بھی نہیں کر سکتا اور کھیتی وہ کرتا ہے جو کچھ بھی نہیں پڑھ سکتا) وہ بھاگوت پڑھے - جاتے تعجب ہی کہ جو سب سے پتت ہے یعنی جو کچھ بھی نہیں پڑھ سکتا - وہ بھاگوت کیسے پڑھے گا؟ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں "بھاگوت" شبد سے "بھاگوت پوران" مراد نہیں بلکہ کچھ اور معنی ہیں - اس کا صحیح مطلب یہ ہے کہ "دھرم شاستر بنانے والے مہرشیوں نے اپنے علم سے بوجہ یوگی ہونے کے جان لیا تھا - کہ جب بھارت ورش میں وید کو ماننے والے کسی دھارمک راجہ کی حکومت نہ رہے گی - تب پاکھنڈ بہت بڑھے گا - اور پاکھنڈ کی پوجا ہوگی" چنانچہ اسی کے مطابق پاکھنڈ بڑھ رہا ہے - بہت پاکھنڈی پوجے جاتے ہیں - اسی سے بہت نکمے لوگ جو محنت کر کے روٹی نہیں کمانا چاہتے - بلکہ پاکھنڈی بن کر پوجا کروانا چاہتے ہیں - ایسے لوگ دوسرے جانوروں کے بالوں کی بڑی بڑی مصنوعی جٹائیں بنا کر بدن پر مٹی مل کر ہاتھ میں چمٹا لے کہیں تپسویوں کا بھیس بنا کر نقلی تپ کرتے ہیں - تو کہیں کچھ اور طرح سے - غرضیکہ بھگوان کی پوجا کرنیوالوں کی طرح بن کر رہتے ہیں - "جو بھگوان کے پوجا کرنے والوں کی طرح بن کر رہے اُسے بھاگوت کہتے ہیں" گویا ایسے ویراگی وغیرہ کئی ناموں والے مورکھ پاکھنڈی کھیتی وغیرہ سے بھرشٹ ہوئے رام نام کہکر اپنے آپ کو (نقلی) بھگوت بھگت بنانے والوں کو اتری سمرتی میں بھاگوت کہکر لکھا ہے - کہ جو کچھ بھی نہیں کر سکتے بھاگوت ہیں" لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی خیال رہے - کہ جو سچا بھاگوت بھگت کام کرودھ لوبھ موہ کو چھوڑ کر اپنے آپ کو بھگوت بھجن میں لگا سکے - اسکی نندا یہاں نہیں ہے - اگر کوئی آریہ سماجی ہمارے مذکورہ بیان کی مخالفت کرے تو ہم ان کے سامنے پرتکش پرمان رکھیں گے ؛

بھاگوت پوران سنانے والے سینکڑوں روپیہ سے پوجا کراتے ہوئے بڑے مزے میں بہہ رہتے ہیں۔ وہ لوگ کھیتی وغیرہ کاموں کو کرنا منظور بھی نہیں کرتے جو لوگ چاہیں وہ بھاگوت کے سنانے والے پنڈت اور کسی کسان کو اکٹھا کر کے تجربہ کریں ؛

بھاگوت سنانے والے پنڈت کی فضیلت پوچھنی چاہو تو پوچھو مہاتما گاندھی سے جنہوں نے پوجیہ مالوی جی سے بھاگوت کی کتھائیں ہی سنی تھیں۔ کون ہندوستانی ہے جو یہ کہہ سکے کہ آج بھارت بھوشن مدن موہن مالوی کسی بھی بڑے سے بڑے بھارتی سے کم سمان کے یوگیہ ہیں۔ جب اس قسم کے پرتکش پرمان یہ ثابت کر رہے ہیں کہ بھاگوت پوران کے سنانے والے بڑی عزت کے ساتھ پوجے جاتے تھے ۔ اور پوجے جاتے ہیں۔ تو اتری سمرتی کے شلوک مذکورہ میں بیان کردہ " بھاگوت" شبد سے کون بھاگوت پوران مراد لے سکتا ہے ؛

سب سے اخیر میں مہاشہ جی لکھتے ہیں کہ تلسی داس کی رامائن کو تصنیف ہوئے ۳۲۶ سال ہوئے ہیں۔ بھلا اس سے کون انکار کرتا ہے ۔ ہم بھی تو یہی مانتے ہیں ۔ لیکن اس کا پوران بیاس کرت ہیں یا نہیں اس مضمون سے تعلق ہے شاید مہاشہ جی کا یہ خیال ہو۔ کہ سناتن دھرم " تلسی کرت رامائن" کو بھی " بیاس کرت اٹھارہ پورانوں" میں شمار کرتے ہیں ۔ اگر ایسا ہی ہے تو انہیں پورانوں کے ناموں کا مطالعہ کرنا چاہیئے ۔ وہاں " رامائن" کا نام نہیں ہے ؛

معلوم ہوتا ہے کہ مہاشہ لیکھرام جی جس قدر پورانوں کے مخالف تھے شاید ہی کسی اور گرنتھ یا سدھانت کے مخالف ہوں ۔ چنانچہ آپ کی " کلیات آریہ مسافر" کے ٹائیٹل پیج پر لکھا ہے ۔ کہ کتاب ہذا میں آپ کی ۳۳ کتابیں مفصل شامل ہیں"

جن میں سے ایک "پوران کس نے بنائے" ہے۔ مگر جب کلیات آریہ مسافر کی ورق گردانی کرتے ہیں۔ تو کتاب ہذا نہ صرف صفحہ ۱۸۷ پر لکھی گئی ہے بلکہ صفحہ ۲۷ پر بھی شامل کی گئی ہے۔ شاید اس سے مہاشہ لیکھرام جی یا مولف کلیات آریہ مسافر یا شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب منعقدہ یکم اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء (جس کے حکم سے کلیات چھپی) کا یہ مقصد ہو کہ جو شخص کلیات ہذا کو ایک دفعہ بھی شروع سے اخیر تک پڑھے گا۔ وہ کم از کم دو دفعہ پورانوں کیخلاف مضمون تو پڑھے گا۔ اور اس طرح سے شاید اس کے دل میں پورانوں کے غلاف کچھ جذبہ پیدا ہو جائے۔ لیکن ہم انہیں یقین دلاتے ہیں کہ محض دو جگہ پر ایک ہی عنوان سے ایک ہی مضمون کو نقل کر دینے سے کبھی سچائی کے خلاف جذبہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ دو دفعہ تو کیا کتنی ہی دفعہ کوئی مضمون کیوں نہ دہرایا جائے مگر صداقت پسند محققوں کے دل میں اس طرح سے کبھی سچائی کے خلاف جذبہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ ہاں بھولے بھالے انسان اس طرح جال میں پھنس جائیں تو الگ بات ہے؛

کلیات آریہ مسافر کے صفحہ ۲۷ و ۱۸۷ پر بعنوان "پوران کس نے بنائے" جو مضمون لکھا گیا۔ اس میں دونوں جگہ پڑے ہوئے ثبوت ایک ہی مضمون کے ہیں۔ اور قریب قریب ان کے الفاظ بھی ایک ہی ہیں۔ ہاں صفحہ ۲۸ پر دو ایسے ثبوت بھی ہیں۔ جو ۱۸۷ پر نہیں۔ لہذا اب ہم انہیں لیتے ہیں؛

ثبوت چہارم (مہاشہ لیکھرام جی) متس پوران میں نرودھن دت یعنی مہاراجہ وکرما دتیہ جی کا نام موجود ہے اور ان کے ساتھ کا بھی ذکر ہے۔ پس یہ پوران ۱۹۵۰ برس سے اس طرف کا بنایا ہوا ہے؛

ثبوت ششم (مہاشہ لیکھرام جی) وایو پوران کے ایک لنگ مہاتم میں "باپا" راجہ چتوڑ کا نام موجود ہے۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ باپا سنہ ۸۰۰ء میں ہوا۔ یہ باپا راجہ مسلمان ہو گیا تھا۔ پس وایو پوران سنہ ۸۰۰ء سے پہلے کا ہرگز نہیں؛

تردید :۔ مہاشہ جی نے ہر دو ثبوت مذکورہ میں کسی بھی پران کا حوالہ نہیں دیا ۔ کاش کہ آپ مکمل حوالے دیتے ۔ تو آپ کی صداقت کا امتحان ہو جاتا ۔ بغیر حوالہ کے ہم پران مذکورہ کس طرح تلاش کریں ۔ لیکن خیر اگر ہم ایک منٹ کے لئے فرض کر لیں کہ متسں پوران میں ”نرودھن دت“ اور وایو پوران میں ”بابا“ کے نام موجود ہیں تو اس سے یہ کس طرح ثابت ہو گیا کہ پوران بیاس کرت نہیں ہیں ؟

شریمان جی ! آپ دلیل وہ دیا کریں جس سے آپ پر وار نہ ہو سکے ۔ ویدوں میں کتنی جگہ ”وِشنو“ اور ”اندر“ شبد آتا ہے ۔ سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب لائلپور کے پاس ایک ”وشنودت“ بھجنیک ہے ۔ اور سناتن دھرم ہائی سکول لائلپور میں ایک لڑکا ”اندر“ پڑھتا ہے ۔ دہلی سے مہاشہ ”اندر“ اسپتر سوامی شردھانند جی ایک اخبار نکالتا ہے ۔ کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ وید وشنودت بھجنیک ، اور اندر طالب علم یا دیلوی ایڈیٹر کے بعد بنے ۔ پرماتما کے لئے کچھ تو سوچ سمجھ کر دلیل دیا کریں ۔ بھائی صاحب سوامی دیانند جی ویدوں میں ”تروتارم“ لفظ کے معنی تار برقی کرتے ہیں ۔ اور تار برقی تھوڑے ہی دنوں سے تیار کی گئی ہے کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ تار برقی کے ایجاد ہونے کے بعد وید بنے ۔ اگر آپ کہیں کہ ویدوں میں ”تروتارم“ یعنی تار برقی کا اگر ذکر ہے ۔ تو اس کے مقابلہ میں کون کہتا ہے کہ تار برقی اب ایجاد ہوئی ۔ پرانے وقتوں میں نہ تھی ؟ تو ہم پوچھیں گے کہ کیا ویدوں کے ظہور سے پہلے (انگرا آدی رشیوں سے ؟) پہلے تار برقی ایجاد ہو چکی تھی ؟ کس نے اور کہاں ایجاد کی تھی ؟ بہر حال ”تروتارم“ یعنی تار برقی ویدوں میں آنے سے آپ کی ہی دلیل پر یہ ثابت ہو گا کہ وید تار برقی سے بعد بنے ؟

اگر یہ بھی مان لیا جائے کہ ۷۰۰ سال پہلے ہونے والے ”بابا“ اور ۱۹۵۰ سال پہلے ہونے والے نرودھن دت کا ذکر ہی پورانوں میں ہے ۔ کسی اور ”بابا“ اور

"نرودھن دت" کا ذکر نہیں۔ تو بھی کیا مضائقہ ہے۔ بھائی صاحب! نہ صرف ہم بلکہ آپ بھی شری بیاس جی کو یوگی مانتے ہیں۔ اور یوگی بوجہ عالم الغیب ہونے کے تینوں زمانوں کے حالات بتلا سکتے ہیں۔ ہم بار بار لکھ چکے ہیں کہ پورانوں میں کلیگ کے اخیر پر ہونے والے کلکی بھگوان کا بھی ذکر ہے ؛

اگر پورانوں کو محض اس دلیل پر بیاس کرت نہ مانا جائے کہ اس میں بیاس کے بعد ہونے والے مختلف انسانوں وغیرہ کا نام آتا ہے۔ تو آپ پورانوں کا مصنف جس کو بھی مانیں گے۔ پورانوں کا کرتا وہ نہیں رہیگا۔ کیونکہ اس میں کل یگ کے اخیر پر ہونیوالے کلکی بھگوان کا بھی ذکر ہے ؛

علاوہ اس کے وکرمادتیہ کا درباری رتن امر سنگھ امرکوش کے پہلے کانڈ پانچویں شلوک میں پورانوں کے لکھشن سرگ۔ پرتی سرگ۔ منونتر ونس اور ونشا چرتر لکھتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے زمانہ میں پوران موجود تھے۔ اور مہاشہ جی کا یہ لکھنا بھی درست نہیں کہ وایو پوران ۷۰۰ برس سے پہلے کا ہرگز نہیں۔ جبکہ البیرونی آج سے آٹھ سو سال پیشتر پورانوں کی جو فہرست لکھتا ہے اس میں وایو پوران کا نام موجود ہے ؛

"پوران بیاس کرت نہیں" کے خلاف جتنی بھی دلائل دی گئی ہیں۔ ہم ان سب کی تردید کرنے کے بعد اب بلا خوف تردید یہ کہہ سکتے ہیں کہ پوران بیاس کرت ہیں۔ سب سے پہلے برہماجی پر وید۔ پوران اور اتہاس کا پرادربھاؤ ہوا۔ پورانوں کو برہما جی سے سنت کمار نے سنت کمار سے دیورشی نارد جی نے اور نارد جی سے بیاس جی نے لے کر موجودہ صورت کی اٹھارہ جلدوں میں تقسیم کیا ؛

اس کے بعد مہاشہ جی کلیات آریہ مسافر صفحہ ۲۹ پر "مورخ مارش" اور "مصنف اینشنٹ ہسٹری آف انڈیا" وغیرہ وغیرہ مغربی مورخوں کی اقتباسات پیش کر کے

بیان کرتے ہیں۔ کہ چونکہ پوران مستند نہیں ہیں۔ بلکہ ناقابل اعتبار ہیں ۔ اس لئے بیاس کرت نہیں ہیں ؛

مہاشہ جی کو جن مغربی مورخوں پر اس قدر ناز ہے وہ تو ویدوں کے متعلق بھی ایسا ہی کہتے ہیں کہ ” وید ان جنگلی آدمیوں کے گیت ہیں۔ جو بھیڑ بکریاں چراتے ہوئے مغربی دروں کی راہ ہند میں وارد ہوئے “ ابھی پچھلے دنوں لاہور میں ایک یوروپین آیا تھا۔ اور لاہور میں اس کے لیکچر بھی ہوئے تھے۔ جس نے اپنے لیکچروں میں کہا تھا کہ ” ہندوؤں کے بزرگ شراب پیتے تھے۔ گئو کا ماس بھی کھاتے تھے۔ وید ایسا کرنے کی آگیا دیتے ہیں۔ اور ویدوں میں ایسا لکھا ہے “ کیوں مہاشہ جی ! آپ مغربی مورخوں کی راؤں کو قابل تسلیم اور مستند سمجھتے ہیں۔ وہ تو ویدوں کو ایشوری گیان نہیں مانتے۔ بھائی صاحب اس بات کو سمجھ لیجیے ! کہ وہ مغرب ہے یہ مشرق ہے سورج مشرق سے نکلتا ہے اور مغرب میں جا کر ڈوب جاتا ہے ؛

اگر مہاشہ جی ہمارے اس سوال پر یہ کہیں کہ مغرب میں ویدوں کو ” چشمہ علوم “ سمجھنے والے بھی مورخ موجود ہیں۔ تو ہم بھی اس کے جواب میں یہی کہیں گے کہ مغرب میں اگر پورانوں کے خلاف خیال رکھنے والے مورخ ہیں تو پورانوں کو مستند قابل تسلیم ماننے سمجھنے والے بھی ہیں۔ چنانچہ دیکھئے :-

” چے ٹرنی “ جو ایک اعلیٰ سوشل رائیٹر ہوا ہے۔ اور مغرب میں ایک مشہور ریسرچ سکالر سمجھا جاتا ہے اپنی کتاب ” انڈین پولٹی “ میں لکھتا ہے کہ مسلمانوں کے زیر نگین جتنے بھی ملک آئے۔ ہندوستان مقابلتہً بہت اچھی صورت پیش کرتا ہے۔ جہاں دنیا کی ہر قوم فاتحوں کی ہاں میں ہاں ملا کر ان میں جذب ہو گئی۔ وہاں پرانے (آرتھوڈکس) خیالات کے پورانک ستا کے مالک ہندوؤں نے ایک مدافعانہ کام کیا۔ اور وہ روک ایسی تھی۔ کہ حملہ آوروں نے کبھی اُن پر

قبضہ نہیں کیا۔ پورانک تعلیم اتنی زبردست تھی کہ مسلمان بھی ہندوستان میں ہندوؤں کی روش اختیار کر گئے"۔

"چیمبرلین" (موجودہ وزیر خارجہ) "فونڈیشن آف نائن ٹین سینچری" (انیسویں صدی کی بنیاد) میں لکھتے ہیں کہ "یہ فیصلہ شدہ امر ہے کہ بھارت کی پورانک سبھتا نے دُنیا کو سبق سکھایا"۔

مسٹر سیلے انگریزوں کو مخاطب کرتا ہوا لکھتا ہے کہ "آپ ہندوستان میں رہتے ہوئے ایک بات سے بچ کر رہیں۔ ہندوستان کی پورانک تعلیم اس قدر زبردست ہے کہ کوئی اس سے بچ نہیں سکتا۔ میرا یقین ہے کہ تم ہندوستان میں پورانک ہو جاؤ گے"

مسٹر بوٹے جرمنی کا مشہور رائٹر سنسکرت کے ناٹک شکنتلا پر فدا ہے لیکن شکنتلا کا پلاٹ پورانک ہے۔ ویدک نہیں۔ شکنتلا میں بیان کردہ کتھا پورانک ہے۔ مسٹر بوٹے کا شکنتلا کے پلاٹ پر قربان ہونا ثابت کرتا ہے کہ وہ اس پلاٹ کے منبع (پورانوں) پر بھی فدا ہے۔

سر ولیم جونس مترجم وشنو پوران لکھتا ہے کہ پورانوں سے ایسی تعلیم ملتی ہے جس سے ہندوستان زندہ رہ سکتا ہے۔

مسز اینی بیسنٹ "فلاسفی آف پوران" میں پورانوں کی بزرگی۔ عظمت اور نادر الوجود ہونے کا اقرار کرتی ہیں۔

اسی طرح اور کتنے ہی مغربی مورخوں نے پورانوں کی بزرگی اور پورانوں کے نادر الوجود ہونے کے سامنے سر نیاز جھکایا ہے۔ اس حالت میں مہاشہ لیکھرام جی کے دو تین مورخوں کے اقتباسات پیش کرنا وہی معنی رکھتا ہے جو لاہور میں ایک یوروپین کا ویدوں کے آدھار پر لیکچروں میں یہ ثابت کرنا کہ ہندوؤں کے بزرگ شراب پیتے۔ اور گائے .... ایسا ویدوں میں لکھا ہے۔

مہاشہ لیکھرام جی منشی اندرمن صاحب مرحوم کے نام پر لکھتے ہیں کہ "وہ بھی اٹھارہ پورانوں کو بیاس کرت نہیں یقین کرتے" اول تو مہاشہ جی نے منشی اندرمن کے نام پر بغیر کسی حوالہ کے لکھ دیا۔ فرض کرو۔ کہ ہم بغیر کسی حوالہ کے کہدیں کہ سوامی دیانندجی ویدوں کو الہامی نہیں مانتے تھے۔ تو ہماری کون سنے گا۔ دوسرے مہاشہ جی نے منشی اندرمن جی کے وہ الفاظ نقل نہیں کئے۔ اغلب ہے کہ انہوں نے یوں لکھا ہو کہ "جس طرح چاروں ویدوں کے ادھیائے کانڈ اور منڈل وغیرہ الگ الگ رشیوں کے خاندانوں میں تھے۔ بیاس جی نے دواپر یگ کے ختم ہونے والے زمانہ میں ان تمام کو جمع کرکے چار حصوں میں تقسیم کرکے ترتیب دی تھی۔ اسی طرح پورانوں کے حصے بھی مختلف رشیوں کے خاندانوں میں تھے۔ اور کچھ پوران مکمل بھی تھے۔ بیاس جی نے تمام پورانوں کے حالات جمع کرکے اٹھارہ حصوں میں تقسیم کیا" سناتن دھرمی بھی ایسا ہی مانتے ہیں۔ چنانچہ وشنو پوران پرب ۳-۶ ادھیائے ۱۶-۳۲ اور پدم پوران کے سرشٹی کھنڈ ادھیائے میں آتا ہے کہ وقت کے مطابق تمام پورانوں کو جمع کرتے ہیں۔ لوگوں کو اسمرتھ دیکھ کر ویاس روپی بھگوان ہر مہایگ یگ میں جمع کرنے کے لئے چار لاکھ شلوکوں کے پوران ہر ایک دواپر یگ میں آتے ہیں۔ وہ اٹھارہ طرح کے پوران اس دنیا میں مکمل کرجاتے ہیں" اگر فرض کرلیا جائے کہ منشی اندرمن جی نے مہاشہ جی کے خیال کی ہی تائید کی ہے۔ تو کیا تعجب کہ منشی اندرمن جی نے یہ الفاظ ان دنوں لکھے ہوں جن دنوں وہ آریہ سماجی تھے۔ اور بقول منشی اندرمن سوامی جی اندرمنی کے نام پر اپیل کرکے جمع کردہ روپیہ کا بہت سا حصہ خود ہضم کر گئے۔ اور اسوقت اندرمنی بوجہ متنفر ہونے کے ابھی سوامی جی سے الگ نہ ہوئے تھے۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ سوامی جی سے الگ ہونے کے بعد لکھا ہے تو کیا اسوقت وہ آریہ سماج کو بھی تلانجلی دے چکے تھے۔ ممکن ہے کہ آریہ سماجی ہوں۔ صرف سوامی جی سے ہی نفرت ہوگئی ہو۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ نہیں

منشی اندرمن جی اسوقت سناتن دھرمی ہوگئے تھے تو ہم اس کے جواب میں کہیں گے کہ ہرایک آدمی اپنے خیالات اوراپنی رائے کا خود ذمہ دار ہے۔ منشی اندرمن جی کا فیصلہ سناتن دھرم کا فیصلہ نہیں ہے۔ شریمان لالہ لاجپت رائے جی جب امریکہ سے واپس آئے تھے تو آپکا اعتقاد تھا کہ "وید ایشورکرت نہیں ہیں"۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ آپکا آجکل کیا اعتقاد ہے۔ مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ اسوقت آپ ویدوں کو ایشوری گیان نہیں مانتے تھے۔ کیا آریہ سماج کے لئے لالہ لاجپت رائے جی کا یہ خیال مستند اور ماننیہ ہے۔ اس کے علاوہ شریمان مہاشہ ستیہ ولیکر شریمان پنڈت راجارام جی اور کئی دیگر آریہ سماجی ودوان کئی باتوں میں آریہ سماج سے اختلاف رکھتے ہیں۔ کیا آریہ سماج اپنے ودوانوں کے خیالات کو آریہ سماج کے خیالات تسلیم کرتی ہے۔ چنانچہ کئی دفعہ شاستر ارتھوں میں پنڈت راجارام جی کی تصنیف کردہ کتب کے حوالے دئے گئے۔ تو آریہ سماج کی طرف سے اس قسم کے جواب ملے۔ کہ وہ اپنی رائے کے خود ذمہ دار ہیں۔ آریہ سماج ان کے لیکھ اور خیالات کی ذمہ وار نہیں۔ سوامی دیانند جی کے مقابلہ پر ہم اُن کی رائے کو مستند قرار نہیں دیتے ؛

نوٹ۔ چنانچہ آپ (۱) پرشن اپنشد اردو ترجمہ صفحہ ۸۵ پہلے پرشن کے ۱۴۔۱۵ اور دوسرے پرشن کے ۸ میں چندر لوک (پترلوک) پتر دیوتا شرادھ پتروں کو سودھا (ان جل) پہنچنا مانتے ہیں۔ (۲) نرکت صفحہ ۲۰۳ ہندی میں تین پتروں والے رودر کی پوجا مان کر ساکار پوجا یا مورتی پوجا مانتے ہیں۔ (۳) برہدر آرنیک اپنشد صفحہ ۱۰۸ اسطر ۱ میں برہم کے نراکار ساکار روپ مانتے ہیں؛ اسیطرح ستیہ ومیکر جی کی کتاب ویدامرت کا مطالعہ کیجئے جسے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے دیانند شتابدی پر چھپوایا تھا؛

لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

کلیات آریہ مسافر کے اسی صفحہ ۲۹ پر آپ مضمون کو ختم کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "راجہ بھوج جو سمت ۱۰۵۴ بکرمی میں ایک بڑا نامور سنسکرت کا قدردان راجہ گذرا ہے (ایسا سنسکرت کا قدر دان اس کے بعد کوئی نہیں ہوا) اس نے پنڈتوں کو ایک ایک شلوک پر لاکھ لاکھ روپے دئے ہیں۔ بہت سی پوتھیاں اس کے وقت کی بنائی ہوئی اب تک موجود ہیں۔ ان کی دارالسلطنت دھارانگر میں ایسے لوگ نہایت کم تھے جو کہ سنسکرت زبان نہ جانتے تھے۔ (دیکھو جام جہاں نما جلد ۲ سنہ ۱۸۶۱ء صفحہ ۸۹) اس سے آگے چل کر ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۹۹ کے حوالے پر لکھا ہے کہ اسی راجہ بھوج کے عہد کے بنے ہوئے سنجیونی گرنتھ میں لکھا ہے کہ راجہ بھوج کے راج میں دیاس جی کے نام سے کسی نے مارکنڈے اور وشنو پوران بنایا تھا۔ اس کا سماچار راجہ بھوج کو ودت ہونے سے ان پنڈتوں کو ہست چھیدن (قطع ید) آدی ڈنڈ دیا۔ اور ان سے کہا کہ جو کوئی کاویہ (نظم)، آدی گرنتھ بناوے تو اپنے نام پر بناوے رشی منیوں کے نام سے نہیں"

اس کے آگے پھر لکھتے ہیں کہ "اصل میں اسکی قدر دانی کے سبب سے جعلساز لوگوں نے جھوٹے گرنتھ بنا کر رشی منیوں کے نام سے پیش کئے۔ جیسا کہ پوران اس میں صرف شاعر و عیاش پنڈتوں کا قصور ہے، راجہ صاحب کا نہیں"

ہم حیران ہو رہے ہیں کہ پورانوں کو بدنام کرنے کے لئے کیسی بہکی بہکی باتیں کی جا رہی ہیں۔ مہاشہ جی نے سب سے پہلے جام جہاں نما کے اقتباسات سے راجہ بھوج کو سنسکرت کا عالم اور سنسکرت عالموں کا قدر دان لکھا ہے۔ بھلا اس سے کون انکار کرتا ہے۔ آپ ذرا ستیارتھ پرکاش کے نقل کردہ اقتباس پر غور کریں:

(۱) جب راجہ بھوج ایک ایک شلوک پر ایک ایک لاکھ روپیہ پنڈتوں کو دیتا تھا تو صاف ظاہر ہے کہ یہ روپیہ اس پنڈت کو دیتا تھا جو خود شلوک بنائے ۔ نہ کہ جو دوسروں کے شلوک پیش کرے ۔ اس حالت میں اگر وہ وشنو پوران اور مارکنڈے پوران بیاس کے نام پر بناتے تو انہیں لاکھ روپیہ کس طرح ملتا ۔ چاہئے تو یہ تھا ۔ کہ پنڈت انعام لینے کے خیال سے بیاس وغیرہ رشیوں کے شلوک اپنے نام پر پیش کرتے ۔ نہ کہ خود شلوک بنا کر بیاس جی کے نام پر پیش کرتے ۔ کیونکہ ایسا کرنے سے فائدہ ؟ لہذا یہ خیال غلط ہے کہ اس زمانہ کے پنڈتوں نے بیاس جی کے نام پر وشنو پوران اور مارکنڈے پوران وغیرہ بنائے ؛

(۲) "جن پنڈتوں نے وشنو پوران اور مارکنڈے پوران بنائے راجہ بھوج نے ان کے ہاتھ کاٹ دیئے"۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے پیشتر بھی مارکنڈے اور وشنو پوران موجود تھے ۔ تب ہی تو ان کے ہاتھ کاٹے گئے ۔ کیونکہ کوئی مصنف مجرم صرف اس حالت میں ہو سکتا ہے جبکہ پہلے بنی ہوئی کسی مستند کتاب کے نام پر نئی کتاب بنا کر پہلی کتاب کو نقصان پہنچانا پبلک کو دھوکا دینا اور خود فائدہ اٹھانا چاہے ۔ نیز جب ان پنڈتوں کے ہاتھ کاٹ دیئے تو راجہ بھوج نے ان کے بنائے ہوئے مارکنڈے پوران اور وشنو پوران کو کیوں تلف نہ کیا ہوگا ؟ کیونکہ جب کوئی مصنف مجرم ثابت ہو جائے تو پھر اسکی تصنیف کس طرح قائم رہ سکتی ہے ۔ اسے بھی مصنف کے مجرم ثابت ہوتے ہی تلف کر دیا جاتا ہے۔

(۳) "وشنو پوران اور مارکنڈے پوران کے ان مصنفوں کے ہاتھ کاٹے گئے" تاکہ آئندہ کسی کو ایسا کرنے کی جرأت نہ ہو ۔ اور نہ ہی آئندہ کوئی ایسا کرتا تھا ۔ کیونکہ راجہ بھوج کے بعد کوئی اس جیسا سنسکرت کا قدر دان نہیں ہوا ۔ لہذا راجہ بھوج کے بعد پوران نہیں لکھے جا سکتے ؛

(۴) اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس زمانہ کے ہندو راجہ اس بات کے متعلق پابندی کرتے تھے کہ کوئی شخص پراچین رشیوں کے نام پر کوئی گرنتھ نہ لکھنے پاوے ۔

حالت میں کون جرات کر سکتا تھا کہ بیاس جی کے نام پر پوران لکھ سکے؟

(۵) راجہ بھوج نے ان پنڈتوں کے ہاتھ کاٹ دیئے ۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس کے دل میں بیاس کرت اٹھارہ پورانوں کی خاص قدر و منزلت تھی ۔ اور وہ پورانوں کی فضیلت کو بوجہ سنسکرت کا ودوان ہونے کے سمجھتا تھا اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ بیاس جی اور ان کے پورانوں کے نام پر کوئی اوپدت پوران وغیرہ بنا کر اعلیٰ پورانوں کی عظمت کو کم کرے پر ان سب امور سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ راجہ بھوج سے پہلے پوران موجود تھے ۔ لہذا پوران بیاس کرت ہیں ۔ مہاشہ جی اخیر میں لکھتے ہیں کہ اصل میں اسکی ایسی قدردانی کے سبب سے حیلہ ساز لوگوں نے جھوٹے گرنتھ بنا کر رشی منیوں کے نام پر پیش کئے ۔ اس فلاسفی کی ہمیں سمجھ نہیں آتی ۔ اسکی قدردانی کا قدرتی نتیجہ تو یہ ہونا چاہئے تھا ۔ کہ حیلہ ساز لوگ رشی منیوں کے گرنتھ اپنے نام پر پیش کرتے نہ کہ خود بنا کر رشی منیوں کے نام پر پیش کرتے ۔ ٥

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی ٭ چاپوش کو لگائی کرن آفتاب کی

پانچواں باب

پرانوں کے بغیر ویدوں کو نہیں سمجھا جا سکتا

سناتن دھرمیوں کا یہ بھی دعویٰ ہے۔ کہ ویدوں کا گیان صحیح طور پر اسوقت تک سمجھا ہی نہیں جا سکتا جب تک پرانوں کے گیان کو ساتھ نہ لیا جائے۔ یا یوں کہو کہ چونکہ وید پران اور اتہاس ساتھ ساتھ چلتے ہیں (دشت پرمن ۱۴-۱-۵-۱۰ اسو آرنیک اپنشد ۲-۴-۱۰ وغیرہ وغیرہ) یہی وجہ ہے کہ جس مہاپرش نے (خواہ وہ کوئی بھی کیوں نہ ہو) پرانوں کو چھوڑ کر ویدک گیان کو سمجھنے کی کوشش کی۔ اس نے وید منتروں کو غلط سمجھا اور ان کے غلط ارتھ کئے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ پرانوں میں جتنا بھی گیان ہے وہ ویدوں میں بیج روپ میں موجود ہے۔ اور پرانوں نے اسی بیج روپ ویدک گیان کو وستار پوربک بیان کیا ہے۔ اب اگر کوئی پیپل کے بیج سے ہی پیپل کو سمجھنا چاہے تو ظاہر ہے کہ وہ پیپل کو پورے معنوں اور حقیقی صورت میں نہیں سمجھ سکیگا۔ ہاں اگر کوئی شخص پیپل کو پہلے سے جانتا ہے تو پھر وہ پیپل کے بیج سے ہی پیپل کو سمجھ لے گا۔ بعینہ جو پرانوں کو پوری طور پر جانتا ہے۔ اور پرانک گیان پر جسے عبور ہے وہ ویدوں کے گیان کو فوراً سمجھ لیگا۔ یہی تو وجہ ہے کہ مہاشہ لیکھرام جی کے پیش کردہ اتری سمرتی کے پرمان (کلیات آریہ مسافر صفحہ ۲۹) میں بھی شری اتری جی مہاراج فرماتے ہیں

کہ "وید سے انپت لوگ شاستر پڑھتے ہیں اور شاستر سے تپت پوران" جس کا مدعا ہی یہ ہے کہ وید پوسے عالموں کے لئے ہیں۔ جن کا شاستر پورانوں پر عبور ہے۔ جو اس سے نچلے درجہ کے ہیں وہ شاستر پڑھتے ہیں۔ اور سب سے نچلے درجہ کے پوران"۔ گویا ویدک گیان کی چوٹی پر پہنچنے کے لئے پورانوں کے زینے پر سے گذرنا ضروری ہے۔ جو آدمی زینے پر پاؤں رکھے بغیر چھت کی ہوا کھانا چاہتا ہے۔ وہ چھلانگ لگا تو لے لیکن ایسا کرنے سے اس کا اپنا ہی منہ ٹوٹے گا۔ جیسے ویدک گیان کو سمجھنے کے لئے پورانک گیان کو سمجھنا ضروری ہے۔ اس کے بغیر انسان منہ کی کھائیگا ؛

ہم نے اوپر بیان کیا کہ ویدوں میں بیج روپ سے بیان کردہ گیان کو پورانوں میں وستار پوربک مختلف کتھاؤں وغیرہ کے ذریعہ بیان کیا گیا ہے۔ جو کتھائیں ویدوں میں بیج روپ سے موجود ہیں۔ اُن ہی کتھاؤں کو بہ تفصیل اور بالتشریح پورانوں نے بیان کیا ہوا ہے۔ اس سے پہلے کہ ہم ایسی دو ایک کتھاؤں کو دکھلا کر اپنے دعوے کی تائید کریں ہم دکھانا چاہتے ہیں کہ وید شاستر اور پوران کا کیا سمبندھ ہے ؟

وید شاستر اور پوران کا آپس میں وہی تعلق ہے جو مذہب فلسفہ اور سائینس کا ہے۔ گویا مذہب مختلف امور کے متعلق صرف ہدایات ہی دیتا ہے اور فلسفہ یا شاستر ان ہدایات پر فلسفیانہ (شاستر وکت) بحث کر کے ان کی ہدایات کو صحیح ثابت کرتا ہے جس طرح سائینس مختلف واقعات اور مشاہدات سے نتیجہ نکال کر سچائی تک پہنچتا ہے اسی طرح پوران مختلف کتھائیں (جو واقعات کی طرز پہ بیان کی گئی ہو) بیان کر کے ان سے سچائی اخذ کرتے ہیں۔ مثلاً :۔

(۱) مذہب یا الہام (وید) نے خوراک وغیرہ کے متعلق صرف خاص ہدایات جاری کردیں کہ "خون نہ کھاؤ"۔ "شراب نہ پیو۔ مجرد رہو۔ یا اپنی عورت کے سوائے دوسری کی طرف مت دیکھو"

(۲) شاستر کا کام ہے کہ مذہب یا الہام (وید) میں کی ہوئی ہدایات پر عقلی طور پر بحث کرے یا یوں کہو کہ جو لوگ الہام کے قائل نہ ہوں۔ اور مذہب کو ایک عقیدہ خیال کرکے اس سے آزاد رہنا چاہیں۔ مذہب کے جال میں نہ پھنسنا چاہیں۔ ان کو بھی مذہبی یا الہامی (ویدک) سچائی کا قائل کرادے۔ اور ان کے لئے عقلی دلائل دیکر ان پر واضح کرے کہ خون کھانے اور شراب پینے سے جسم پر کیا اثرات ہوتے ہیں؟ اور ان اثرات سے جسم کی کیا حالت ہوتی ہے؟ عقلی طور پر بتاوے کہ اگر تم اپنی عورت کی موجودگی میں دوسری عورت پر نظر ڈالوگے تو سوسائٹی کی کیا حالت ہوگی؟ اور دوسرے لوگ تمہاری عورت پر بھی ویسی ہی نظر ڈالیں گے:

(۳) مگر دنیا میں نہ صرف راسخ الاعتقاد لوگ ہیں جو مذہب پر بغیر ہوں ناں کئے ایمان لے آئیں اور نہ ہی ایسے لوگ ہیں جو مذہبی سچائی کو دماغی طور پر سمجھ سکیں۔ بلکہ ایسے لوگ بھی ہیں کہ جن کا مذہب پر کوئی ایمان نہیں۔ یا پوری طور پر ایمان نہیں۔ اور عقلی طور پر بھی اس سچائی کو نہیں سمجھ سکتے۔ کیا لوگ مذہبی سچائی سے بے خبر جاہل مطلق رہیں ان کو مذہبی سچائی کا کس طرح قائل کیا جاوے۔ ان کے لئے واقعات تجربات اور مشاہدات ہیں۔ یا یوں کہو کہ جو لوگ نہ کسی بات کو جانتے ہیں اور نہ عقل سے سمجھ سکتے ہیں اُن کے لئے مشاہدات کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اور مشاہدات تجربات کے مجموعہ کا نام سائینس ہے۔ گویا ایسے لوگوں کے لئے سائینس نے وہ کام کردیا جو اس سے اگلی جماعت کے لئے عقل نے کیا تھا:

بعینہ جو لوگ مذہب کو نہیں سمجھتے۔ اور عقل سے بھی وہ مذہبی سچائی کو نہیں سمجھ سکتے انہیں مذہبی سچائی کا کس طرح قائل کرایا جاوے؟ اس کمی کو پورانوں نے پورا کیا۔ پورانوں کی کتھاؤں نے بتلایا کہ جو لوگ شراب پیتے اور ماس کھاتے تھے۔ ان کو راکشش نام سے پکارا گیا۔ ان کے دل و دماغ اور جسم پر کیا اثرات ہوئے؟ اور ان اثرات سے

انہوں نے کیا کیا کام کئے ؟ ان کے اعمال سے سوسائٹی میں ان کی کیا حالت ہوئی ؟

اسی طرح سے پورانوں نے بتلایا کہ فلاں آدمی دوسری عورت [illegible] نظر بد سے دیکھتا تھا۔ باوجود اس کے کہ وہ صاحب اقبال اور بلند مرتبہ تھا۔ [illegible] نے اس کو کس نظر سے دیکھا ؟ ان کے جسم کی کیا حالت ہوئی ؟ اور ان افعال کا اُن کی ذات اور سوسائٹی پر کیا اثر ہوا ؟ وغیرہ وغیرہ۔ گویا اس قسم کی کتھاؤں سے پورانوں نے عوام کو مذہبی سچائی کی طرف مائل کر دیا۔ اور وہ لوگ مذہبی سچائی کے سامنے جھک گئے ؛

انسان پیدا ہوتے ہی اس قابل نہیں ہوتا کہ وہ مذہبی سچائی کو سمجھتا ہو۔ اور نہ ہی اسکی عقل اس قدر تربیت یافتہ ہوتی ہے کہ وہ عقلی طور (شاستروکت طریقہ) پر اس سچائی کو سمجھ سکے۔ اس لئے اس حالت میں اس کے لئے پورانک کتھائیں ہی مفید ہونگی۔ اور اسوقت جبکہ اس کے لئے مذہب اور فلسفہ (وید اور شاستر) کسی کام کے نہیں پوران کا ہے گرا وسطہ سے ہی آ کر اس راہ کی طرف لے آئیں گے۔ جس راہ پر انہیں وید اور شاستر چلانا چاہتے ہیں۔ اور پورانوں کی بدولت ہی وہ بعد میں اس قابل ہو جائینگا کہ وہ ویدک گیان یعنی مذہبی سچائی کو گرہن کر کے حقیقی مقصد کو حاصل کر سکے ؛

یہی وجہ ہے کہ جن لوگوں کو پورانوں سے متنفر کر دیا گیا ہے۔ جب ان کے سامنے کوئی ایسی ویدک سچائی رکھی جاتی ہے۔ جسے وہ اپنی عقل سے سمجھ نہیں سکتے۔ تو وہ جھٹ سے کہہ دیا کرتے ہیں۔ اگر یہی ویدک سچائی ہے تو ہم اس سے انکار کرتے ہیں۔ چنانچہ نہ صرف ہمارا ذاتی تجربہ ہے بلکہ دیکھا جاتا ہے کہ جب پورانوں سے منکر اور ویدوں کے قائل (آریہ سماجیوں) کو یہ بتلایا جاتا ہے کہ وید کے فلاں منتر میں رام۔ کرشن۔ وارا۔ اور بامن وغیرہ کا ذکر آتا ہے تو وہ جھٹ سے کہہ دیتے ہیں کہ "اگر ویدوں میں رام کرشن وغیرہ کا نام اور ذکر آتا ہے تو وہ ویدا ایشوری گیان نہیں ؛؛

گویا یہ بات پورے طور آپنے چوسٹھ بیٹھے پہچ ہے کہ انسان ایمانداری اور پورے

یقین کے ساتھ اسوقت تک ویدوں کو ایشوری گیان نہیں سمجھ سکتا۔ جب تک کہ وہ پورانوں کو نہ سمجھتا ہو۔

کوئی آدمی کسی بات پر ایمان لے آئے یہ الگ سوال ہے۔ لیکن جب تک سائینس اور فلسفہ کے مرحلوں کو عبور کر کے اس بات کو صحیح ثابت کرتا ہوا اس پر ایمان نہ لائے گا۔ وہ راسخ الاعتقاد ایماندار نہیں ہو سکتا۔ بعینہٖ وید کے ایشوری گیان ہونے کا معتقد ہونے والے اس کا اعتقاد راسخ الاعتقاد نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ پورانوں اور شاستروں کے مرحلوں سے گذرتا ہوا ویدوں کے ایشوری گیان ہونے کا معتقد نہیں ہوتا۔

اب ہم بطور نمونہ کے چند ایک کتھائیں بیان کرتے ہیں تاکہ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے کہ جو کتھائیں بیج روپ سے ویدوں میں موجود ہیں وہی پورانوں میں ہیں۔ یا ہمارے اس دعوے کی تائید ہو جائے کہ پورانوں کے بغیر ویدوں کو سمجھا ہی نہیں جا سکتا۔

(۱) وید میں آتا ہے "ستیم بدھ" اس ایشوری ہدایت "سچ بولنا چاہئے" پر اگر کوئی آدمی عملی طور پر یونہی ایمان لے آئے تو وہ مبارک ہے۔ مگر جو آدمی سچ کی عظمت کو نہیں جانتا۔ سچائی کی فضیلت کا قائل نہیں۔ اس کے لئے شاستروں نے کئی طرح سے اس مضمون پر مدلل بحث کر کے سچ کی مہما بیان کی ہوئی ہے۔ اور شاستر اسی کی مہما بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ "سدا چار پرشوں سے سیکھو" (دنیا کے) "ستیم بدھ" سچ بولنا چاہئے اس سچائی کو شاستروں نے فلسفیانہ طور پر ثابت کر کے عوام کو اس طرف مائل کرنا چاہا۔ اگر ویشنو پران نے ہرش چندر کی زندگی کے واقعہ کو بیان کر کے سچ کی فضیلت بیان کی۔ اب جائے غور یہ سوال ہے کہ عام لوگوں پر "ستیم بدھ" واکیہ شاستروں کی فلسفانہ بحث اور پورانوں میں بیان کردہ ہرش چندر کی کتھا میں سے کس کا زیادہ گہرا اثر ہو گا۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ انسانی فطرت پر کتھا

گہرا اثر پورانوں میں بیان کردہ ہرلیش چندر کی کتھا کریگی۔ نہ تو شاستروں کا خشک فلسفہ اتنا اثر کر سکتا ہے اور نہ ویدوں کا "ستیم بدھ" شاہی حکم۔ گویا وید کے واکیہ "ستیم بدھ" کو سمجھانے کے لئے وشنو پوران نے جو ہرلیش چندر کی کتھا بیان کی۔ ممکن نہیں کہ انسان ہریشچندر کی کتھا کے بغیر "ستیم بدھ" سے اس قدر متاثر ہو سکے۔ جسقدر پورانوں کی بیان کردہ کتھا سے۔

(۲) یجروید میں آتا ہے کہ:۔

(شلوک ۴۲ دیکھو ضمیمہ)

"جس کا گلا نیلا ہے اسکو نمسکار ہو"۔ یجروید نے تو بتلایا کہ جس کا نیلا گلا ہے اسکو نمسکار ہو۔ اب نیلا گلا کس کا؟ یہ بات عام طور پر مشہور ہے اور پورانوں سے منکر بھی مہادیو جی کو نیل کنٹھ مانتے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ مہادیو جی کا نیلا کنٹھ کیوں؟ نیلا کیسے ہوا تھا؟ ان باتوں کو وید نہیں بتلاتا۔ گویا وید نے تو بیج روپ سے بتلادیا۔ کہ "نیلے گلے والے کو نمسکار" لیکن پوران سمندر منتھن کی کتھا میں بتلاتے ہیں کہ نیلا گلا کس کا تھا؟ اور کس طرح ہوا؟ سنیئے:۔

سمندر منتھن کے وقت جہاں سمندر سے اور رتن نکلے۔ وہاں وش (زہر) بھی برآمد ہوا۔ اب سوال پیش ہوا کہ اس زہر کو کون گرہن کرے۔ چنانچہ مہادیو جی سے پرارتھنا کی گئی اور انہوں نے زہر کو گرہن کر لیا۔ جس سے آپ کا گلا نیلا ہو گیا۔ اور آپکا نام "نیل کنٹھ" پرسدھ ہوا۔

(۳) یجروید ۵۔ ۱۵ میں آتا ہے کہ:۔

(شلوک ۴۳ دیکھو ضمیمہ)

ارتھ:۔ "وشنو نے اس سنسار کو ناپا اور تین قدم رکھے"

منتر مذکورہ میں آتا ہے کہ وشنو نے تین قدم سے پرتھوی کو ناپا۔ منتر مذکورہ میں "پد" شبد آتا ہے۔ جس کے معنی قدم ہیں۔ آپ وید کے تمام منتروں کو چھان مارئیے کہیں

سے بھی یہ نہیں ملیگا۔ کہ وشنو نے کب اور کس طرح سے تین قدم سے سنسار کو ناپا؟ اور کیوں ناپا؟ اور کیا نتیجہ ہوا؟ وغیرہ وغیرہ ؛

منتر مذکورہ میں جس کتھا کو بیج روپ سے بیان کیا گیا ہے۔ اس بیج روپ کتھا کو پورانوں نے کھول کر وامن بھگوان کی کتھا لکھی ہے۔ کہ بھگوان نے وامن روپ دھار کر بلی راجہ سے تین قدم کا دان لیا۔ اور اسوقت سنسار کو ناپا۔ آریہ سماجی دوست وامن بھگوان کی کتھا پر اعتراض کیا کرتے ہیں۔ اور تو اور ان کے اخباروں کے رشی نمبروں میں وامن بھگوان کی پورانک کتھا کا خلاصہ لکھ کر سناتن دھرمیوں پر اعتراض کئے جاتے ہیں۔ کہ ان کے اوتار فریبی۔ ریاکار اور مکار ہیں۔ لیکن ان سجنوں سے کوئی پوچھے کہ یجروید کے منتر مذکورہ کی موجودگی میں ان کا کتھن کہاں تک صداقت پر مبنی ہے لیکن ہاں ان کا بھی کوئی قصور نہیں ان کو پورانوں سے گمراہ کر دیا گیا ہے اور وہ پورانوں کے بغیر ویدوں کو نہیں سمجھ سکتے ؛

(۴) (شلوک ۴۲ دیکھو ضمیمہ)

اس وید منتر میں دس مکھ اوتاروں کا ذکر ہے۔ چنانچہ ہم نے منتر میں دئے ہوئے شبد دش (دس) کے نیچے لائن دے دی ہے۔ تاکہ معمولی ہندی خواں بھی ارتھ کئے بغیر منتر میں دس شبد دیکھ لیں۔ اب سوال یہ ہے کہ وید میں بتلائے ہوئے ان دس اوتاروں کا ذکر کہاں ہے؟ پوران ان دس اوتاروں کا حال مفصل طور پر دستار پوربک بتلاتے ہیں۔ ہم نے یہ دعوی کیا تھا کہ بغیر پورانوں کے ویدوں کو نہیں سمجھا جا سکتا۔ چنانچہ جو لوگ پورانوں کو نہیں مانتے وہ اس منتر کو کس طرح سمجھ سکتے ہیں۔ جس میں مچھ۔ کچھ۔ واراہ۔ نرسنگھ۔ وامن۔ پرسرام۔ رام۔ کرشن۔ بدھ۔ کلکی ان دس اوتاروں کا ذکر بیج روپ سے موجود ہے۔

(۵) (شلوک ۴۳ دیکھو ضمیمہ)

اس منتر میں جو رام اوتار کا ذکر بیج روپ سے موجود ہے۔ اس رام اوتار کا مفصل اور وستار پوربک حال بغیر پران اتہاس کے کسی وید منتر سے ملے گا؟

(۶) (شلوک دیکھو ضمیمہ)

اس رگ وید منتر میں کرشن بھگوان کا ذکر بیج روپ میں موجود ہے جو دیوکی سے پرگٹ ہوئے۔ اب سوال یہ ہے کہ کرشن کا حال پرانوں کے علاوہ اور کسی وید منتر میں وستار پوربک نہیں ملتا۔ جس سے ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ ویدوں کو بنیہ پرانوں کے نہیں سمجھا جا سکتا۔

(۷) (شلوک دیکھو ضمیمہ)

ارتھ:۔ "وراہ سوکر روپ دھاری پرجاپتی نے یہ پرتھوی ادھار کی ہے"

منتر مذکورہ میں وراہ۔ پرتھوی۔ اور سوکر شبدوں کے نیچے ہم نے لائن دے دی ہے تاکہ معمولی ہندی دان بھی ان شبدوں اور ان کے تعلق کو دیکھ کر حقیقت جان سکیں اور دوسروں کے چلگتے "ارتھ غلط ہے" ثابت کر سکیں۔ اب سوال یہ ہے کہ وراہ۔ سوکر۔ روپ دھاری پرجاپتی نے کب پرتھوی کا ادھار کیا؟ کس طرح کیا؟ اور کس جگہ کیا؟ وغیرہ وغیرہ۔ ان تمام سوالوں کا جواب وید نہیں دیتا۔ وید نے اس حقیقت کو بیج روپ سے بتلا دیا۔ مگر پران وستار پوربک وراہ اوتار کا ذکر لکھتے ہوئے ان تمام سوالوں کا جواب دیتے ہیں۔ پرانوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے جل ہی جل تھا۔ تمام دنیا کے مذاہب اور موجودہ سائینس اس امر پر دلالت کرتے ہیں۔ منوسمرتی میں بھی سب سے پہلے جل کا بنایا جانا اور اس میں کرتا کا پرویش کر کے نارائن (نارا جل کو کہتے ہیں جو کہ زمین پرش ایدھار رہا تھا)

ے اسلام اور عیسائی مت کے خیال میں بھی سب سے پہلے پانی ہی پانی تھا اور اس پر خدا کی روحیں تیرتی تھیں۔

سے پیدا ہوا ہو۔ اس نارا یعنی جل میں قیام پانے والے کو نارائن کہتے ہیں) نام دھارن کرنے کا ذکر موجود ہے۔ علاوہ ازیں مادہ کی سوکشم حالت (جس سے کہ یہ جگت ظہور پذیر ہوا) کو شرتی میں بھی سمند کے نام سے ہی بیان کیا گیا ہے۔ جس میں پرماتما کا پہلا ظہور ہوا۔ (رگ وید ۱۲۱/۷ ۱۰۔ یجروید ۲۷/۲۵ شت پتھ براہمن ۱/۹ ۱۱)

جب سب سے پہلے پانی ہی پانی تھا تو اس وقت قدرتی طور پر مچھلیاں پیدا ہونی چاہئیں اور اسوقت مچھلیوں کے ہم جنس بھگوان کا مچھ اوتار ہونا چاہئے۔ اس کے بعد پانی خشک ہونے لگا اور کہیں کہیں کیچڑ وغیرہ پیدا ہوا۔ اس وقت کیچڑ میں رہنے والے جاندار کچھوے وغیرہ پیدا ہوئے۔ اور بھگوان کا ان کے ہم جنس کچھ اوتار کی صورت میں ظہور ہوا۔ اس کے بعد جب پرتھوی مہا پرلے کے بعد پہلی دفعہ پرگٹ ہوئی۔ تو ایسے جاندار پیدا ہوئے کہ جو دراصل خشکی کے جانور ہوں لیکن کیچڑ میں رہ کر خوش رہیں۔ ان کی ہم جنس وراہ اوتار سوکر روپ سے پرگٹ ہوئے۔ "بھگوان نے وراہ سوکر روپ سے پرتھوی کا ادھار کیا"۔ مراد یہ کہ وراہ کے زمانہ میں پرتھوی کا ظہور ہوا۔ (مفصل کیلئے دیکھو ہماری کتاب اوتار درشن جسے پرتی ندھی سبھا پنجاب نے چھپوایا ہے) غرضیکہ اوتاروں کے اس سلسلہ پر اگر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ڈارون وغیرہ مغربی سائینس والوں کی تھیوری پورانوں کے سامنے سر جھکاتی ہے۔ جس بات کو دریافت کر کے مغربی محقق آج ناز کر رہے ہیں۔ پورانوں نے آج سے ہزارہا سال پہلے دریافت کر لیا تھا۔ ہم جملہ معترضہ میں چلے گئے۔ ہماری غرض یہ ہے کہ وید نے جس حقیقت کو بیج روپ سے بتلایا تھا پورانوں نے انہیں وستار پوربک بیان کیا۔

(۸) رشلوک ۶ کو دیکھو ضمیمہ)

وشنو نے تین قدموں سے پرتھوی کو ناپا۔ وامن بھگوان کی طرف اشارہ ہے جس کا مفصل حال سوائے پورانوں کے اور کہیں سے نہیں مل سکتا:

بغرضیکہ اس قسم کے کتنے ہی پرمان مل سکتے ہیں۔ اور دئے جا سکتے ہیں۔ جن کا بخوف طوالت ہم ذکر نہیں کر سکتے۔) جن سے یہ بات اچھی طرح ثابت ہوتی ہے۔ کہ ویدوں میں بیان کردہ بیج روپ کتھاؤں کو پورانوں میں وستار پوربک بیان کیا گیا ہے اور ان بیج روپ کتھاؤں کو انسان اسوقت تک نہیں سمجھ سکتا۔ جب تک پورانوں کا آشرا نہ لے۔ اسے یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ پورانوں کے بغیر وید نہیں سمجھے جا سکتے۔ یہی نہیں بلکہ ویدوں کے ہر منتر سے پہلے آتا ہے کہ اس منتر کا رشی کون ہے؟ درشٹا کون ہے؟ دیوتہ وغیرہ۔ لیکن ان رشیوں وغیرہ کے اتہاس وغیرہ کے متعلق ویدوں سے کچھ روشنی نہیں ملتی۔ جب تک یہ واقفیت نہ ہو۔ کہ یہ رشی کون ہیں؟ ہر ایک منتر کا الگ الگ رشی اس سے کیا مراد ہے؟ فلاں منتر کا فلاں رشی ہے۔ وہ رشی کہاں ہوا؟ کہاں تپ کیا؟ فلاں منتر کا درشٹا کون ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔ تب تک ویدوں کو صحیح طور پر اور مکمل طور پر کیسے سمجھا جا سکتا ہے؟ اور اس قسم کا مکمل اتہاس پورانوں سے ملتا ہے۔ اس لئے یہ کہنا پورے سولہ آنے چوسٹھ پیسے صحیح ہے۔ کہ پورانوں کے بغیر ویدوں کو سمجھا ہی نہیں جا سکتا؛

ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ شری برہما جی مہاراج پر ویدوں اور پورانوں کا پرادربھاو ہوا۔ برہما جی سے پورانوں کو شری سنت کمار جی نے لیا۔ اور سنت کمار جی نے دیورشی نارد جی مہاراج کو پوران دئے جس سے بیاس جی مہاراج نے کر اٹھارہ جلدوں میں تقسیم کر کے موجودہ اٹھارہ پورانوں کی صورت دی۔ اسی وجہ سے پورانک گیان بھی اسی طرح انادی ثابت ہوتا ہے۔ جس طرح کہ ویدک گیان۔ اور بیاس جی مہاراج نے پورانوں کی رکھشا کا ذمہ اپنے مختلف ششیوں کے ذمہ لگایا جس طرح مختلف رشیوں کے ذمہ ویدوں کی رکھشا کا کام؛



چھٹا باب

پورانوں کا نفس مضمون سمجھنے میں غلطی کی وجہ

کہا جائیگا کہ اگر پوران ویدوں کی طرح انادی ہیں۔ اور ویدوں میں بیان کردہ بیج روپ کتھاؤں کو وستار پوربک پورانوں میں بیان کیا گیا ہے۔ نیز پوران بیاس کرت ہیں۔ تو پھر کیا وجہ کہ پورانوں میں:-

(۱) ناممکن باتیں لکھی ہوئی ہیں ؎

(۲) ایک دوسری کے خلاف کتھائیں پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ سرشٹی اتپتی کے متعلق مختلف پورانوں کی مختلف رائے ہے ؎

(۳) غیر مہذب اور ناشائستہ کتھائیں پائی جاتی ہیں ؎

(۴) اتہاس۔ سائنس اور جغرافیہ کے خلاف باتیں لکھی ہوئی ہیں ؎

ہمارا دعویٰ ہے کہ پورانوں میں ایک بھی کتھا ایسی نہیں جو غیر مہذب۔ ناشائستہ سائینس۔ جغرافیہ۔ عقل اور قانون کے خلاف ہوں۔ بلکہ پورانوں کی ایک ایک کتھا سائینس۔ جغرافیہ اور عقل و قانون قدرت کے موافق اور مہذبانہ و شائستہ ہے ہاں یہ سمجھ کا فتور ہے۔ اس سے پہلے کہ ہم ہر قسم کی ایک ایک دو دو کتھائیں لیکر ناظرین پر واضح کریں کہ جن کتھاؤں کو غیر مہذب و ناشائستہ اور قانون قدرت

اور علم جغرافیہ۔ سائینس کے خلاف سمجھا جاتا ہے۔ وہ کتھائیں ہی دراصل مہذبانہ طور پر قانون قدرت اور علم جغرافیہ و سائینس کے موافق لکھی گئی ہیں۔ بہتر خیال کرتے ہیں کہ پورانوں کے نفس مضمون اور کتھاؤں کے حقیقی تتو کو حاصل کرنے کے لئے کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے ؛

پورانوں کی زبان

سب سے پہلے اس بات کا سمجھ لینا ضروری ہے۔ کہ پورانوں میں آدھیاتمک بھاشا۔ لوکک بھاشا۔ اور وچتر بھاشا تین طرح کی زبان استعمال کی گئی ہے (۱) ادھیاتمک بھاشا:۔ وہ بھاشا ہے کہ جس بھاشا کے ذریعہ شاریرک کتھا کو سناری اتہاس بنا کر سمجھایا جائے۔ اور ادھیاتمک بھاشا کیسی ہوتی ہے اس کے لئے ہم شریمد بھاگوت کی ایک کتھا نقل کرتے ہیں جو چوتھے سکندھ میں "پورنجن" کے نام سے پرسدھ ہے:۔

"پورنجن ایک بڑا بھاری پرتاپی راجہ تھا۔ اس کا ایک دوست اوگیات نامی تھا۔ جو سب باتوں کو جانتا تھا۔ اس راجہ نے ہمالیہ کے دکن کی طرف ۹ دروازوں والی ایک نگری کو دیکھا۔ جس کی شان و شوکت بھوگ وتی نگری سے کم نہ تھی۔ اس بن میں ایک سندر استری آنکلی۔ اسکے ساتھ دس داس تھے۔ اور ان نوکروں کیساتھ سینکڑوں استریاں تھیں۔ ایک ۵ سروں والا سانپ اس استری کی حفاظت کرتا تھا۔ وہ استری راجہ کو بن میں ملی۔ راجہ نے اس سے پوچھا تو کون ہے۔ اور کہاں سے آئی ہے اور یہ جوان تمہارے ساتھ کون ہیں۔ اور یہ استریاں کون ہیں۔ اور یہ تیرے آگے چلنے والا سانپ کون ہے۔ استری نے جواب دیا کہ مجھے صرف اتنا ہی معلوم ہے کہ اب میں اس جگہ ہوں۔ مجھے اس سے زیادہ کچھ معلوم نہیں۔ راجن آپ اس ۹ دوار کی

نگری میں میرے ساتھ سو برس تک بھوگ کرو"

راجہ پورنجن اور اسکی استری وہاں رہنے لگے۔ پورنجن استری کے اس قدر بس میں ہوگیا کہ اس کے اشارے پر اُٹھتا بیٹھتا۔ پورنجن کے ہاں ایک رتھ بھی تھا جس کے دس گھوڑے تھے۔ اور ایک رتھبان۔ رتھ بان جدھر چاہتا پورنجن کو لے جاتا۔ اس طرح سے پورنجن اور اسکی استری کو پورنجن نگری میں رہتے ہوتے بہت سمے گذر گیا۔ راجہ سے رانی کے گیارہ سو پتر اور ۱۱۰ کنیائیں پیدا ہوئیں۔ اور پورنجن کے ایک ایک لڑکے سے سو سو لڑکے پیدا ہوئے۔ آخر کار ایک دن ایک کنیا (کنواری لڑکی) آگئی۔ اور اس نے راجہ کی چوٹی پکڑلی۔ راجہ نے اپنے آپ کو اس سے چھڑانے کی بہتری کوشش کی۔ مگر کامیاب نہ ہوسکا۔ اس لڑکی نے راجہ کو جکڑ کر باندھ لیا۔ اتنے میں ۳۶۰ چور آگئے۔ اور انہوں نے آتے ہی شہر کو گرانا شروع کردیا۔ اور اس کے بعد اس نگری کو آگ لگا دی"

نئی روشنی والے بابو مہاشہ اسے گپ کہیں گے۔ اور طرح طرح کے اعتراضات کرینگے کہ بھلا کہیں ۵ سروں والا سانپ بھی ہوتا ہے؟ اور وہ اس استری کے آگے آگے کیوں چلتا ہوگا۔ راجہ کا رتھ دس گھوڑوں کا تھا اور رتھبان ایک ہی۔ بھلا یہ کیونکر ممکن ہے؟ رانی سے راجہ کے ۱۱ سو پتر کبھی ممکن ہے۔ یہ بات کسی نے بھنگ پی کر نہیں لکھی تو اور کیا ہے اور پھر راجہ کی چوٹی ایک کنواری لڑکی نے پکڑلی۔ وہ لڑکی بھی عجیب گستاخ اور بے باک ہوگی۔ دیکھو جھوٹ کی بھی حد ہوگئی۔ ایک لڑکی اور مقابلہ پر ایک راجہ کا مالک راجہ۔ پھر لڑکی غالب آگئی۔ چور بھی ۳۶۰ آئے۔ پورا گروہ ڈاکوؤں کا تھا۔ اور اس ڈاکوؤں کے گروہ نے نگری کو آگ کیوں لگائی۔ لوٹا کیوں نہیں۔ غرضیکہ اس قسم کے کہتے ہی اعتراضات کرتے ہوئے نئی روشنی کے بابو کہیں گے کہ اس قسم کی کتھاؤں کی موجودگی میں پرانوں

کو بیاس کرت کہتے ہو - اور انہی پورانوں کی نسبت کہتے ہو- کہ ان کے بغیر ویدوں کو نہیں سمجھا جا سکتا - یہ باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتیں ؛

ہم ان بھجنوں سے یہ عرض کرینگے کہ اگر آپ نے اپنی عقل کا دروازہ ہی بند کر دیا ہو تو تمہاری عقل میں کوئی بات کیسے آسکتی ہے - ذرا عقل کا پھاٹک کھولئے! ہم آپ کو سمجھائے دیتے ہیں - دیکھو کیسی حقیقت اس کتھا میں پنہاں ہے ؛

پورنجن سے مراد جیو آتما ہے - جو نو۹ دروازوں والے انسانی جسم کی نگری میں نواس کرتا ہے - یہ جسم اتنا پیارا لگتا ہے کہ جیو آتما اس میں آکر پھر نکلنا نہیں چاہتی (موت کسی کو پسند نہیں آتی) اوگیات اس کا دوست جو سب باتوں کو جانتا ہی وہ ایشور ہے - جس کو نوبخن کہتے ہیں - وہ خوبصورت استری جو نرنجن کو ملی بدھی ہے -
۵ کرم اندریاں اور ۵ گیان اندریاں دس نوکر اور رتھ کے گھوڑے ہیں - من اس رتھ کا رتھ بان ہے - دس نوکروں کے ساتھ جو سینکڑوں استریاں تھیں - وہ اندریوں کی اننت برتیاں ہیں - پران - اپان - اوان - سمان اور ویان پانچ سروں والا سانپ ہے - من کے سہارے یہ جسم چلتا ہے - گیارہ سو سپاٹروں سے مراد اندریوں کی لاتعداد واشنائیں ہیں - ۱۰ اکیناؤں سے مراد بدھی کی برتیاں ہیں - کنواری لڑکی (کنیا) سے مراد موت ہے - جس نے راجہ کی چوٹی پکڑ لی - بھلا بتاؤ تو سہی کہ موت کیا تھی کس نے بیاہ کیا ہے ؟ کسی نے بھی نہیں اسی لئے تو اسے کنواری کہا گیا ہے - موت کے سامنے پرتاپی پورنجن کی کچھ پیش نہ گئی ۳۶۰ چوروں سے مراد سال کے دن - اور چوروں نے پورنجن نگری کو آگ لگا دی یعنی موت کے بعد شریر جلا دیا جاتا ہے ؛

اب ذرا تمام کتھا پر پھر نظر ڈال کر تمائیے - کہ کتھا اچھی ہے یا نہیں - اس کا نتیجہ اچھا ہے یا برا - آپ کہیں گے - کہ معمولی بات کو اس طرح پیچ در پیچ عبارت میں

لکھا گیا- میں کہوں گا کہ راشٹر کی یہ ایک صفت ہے -جس شخص کو ایک بھی زبان پر پوری طرح عبور ہو- وہ طرز بیان کے ہر پہلو کو سمجھتا اور جانتا ہے - اس قسم کے طرز بیان کو ادھیاتمک بھاشا کہتے ہیں- اس میں شریر کے تمام حال کو سنساری کتھا بنا کر سمجھایا گیا ہے :

لوکک بھاشا :- سیدھی ہوتی ہے- اس میں کتھا کو چھوڑ کر کتھا کے نتیجہ سے غرض ہوتی ہے -اس کے سمجھانے کے لئے ہم مہابھارت کی کتھا نقل کرتے ہیں :-

کسی راجہ کا لڑکا ۵ سال کی عمر میں مر گیا- راجہ پُتر کی لاش کو لے کر شمشان بھومی میں گیا- اس کے ساتھ اسکی رانی بھی تھی- ان کو شمشان بھومی میں آتا دیکھ کر ایک گیدڑ بڑا پرسن ہوا- راجہ نے زمین کو کھدوا کر بیٹے کو گڑھے میں دبا کر روتا ہوا واپس آنے لگا تو گیدڑ نے خیال کیا کہ راجہ تو جلدی سے لاش دبا کر روانہ ہونے لگو ہے - اور اسکی لاش کو گدھ کھا جائیں گے - اس لئے کوئی ایسی چال کھیلنی چاہئے- کہ جس سے راجہ سورج غروب ہونے سے پہلے یہاں سے ہل نہ سکے - یہ سوچ کر گیدڑ نے راجہ سے کہا کہ :-

راجن ! آپ اپنے پیارے پُتر کو زمین میں دبا کر نردئی کی طرح جاتے ہو- آپ اس کے چاند جیسے مکھڑے کو ایک بار تو اور دیکھتے - اس کے پیارے مکھ کو ابھی دیکھ سکتے ہو- پھر کروڑ کروڑ روپیہ پر بھی اس کے درشن نہیں ہونگے"

گیدڑ کی بات سنکر راجہ کی محبت پدری نے جوش مارا- پُتر کی لاش کو گڑھے سے نکلوا کر گود میں رکھ رونے لگا-

ادھر گدھ نے سوچا کہ گیدڑ نے دن چھپانے کا سامان کر لیا- اور اگر کہیں راجہ کی موجودگی میں ہی دن چھپ گیا - تو میں کورا رہونگا- اور گیدڑ گلچھرے اڑائیگا- یہ سوچ کر گدھ راجہ سے بولا کہ :-

راجن ! آپ عقلمند ہو کر اس لاش کو گلے لگا کر کیوں روتے ہو- اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوگا - بلکہ اس شریر کو دیکھ دیکھ کر اس بچہ کا آتما جو اس شریر سے نکل گیا ہے

دیکھی ہو رہا ہوگا۔ اس بات کو راجہ نے سُن پُتر کی لاش کو پھر گڑھے میں رکھوا چلنے لگا۔ کہ گیدڑ رانی کو مخاطب کر کے بولنے لگا:۔

اے رانی! تم بڑی نرموہ ہو ایک بار پھر اس پیارے پتر کو پیار کرو۔ جس کو آپ نے ۹ ماہ پیٹ میں رکھا تھا۔ اس میں شک نہیں کہ آپ کے اور سنتان ہو جائیگی۔ لیکن یہ بچہ تمہیں تین کال میں نہیں ملے گا۔ گیدڑ کی اس بات کو سنکر رانی کا ہردے بھر آیا۔ اور بچے کو نکال کر اسکا منہ چوم کر رونے لگی۔

گدھ نے دن کو ڈوبتا ہوا دیکھ کر راجہ سے کہا کہ "ہے راجن! اس سنسار میں آپ کے برابر میں نے کوئی مورکھ نہیں دیکھا۔ آپ تو وہ حال کر رہے ہیں کہ ایک منشہ کا پالا ہوا طوطا تو پنجرے سے اُڑ گیا تھا۔ اور وہ پنجرے کو ہردے سے لگا کر روتا تھا۔ بس جب اس میں تمہارا پُتر ہی نہ رہا۔ تو تم فضول سر دھنتے ہیں۔ جس پتر شریر کا آپ رنج کرتے ہیں وہ تو یہ سو رہا ہے۔ اگر آپ کہیں کہ وہ نہیں ہے جس کے لئے آپ رنج کرتے ہیں تو اسے تو آپ نے کبھی بھی نہیں دیکھا۔ سوچ مت کرو۔ آتما نیتہ شدھ اور اتم ہے۔ وہ اپنی مایا سے شریر کو دھارن کرتا ہے اور چھوڑ دیتا ہے۔ تمہارا بھی تو یہی حال ہوگا۔

اس سمہ میں آکاش مارگ سے بھگوان شو اور پاربتی جی جا رہے تھے۔ پاربتی بولی کہ پران ناتھ! یہ کیا تماشہ ہو رہا ہے۔ کبھی تو لاش کو گڑھے سے نکالتا ہے اور پھر کبھی دبا دیتا ہے۔ یہ سنکر بھگوان شو بولے۔ کہ ہے پریہ؟ یہ ویراگ اور موہ کا یدھ ہو رہا ہے۔ کبھی ویراگ فتح حاصل کرتا ہے اور کبھی موہ۔ پاربتی بولی۔ ناتھ! اس بالک کو جیوت کیجئے۔ مہادیوجی نے نہایت کرپا کر کے اس پتر کو زندہ کر دیا۔ جیو آتے ہی بالک اٹھا۔ راجہ رانی اس الوکک رچنا کو دیکھ کر بالک کی طرف دوڑے۔ بالک نے پکارا کہ خبردار! یہاں آکر مجھے چھونا نہیں۔ میں تمہارا پتر نہیں ہوں۔ میرا اور آپ کا کوئی سمبندھ نہیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ اس سنسار میں میں آپکا پتر کتنی بار ہوا اور آپ میرے پُتر

کتنی بار ہوئے ۔ جتنا آپ کو میری خاطر رنج ہوا ہے ۔ اگر آپ نے اتنے دکھی ہو کر انت
بچار میں آتے ۔ تو کیا آپ اپنے دکھ کا ناش نہ کرتے ۔ تم اپنی موت اور پیدائش کے مٹانے
کی سوچ میں لگو ۔ اس سنسار میں نہ کوئی کسی کا پُتر ہے نہ ماتا نہ پتا ۔ یہ کیول موہ کی
پھانسی ہے ۔ اس کو توڑ دو ۔ گیان ویراگ میں لین ہو جاؤ ۔ تو تم سدا کے لئے سکھی ہو جاؤ گے
میں اپنی باقی عمر کو ختم کر کے اب جاتا ہوں ۔ اتنا کہہ کر بالک مر گیا ؛ کتھا ختم ہوئی ؛
اب اگر کوئی اس پر یہ اعتراض کرے کہ کبھی گیدڑ اور گدھ بھی بول سکتے ہیں ؟
مرا ہوا پھر اُٹھ سکتا ہے ؟ وغیرہ وغیرہ ۔ تو اس کی مورکھتا ہے ۔ جو کتھا کے اصلی بھاؤ کو
نہیں سمجھا ۔

اس کتھا میں یہ دکھلایا گیا ہے کہ " جیو کا کسی کیساتھ سمبندھ نہیں ہے اس میں کبھی
موہ ہوتا ہے کبھی ویراگ ۔ منشیہ کو سنسار چھوڑنے کے لئے ہمیشہ تیار رہنا چاہئے "
سجنو ! کسی پیارے کی مرتیو سے غمزدہ انسان کو خواہ چاروں وید سناؤ ۔ خواہ شاستروں
کا تمام فلسفہ ۔ لیکن اس کو کسی طرح سے شانتی نہیں ملے گی ۔ مگر اس ذراسی پورانک
روپ میں بیان کی ہوئی کتھا کو سناؤ ۔ وہ فوراً یہ کہہ اٹھیگا ۔ کہ سوچ کرنا فضول
ہی ہے ۔ اس قسم کے طرز بیان کی زبان کا نام " لوکک بھاشا " ہے ؛

وچتر بھاشا ؛ ۔ پورانوں کی تیسری زبان " وچتر بھاشا " کہلاتی ہے ۔ وچتر بھاشا
کا نام ہی بتلاتا ہے کہ " عجیب و غریب بات " لہذا اس کے لئے بھی پورانوں کی ایک کتھا
بطور مثال کے نقل کرتے ہیں ؛ ۔

ایک ترپراسُر راکشش تھا ۔ اس کے تین پُر تھے ۔ ایک سونے کا دوسرا چاندی کا
تیسرا لوہے کا ۔ ان تینوں پُروں میں رہتا ہوا ترپراسُر بمعہ تینوں پُروں کے سنسار میں
چرتا پھرتا تھا ۔ اور سنسار کو دکھ دیتا تھا ۔ دکھی سنسار مہادیو کی شرن گیا ۔ شنکر
بھگوان نے اس کو نشٹ کرنے کے لئے ایک رتھ تیار کیا ۔ وہ رتھ کیسا تھا ؟

پرتھوی رتھ۔ برہما رتھبان۔ شیش ناگ کا دھنش۔ سوریہ چندر دو پہئے۔ وشنو کا بان (تیر) اور اس طرح سے ایک ہی بان سے تینوں پُروں کو گرا کر ترپراسر راکشش کو مار گرایا۔"

کتھا مذکورہ کو سنکر موجودہ زمانہ کے تہذیب یافتہ بابو مہاشے چلّا اٹھیں گے۔ کہ کہیں ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ کہ ایک ہی منشیہ ایک ہی وقت میں تینوں پُروں میں رہتا ہو۔ اور تینوں پُروں سمیت دنیا میں وچرتا ہو۔ سورج جب پرتھوی سے بڑا ہے تو پہیہ کس طرح؟ کیا پہیہ رتھ سے بڑا ہوتا ہے۔ اور پھر رتھ کے دونوں پہیے برابر ہونے چاہئیں۔ کیا سورج اور چاند برابر ہیں۔ دیکھو پورانک لوگ علم جغرافیہ کے کتنے دشمن ہیں۔ کہ چاند اور سورج کو رتھ کا پہیہ قرار دیکر برابر برابر سمجھتے ہیں۔ رتھ چلانے والا برہما لیکن برہما کس کو اور کس طرح چلائیگا۔ بیل گھوڑوں کا تو پتہ نہیں۔ رتھ تھا یا موٹر اور برہما رتھ بان تھا یا موٹر ڈرائیور۔ سانپ کا دھنش کون پکڑے گا۔ اور وشنو کا تیر کس طرح بنے گا۔ اور لطف تو یہ ہے کہ ایک ہی بان سے تینوں پُر گر پڑے؟ کیوں یہ گپاشٹک نہیں تو اور کیا ہے۔ انہی فضول اور واہیات کہانیوں کی بنا پر کہتے ہو کہ پوران بیاس کرت ہیں۔ ہماری سمجھ میں تو خاک بھی نہیں آیا۔ بھلا بابو جی آپ کی سمجھ میں خاک کیوں آئے؟ آپ کسی گورو کے چرنوں میں بیٹھ کر نہایت شردھا سے پورانوں کا مطالعہ کریں۔ پھر دیکھیں کہ پورانوں کے گہرے رموز کس طرح آپ پر کھلتے ہیں؟

پیارو! اس کتھا میں ایک بھی گپوڑا نہیں۔ اور اسی طرح سے پورانوں کی کسی کتھا میں کوئی گپوڑا نہیں ہے۔ آپ اس کتھا کے تتو کو سمجھیں۔ اور اسی طرح باقی کتھاؤں کے سمجھنے کا بھی یتن کریں۔ یہ کتھا "وچتر بھاشا" میں بیان کی گئی ہے اس کی وچترتا سنیں۔

۱ بھائی ترپراسر راکشش ہے۔ رج۔ ست اور تم سونے چاندی اور لوہے

کے تینوں پُر ہیں - اور استھول - سوکھشم - کارن تین شریر روپ کے ذریعہ ان تینوں پُروں میں رہتا ہے - اس کو فتح کرنے کے لئے یہ مرتکا کا بنا ہوا اننشیہ شریر پرتھوی روپی رتھ ہے - سورج اور چاند پہئے ہیں - جن کے ذریعہ یہ شریر چلتا ہے - یعنی دن کے بعد رات اور رات کے بعد دن آتا ہوا یہ شریر کام کرتا ہے - من ہی سرپ روپی دھنش ہے - جو جیو آتما کو کاٹ کر ایسا بے سدھ کر دیتا ہے کہ وہ اپنی اصلی حالت کو بھول جاتا ہے - اور ستیہ گُن ہی بان یا وِشنو کا بان ہے - کیونکہ وشنو ستیہ گنی ہے - یوگ ابھیاس کی اس اوستھا کا نام شِو ہے - جبکہ پران بھر کُٹی میں پہنچتے ہیں - یعنی یہ جیو شِو ہو کر اور من شریر روپی رتھ پر چڑھ کر ستیہ روپی بان کو جس وقت من روپی دھنش پر چڑھا کر چھوڑتا ہے - تو بان چھوڑتے ہی استھول سوکھشم اور کارن تینوں شریر روپی تین پُر گر جاتے ہیں - اور یہ اپنی بدھی دشا کو گرہن کرتا ہوا موکھش کو چلا جاتا ہے ؛

اس اتہاس کی اس کتھا کا یہ مطلب ہے لیکن آپ اس پر ذرا بھی دھیان نہ دیتے ہوئے جھٹ پٹ چلا اٹھتے ہیں کہ یہ گپا شٹک ہے ؛

گویا پرانوں کی کسی کتھا کا تتو حاصل کرنے کے لئے سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہئے کہ یہ کتھا اودھیا تمک - لوکک اور وچتر بھاشا میں سے کس بھاشا میں لکھی ہوئی ہے ؛

کتھا کا روپ

کوئی کتھا کس بھاشا میں لکھی گئی ہے ؟ اس کے علاوہ اس بات کا دیکھنا بھی ضروری ہے کہ کسی کتھا کا کیا روپ ہے - کیونکہ پورانوں کی کتھاؤں کے یتھارتھ روپک - بھیانک - اتہاسک اور النکارک پانچ روپ ہیں ؛

یتھارتھ:۔ "یتھارتھ" شبد ہی بتلاتا ہے۔ کہ کوئی بات جس حالت میں ہے اسے اسی طرح بیان کیا جائے۔ مثلاً ہمارا مطلب ہے۔ کہ رات کے وقت بچہ باہر نہ جائے۔ ہم اسے صاف اور سیدھی صورت میں کہہ دیں کہ بیٹا! باہر مت جاؤ۔ ہم بچہ کو دوائی کھلانا چاہتے ہیں۔ یتھارتھ شبدوں میں بچوں کو اتنا ہی کہیں گے کہ "بیٹا! دوائی کھالو۔ اس سے شاید آرام آجائے" سورج کے طلوع وغروب کو یتھارتھ شبدوں میں یوں ہی بیان کرینگے۔ کہ سورج نکل آیا۔ دن چڑھا۔ سورج ڈوب گیا۔ وغیرہ وغیرہ:

مذہب میں ہمارا مقصد ہے۔ کہ لوگ نیکی کریں۔ دان دیں۔ اسے یتھارتھ شبدوں میں یوں بیان کرینگے کہ نیکی کرو۔ کیونکہ نیکی ہی انسان کی صفت ہے دان دو۔ تاکہ سوسائٹی کے کام چل سکیں" وغیرہ وغیرہ:

بھیانک:۔ کسی مدعا کو ڈراؤنے الفاظ میں بیان کیا جائے۔ مثلاً ہمارا مطلب ہے کہ رات کو بچہ باہر نہ جائے۔ ہم اسے کہتے ہیں کہ باہر مت جاؤ۔ مگر وہ نہیں مانتا اس لئے اسے بھیانک شبدوں میں کہتے ہیں کہ "باہر مت جاؤ وہاں ہوّا ہے"۔ دراصل باہر کوئی ہوّا وغیرہ نہیں ہے۔ مگر ہم اسے باہر جانے سے روکنا چاہتے ہیں۔ اسی طرح "بدی" سے متنفر کرانے کے لئے بھیانک شبدوں کو کہا کرتے ہیں کہ "بروں کو دوزخ کی آگ میں جلایا جائیگا۔ وہاں انہیں کھانے کے لئے خون اور موا دملیگا سانپ اور بچھو کاٹیں گے" وغیرہ وغیرہ۔

گویا رات کے وقت بچہ کے باہر جانے کے نقصان کو ہوّا کی صورت میں اور بدی کے نتیجہ کو دوزخ کی آگ وغیرہ بھیانک شبدوں سے وہی مدعا ہے جو یتھارتھ شبدوں سے ہے:

روچک (روپک):۔ روچک یا روپک وہ شبد ہیں۔ جن سے مدعا کی طرف

توجہ کھینچی جائے۔ مثلاً بچے کو دوائی کھلانا چاہتے ہیں۔ مگر وہ نہیں کھاتا۔ ہم پھر کہتے ہیں۔ کہ "لو مٹھائی کھا لو" یا "یہ دوائی کھا لو پھر مٹھائی دینگے" وغیرہ تاکہ مٹھائی ملنے کے خیال سے بچہ دوائی کو کھالے۔ اسی طرح نیکی کی طرف توجہ دلانے کے لئے کہیں گے کہ نیکی کرو۔ کیونکہ نیکی کرنے سے نیکوں کو بہشت ملے گا۔ جہاں خوبصورت اور پاکدامن حوریں ملینگی۔ شراب اور شہد کی نہریں بہتی ہونگی۔ حور و غلمان کی صحبت سے لطف اٹھاؤ گے وغیرہ وغیرہ ؛

گویا روچک (روپک) شبدوں اور کتھاؤں کا مدعا بھی وہی ہے جو یتھارتھ شبدوں اور کتھاؤں کا۔ روچک اور بھیانک شبدوں اور کتھاؤں کی اسوقت ضرورت پڑتی ہے جبکہ یتھارتھ شبدوں اور کتھاؤں سے کام نہ چل سکے۔ دنیا کے تمام انسان ایک ہی فطرت کے نہیں ہوتے۔ کہ وہ یتھارتھ شبدوں اور کتھاؤں سے ہی موثر ہو سکیں۔ دھرم گرنتھوں کا کام یہ ہے کہ وہ ہر ایک انسان کو دھرم کی راہ پر چلا سکیں۔ اس لئے تمام طرح کے انسانوں کو دھرم کی راہ پر چلانے کے لئے روچک اور بھیانک کتھاؤں کی بھی ضرورت ہے اور ان کے بغیر وہ اپنے کام میں کامیاب ہی نہیں ہو سکتے ؛

اتہاسک :- تواریخی مضامین اور تواریخی کتھاؤں کو اتہاسک کتھائیں کہتے ہیں۔ تواریخی کہانیوں میں یتھارتھ۔ روچک۔ بھیانک وغیرہ روپ بھی ہو سکتے ہیں ؛

النکارک :- کسی امر کو مختلف النکاروں (استعاروں اور تشبیہوں) وغیرہ کے ذریعہ بیان کے طریقہ کو النکارک کہتے ہیں۔ عام انسان اور عالم میں یہی فرق ہے۔ کہ عام انسانوں کا کلام سیدھا سادھا ہوتا ہے۔ مگر عالم اپنے خیال کو بوجہ اپنی علمیت کے مختلف النکاروں وغیرہ میں بیان کرے گا۔ مثلاً عام آدمی سوچ

کے طلوع و غروب کے نظارے کو صرف یہی کہہ کر بیان کریگا کہ "سورج نکل آیا - اور دن گذرنے کے بعد جب سورج ڈوب گیا - تو رات ہو گئی"۔ مگر ایک عالم آدمی ان ہی نظارے کو بیان کرتا ہوا خوش بیانی سے کام لے کر یوں کہیگا کہ :-

"سورج بھگوان اپنے سنہری رتھ پر سوار ہو کر کرنوں کا تاج سر پر پہنے مشرق سے نمودار ہوا - آپ کی آمد سے تمام جہان چمک اٹھا"

تمام دن سورج بھگوان اپنی سلطنت کے انتظام و انصرام میں گھومتا ہوا جب مغرب کو گیا تو ایک گہرے سمندر میں اس کا رتھ گر پڑا - جس سے سورج بھگوان سمندر میں ڈوب گئے - آپ کے ڈوبنے کی خبر آن کی آن میں تمام دنیا میں پھیل گئی - اور جہان نے آپ کے ماتم میں سیاہ لباس پہن لیا"

اگر کوئی اپنے نالائق ملازم کی نسبت یہ کہے کہ "وہ ہمارا باورچی تو بالکل گدھا ہے" اور دوسرا سننے والا اس سے یہ نتیجہ نکالے کہ فلاں صاحب نے "ایک گدھے کو باورچی کا کام سپرد کر رکھا ہے - اور ایسے ہی سنگدل کہنے کا مفہوم کوئی یہ لے کہ واقعی اس کا دل پتھر کا ہے" تو یہ اسکی حماقت ہے - بعینہ پورانوں میں بیان کردہ النکاروں سے لفظی مضمون حاصل کرنے کی بجائے اگر کوئی لفظی معنی لے کر پورانوں پر اعتراضات کرے تو اس کی حماقت ہے - ہم معترض کے اعتراضات کو کچھ وقعت دیتے اگر ویدوں میں النکار نہ ہوتے - جب ویدوں میں بھی پورانوں کی طرح النکار موجود ہیں - تو صرف پوران ہی کیوں نشانہ ہدف بنیں - چنانچہ ویدوں میں "پتا پتری کو گربھ کرے" پتا پتری کے پیچھے بھاگا - اور اس سے ایک لڑکا پیدا ہوا وغیرہ النکار موجود ہیں - جن کا ذکر آگے چل کر آئیگا - یہاں ہیں وید بھگوان میں آتا ہے کہ :-

(شلوک کیلئے دیکھو ضمیمہ)

جس کا ارتھ یہ ہے کہ ایک بیل ہے جس کے ۴ سینگ ہیں - ۳ پاؤں ہیں - دو

سر ہیں - سات ہاتھ ہیں - اور چار رسوں سے بندھا ہوا ہے - پورانوں پر اعتراضات کرنے والوں کے لئے بھی یہ ایک گپ ہے - لیکن یہ وید منتر ہے - اس لئے ایسا کہتے ہے انہیں کچھ جھجک ہے - لیکن بیل کی وید میں یہ تعریف دیکھ کر حیران ضرور ہیں - ایسے لوگ حقیقت سے ناآشنا ہیں - یہ النکار ہے - اور وہ بیل دھرم ہے - چاروں ورن اور چاروں آشرم جس کے سینگ ہیں - کرم کانڈ اور گیان کانڈ اور اپاسنا کانڈ اس کے تین پاؤں ہیں - چاروں ویدوں سے بندھا ہوا ہے - ستیہ - شوچ - دیا - تتیکشا - اندری گرہ کھشما اور دھیریہ سات ہاتھ ہیں ؛

... ...

حاصل کلام اگر روچک - بھیانک - اور النکارک روپ میں بیان کئے ہوئے واقعہ کا لفظی ترجمہ کر کے انسان حقیقت تک پہنچنا چاہے - تو یہ بات ناممکن ہے - اس حقیقت کو حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ روچک - بھیانک - اور النکارک روپ میں بیان کردہ کتھاؤں کے بھاؤ کو لے نہ کہ لفظوں کو ؛

زبان کے صنائع و بدائع

پورانوں کی کتھاؤں کو سمجھنے کے لئے جہاں یہ ضروری ہے کہ ادھیاتمک - لوگک اور وچتر بھاشاؤں اور کتھاؤں کے یتھارتھ روپک بھیانک - اتہاسک - النکارک روپوں کو سمجھ سکے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ زبان (علم ادب) پر پوری قدرت ہو اور اس زبان کے صنائع و بدائع کو بخوبی سمجھتا ہو - کیونکہ کسی زبان کے صنائع و بدائع پر پوری قدرت حاصل کئے بغیر اس زبان میں بیان کردہ واقعات تک پہنچنا نہ صرف دشوار کام ہے بلکہ ناممکن امر ہے ؛

سنسکرت زبان جو پراچین سے بھی پراچین ہے۔ دیو بانی ہے۔ اور ہر طرح سے مکمل ہے۔ اس کی صنائع وبدائع وغیرہ کا تو ذکر ہی کیا۔ اس پر قادر ہونا تو کارے دارد کا معاملہ ہے۔ اردو جس کو پیدا ہوتے دو ڈھائی سو سال کا عرصہ ہوا۔ اس کی صنائع وبدائع کو دیکھ کر انسان حیران ہوتا ہے:

اس خیال سے کہ ہم کتاب ہٰذا اردو خواں اصحاب کے لئے لکھ رہے ہیں۔ اور یہ زیادہ تر اردو خوان کے ہی ہاتھ میں آئیگی۔ ہم اردو کی صنائع وبدائع کے چند نمونے پیش کرتے ہیں۔ کیونکہ اگر ہم اس جگہ ہندی یا سنسکرت کی کسی صنعت کی مثال دے دیں۔ تو وہ نہ صرف یہ کہ ان کی سمجھ میں نہیں آئیگی۔ اس سے انہیں کچھ لطف بھی نہ آئیگا:۔

(۱) نمونہ ذومعنی اشعار:۔

نداف کی جو بیٹی بیٹھی دکان کے اوپر ۔۔۔ گالوں کو صاف کرکے بیچے ہے خوب روئی
آئینہ ان کا ٹوٹ گیا میرے ہاتھ سے ۔۔۔ اب کوئی منہ دکھانیکی صورت نہیں رہی
اس بتِ طناز کی شوخی پہ قربان جائیے ۔۔۔ مانگو بوسہ تو کہہ دیتا ہے لو۔ لو کاٹ لو
کر رہا تھا شیخ ہجو دخترِ رز ۔۔۔ دیکھ کر رندوں کو آتے پی گیا
شیخ جی گھر سے نہ نکلے اور مجھ سے کہہ دیا ۔۔۔ آپ بی اے پاس ہیں تو بندہ بی بی پاس ہے

صنائع لفظی کے نمونے:۔

صنعت تجنیس۔ جس میں دو لفظ صورت میں مشابہ مگر معنی میں مغائر ہوتے ہیں اسکی پھر تجنیسِ تام۔ تجنیس مرکب۔ تجنیس خطی۔ تجنیس زائد۔ تجنیس مطرف۔ تجنیس مکرر۔ اور تجنیس تزلزل وغیرہ وغیرہ کئی قسمیں ہیں:

تجنیسِ تام:۔ سب کہیں گے ہم اگر لاکھ برائی ہوگی: پر کہیں آنکھ لڑائی تو لڑائی ہوگی

تجنیسِ مرکب:۔ کچھ ہم کو نظر یار کا دل آتا ہے میلا: ساقی تو صفائی کیلئے شیشہ مے لا
کل آئی دل کو جو آئی تیری کلائی ہاتھ: خفا ہو مجھ سے چھڑا تا ہی کیوں میاں پونچا

تجنیس خطی:- خرابہ میں خزانہ جو ملا ہے ؛ وہ حرفِ میکدہ ہو تو بھلا ہے
تجنیس زاید:- یوں نہ باتیں چبا چبا کے کرو ؛ مہرباں بات ہے نبات نہیں
تجنیس مطرف:- خالِ رخسار بتاں کا جو خیال آتا ہے ؛ کعبۂ دل بھی شوالہ ہی کسی ہندو کا
تجنیس مکرر:- ہرتال کی تاثیر ہے ہرتال میں تیری ؛ جو سم سے تیرے کھوتا ہی وہ سم ہے ہوگا
تجنیس تنزل:- سطرِ منصور کے لوہو سے ہوتی یہ تحریر ؛ یعنی سر دار نہیں وہ جو سر دار نہیں
(۲) صنعت قلب:- جس میں کسی لفظ یا مصرعہ یا شعر الٹنے سے دوسرا بامعنی لفظ شعر مصرعہ وغیرہ حاصل ہو:-

دُنیا میں ہی خزانہ لڑائی کا گھر سدا ؛ ازروئے غور گنج کو الٹو تو جنگ ہے
خوبرؤوں کو مزہ پہنچا سکے کیا انقلاب ؛ حُور ہو جائے جو کہلائے کوئی الٹا نام روح
ابھی جھڑ لگائے بارش۔ کوئی مست پھر نعرہ ؛ جو زمین پہ پھینک مارے قدحِ شراب الٹا
سحر اک باش اس نے جو دکھا کے مجھ کو پھینکا ؛ تو اشارا ہی نے تاڑا کہ ہی لفظ شام الٹا
اُلٹیں گے شرع کو جو۔ انہیں عرش ہو محال ؛ اور حور کو الٹائیں تو ہوں روح سے واصل

(۳) صنعت ترجیع معہ التجنیس:- یعنی لفظ وہی اور معنی جدا گانہ:-

نہ وہ پونچا نہ کلائی ہے ہات ؛ نہ وہ پونچا نہ کل آئی ہیہات
بول میٹھا تو سنا جائے نہ بات ؛ بول میٹھا تو سنا جائے نبات
کہہ کرم سے وہ بس آوے دے ہات ؛ کہہ کرم سے وہ بسا دے دیہات

(۴) چیستان اور معمہ:-

نہیں چور۔ پردہ لٹکتا رہے ؛ زمانہ کا احوال بکتا رہے
شب و روز غوغا مچایا کرے ؛ اسی طرح سے مار کھایا کرے — گھڑیال

ایک تھال موتیوں سے بھرا ؛ سب کے سر پر اوندھا دھرا
چاروں طرف تھال وہ پھرے ؛ موتی اس سے ایک نہ گرے — آسمان

بسیوں کا سر کاٹ لایا (ناخن) ناماراناخون گیا
بالا تھا تو سب کو بھایا بڑا ہوا تو کام نہ آیا
میں نے کہدیا اس کا ناؤں (چرخہ) ارتھ کہو یا چھوڑ گاؤں
آدھا ہے کمہار کے آدھا سب کے پاس (خرگوش) سارا تجھ کو چاہئے تو جنگل اس کا باس

(۵) صنعت مدور :- دائرے کے چند خانے بنا کر اس طرح الفاظ لکھے جاویں کہ خواہ کہیں سے شروع کر کے پڑھیں وہیں سے مصرعہ یا شعر موزوں ہو جائے



ان کے علاوہ صنعت ترافق۔ صنعت رقطا۔ صنعت تسلسل، صنعت منقوطہ اور غیر منقوطہ۔ صنعت ترجمہ۔ صنعت تاریخ۔ صنعت معمہ۔ صنعت لزوم۔ صنعت تلمیع۔ صنعت مافی الضمیر۔ صنعت شجر۔ صنعت ادا العجز علی الصدر۔ وغیرہ وغیرہ کئی کئی صنائع لفظی ہیں اس کے علاوہ صنائع معنوی بھی کئی صنائع ہیں۔ جن سے یہ مراد ہے کہ لفظی بعد کے باوجود معنوی تعلق ہوتا ہے۔ اسکی بھی بہت قسمیں ہیں :-

زہر پائیں تھے آنکھیں قند پائے تھے ہونٹ نرم پائے سارے اعضاء سخت پائیں چھاتیاں

صنعت تناسب :- یعنی ایسے الفاظ کا استعمال جن کے معنی سوائے تضاد کے ایک دوسرے کے ساتھ کچھ اور نسبت رکھتے ہوں۔

موہن لگی جب ہم چرم دکھلانے میں نے کہا شاید میرا کہا مانے
اتنا کہا جوڑا چودھواں مجھے پہنا کہنے لگی چلئے میری جوتی جانے

(۳) صنعتِ سوال و جواب :-

اس نے جب پوچھا کہ تو نے قتل عاشق کو کیا ؛ غمزدہ بولا نزاکت تھی ادا تھی میں نہ تھا

(۴) صنعت تجرید :- جس میں ایک شے ذی صنعت سے ایک اور شے ذی صنعت اسی طرح کی بغرض مبالغہ حاصل کریں :-

آئینہ رہتا ہی کیوں ہر وقت ان کے ہاتھ میں ؛ وہ بھی کھو بیٹھے ہیں دل کیا کوئی صورت دیکھ کر
پھنسا یا تو یہ حسرتِ دل کو اس چاہ زنخداں ہیں ؛ مزاجی خوش ہوا ایسی ہی جا اسکو ڈبونا تھا

(۵) صنعت قبیح و ملیح :-

مارتا ہوں تمہاری میں ہر بار ؛ آشناؤں میں سب بڑائی یار
تم کو لازم ہے پکڑ و گے میرا ؛ ہاتھ میں ہاتھ با محبت و پیار
مجھے پیاری لگی تمہاری رات ؛ چال دھیمی لے سرو خوش رفتار
خوب کروایا اب تو مت کروا ؛ تجھ کو رسوا یوں کوچہ و بازار
حکم ہووے تو آج ماروں میں ؛ کھینچ کر پیٹ میں عدو کے کٹار
گرچہ میرا ہی خوش لگے تم کو ؛ تو پڑھو ریختہ سجن للکار

گر تمہاری میں نے ماری اس میں کیا نقصان ہے ؛ اے شہنشاہِ حسیناں اپنی ہی دکان ہے
آپ میرا پکڑا کر بدنام مجھ کو کیجیئے ! ؛ عیب یا بدراہ نہ کوئی غرض میری جان ہے
جب کہا میں نے کہ مروا لیجئے پھر سے ذرا ؛ پھول پھولوں میں ہی زیب ہمنشیناں جان ہے
کس لیئے ہو کر خفا جلدی نکالا پیچ سے ؛ ہاتھ میرا ہاتھ تیرا ہاتھ ہی گریبان ہے
جب کبھی بھی جا کے رکھا اس سجن کی ران پر ؛ یوں کہا اس نے کہ اپنا ہاتھ اپنی ران ہے

(۶) صنعت تجاہل عارف :- جس میں بغرض مبالغہ یا تحیر وغیرہ جان بوجھ کر بے خبری ظاہر کی جائے۔

صنم سنتے ہیں تیری بھی کمر ہے ؛ کہاں ہے کس طرف ہے اور کدھر ہے

(۷) صنعتِ جمع :- جس میں کئی چیزوں کو ایک حکم میں جمع کیا جائے :-

واعظ کا روزہ اور میرا ہجر ایک ہے ہم دونوں پوچھتے ہیں کہ دن کسقدر رہا

(۸) صنعت تفریق :- جس میں ایک نوع کی دو اشیا میں فرق دیکھا جائے :-

ابروئے جاناں میں اور کعبہ میں ظاہر ہے یہ فرق ؛ یہ خدا کی ہے بنا۔ بندے کی وہ تعمیر ہے

(۹) صنعت جمع و تفریق :-

دل و مسجد ہیں دونوں گھر خدا کے فرق پر یہ ہے ؛ وہ تعمیر اس کے ہاتھوں کی یہ تعمیر اپنے ہاتھوں کی

(۱۰) صنعتِ مزاوجہ :- جس میں بصورت شرط و جزا دو معنی ایسے واقعہ ہوں کہ جو امر پہلے معنی پر مرتب ہو۔ وہی دوسرے پر بھی :-

جب رات تھی دراز ملاقات کم ہوئی ؛ ملنے کے دن جو آئے تو پھر رات کم ہوئی

(۱۱) صنعتِ احتجاج بدلیل :- کسی دلیل سے کلام کو مدلل کرنا۔

اگر عدم سے نہ ہو ساتھ فکر روزی کا تو آب و دانہ کو لے کر گھر نہ ہو پیدا

(۱۲) صنعتِ اوماج :- جس میں کلام سے دو معنی حاصل ہوں۔ اور تصریح دوسرے معنی کی نہ ہو :-

زندگی میں تو وہ محفل سے اٹھا دیتے تھے ؛ دیکھوں اب مر گئے پر کون اٹھاتا ہے مجھے

(۱۳) صنعتِ تعجب :-

پیاس بجھ جاتی ہے دیکھے سے عجیب حیرت ہے ؛ بوند بھر بھی نہیں رکھتا ہی مگر آبِ ذقن

علاوہ ازیں صنائع معنوی اور بھی بہت سی ہیں۔ جن کو بخوفِ طوالت نہیں لکھ سکتے۔ مثلاً صنعتِ اثباتِ نفی۔ صنعت ذوسخنہ۔ صنعت لنیت۔ صنعت تلمیح۔ صنعت الہزل۔ صنعت استخدام۔ صنعت ایراد المثل۔ صنعت مبالغہ۔ صنعت المدح الموجہ۔ صنعت القول بالموجب۔ صنعت مشاکلہ۔ صنعت تنکیہ علت۔ صنعت حسن التعلیل۔ صنعت رجوع۔ صنعت ہجو ملیح۔ صنعتِ تحمل الضدین۔

صنعت تاکید الذم بمابالشہ المدح - صنعت تاکید المدح بمالشبہ الذم - صنعت لف ونشر - صنعت تشابہ الاطراف - صنعت ایہام تناسب - صنعت ایہام تضاد وغیرہ وغیرہ ؛

علاوہ ان بہت سی صنائع معنوی اور لفظی کے کتنی ہی قسم کی تشبیہیں اور استعارے ہیں - مثلاً تشبیہ خیالی - تشبیہ وجدانی - تشبیہ وہمی - وغیرہ وغیرہ اور استعارہ اصلیہ - تبعیہ - مطلقہ - مجردہ - مرشحہ - تمثیلیہ - بالکنایہ و استعارہ تخئیلیہ وغیرہ وغیرہ پھر تشبیہ میں مشبہ اور مشبہ بہ اور استعارہ میں استعارہ - مجاز مرسل کنایہ - کنایہ کی اقسام تعریض - تلویح - امز - ایما و اشارہ کتنی ہی قسم در قسم پائی جاتی ہیں - ان سب سے مکمل واقفیت ہونے پر انسان کہہ سکتا ہے کہ مجھے اردو زبان پر پوری قدرت حاصل ہے ؛

جب اردو کی یہ حالت ہے جسکو پیدا ہوئے دو ڈھائی سو برس ہوئے تو دنیا بھر کی زبانوں کی ماں دیوبانی سنسکرت کے کیا کہنے ؛

غرض یہ ہے کہ جب تک کسی زبان پر پوری دسترس نہ ہو - اس زبان میں لکھی ہوئی ہر بات کی تہ تک پہنچنے کا دعویٰ صرف دعویٰ ہی ہے - اور کسی زبان پر پوری طرح قدرت حاصل ہونے کے علاوہ نفس مضمون کو سمجھنے کے لئے اور کئی ایک علوم سے واقفیت ضروری ہے مثلاً ؎

مگس کو باغ میں جانے نہ دینا ؛ کہ ناحق خون پروانوں کا ہوگا

مذکورہ سیدھے سادے اور عام فہم شعر کو صرف اردو زبان پر پوری قدرت حاصل ہونے سے ہی نہیں سمجھا جاسکتا - کیونکہ اس کے سیدھے معنی تو یہی ہیں کہ مکھی کو باغ میں نہ جانے دو - کیونکہ پروانوں کا ناحق خون ہوگا - لیکن کیوں ؟ اس کو صرف زبان پر قدرت حاصل ہونے سے ہی نہیں سمجھا جاسکتا کہ اس کی تہ میں کیا بات ہے ؟ ظاہرا طور پر اس کے کچھ معنی نہیں - اور فضول شعر ہے - لیکن اس کے اندر ایک حقیقت ہے کہ

مگس باغ میں جا کر ہی شہد پیدا کرتی ہے اور شہد کیساتھ ہی موم حاصل ہوتا ہے جس سے موم بتی بنا کر جلائی جاتی ہے۔ اور موم بتی کے جلنے سے اس پر پروانے قربان ہونے کے لئے جمع ہوتے ہیں ؛

ہندوؤں کے رشی جہاں ہر بات میں درجہ کمال تک پہنچے ہوئے تھے۔ وہاں وہ علم ادب کی ہر شاخ پر بھی پورے قادر تھے۔ ان ہی رشیوں میں سے سوتر کار وہ تھے جنہوں نے دو دو چار چار لفظوں کے سوتروں میں بڑی بڑی ضخیم کتابوں کے مضامین کو باندھ دیا ہے۔ شری وید بیاس جی مہاراج بھی ان ہی رشیوں میں سے ایک مہامنی تھے۔ جنہوں نے پوران لکھے۔ لہٰذا ان کے لٹریچر کو صحیح طور پر سمجھنے اور بیاس جی کے حقیقی مدعا کو حاصل کرنے کے لئے سنسکرت زبان پر پوری طرح قادر ہونے کی ضرورت ہے اور اس کے ساتھ ہی دیگر بہت سے مضامین کی واقفیت بھی ضروری ہے ؛

سرشٹی کرم سمبندھ

(۱) کوئی آدمی کسی شہر میں میونسپلٹی کی حدود کے اندر بازار وغیرہ ممنوع جگہوں پر پاخانہ یا پیشاب کرے تو اس کے لئے میونسپلٹی کے قانون کی ۴۴ دفعہ حرکت میں آتی ہے۔ مگر تمام جانور بازاروں میں چلتے ہوئے ہی پاخانہ پیشاب کر دیتے ہیں۔ وہ اس دفعہ سے مستثنیٰ قرار دے گئے ہیں ؛

(۲) کوئی آدمی کسی کو قتل کرے۔ زہر دیکر مار ڈالے۔ تو تعزیرات ہند کی دفعات ا ... کے لئے پھانسی کی سزا تجویز کرتی ہیں۔ مگر جج مختلف انسانوں کو پھانسی کی سزا دیتا ہوا موت کا حکم سناتا ہے۔ اور اسکے حکم سے مختلف انسان پھانسی چڑھائے جاتے ہیں۔ مگر آجتک تو کسی نے جج کو قاتل قرار دیا اور نہ اس کے لئے تعزیرات ہند میں